COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

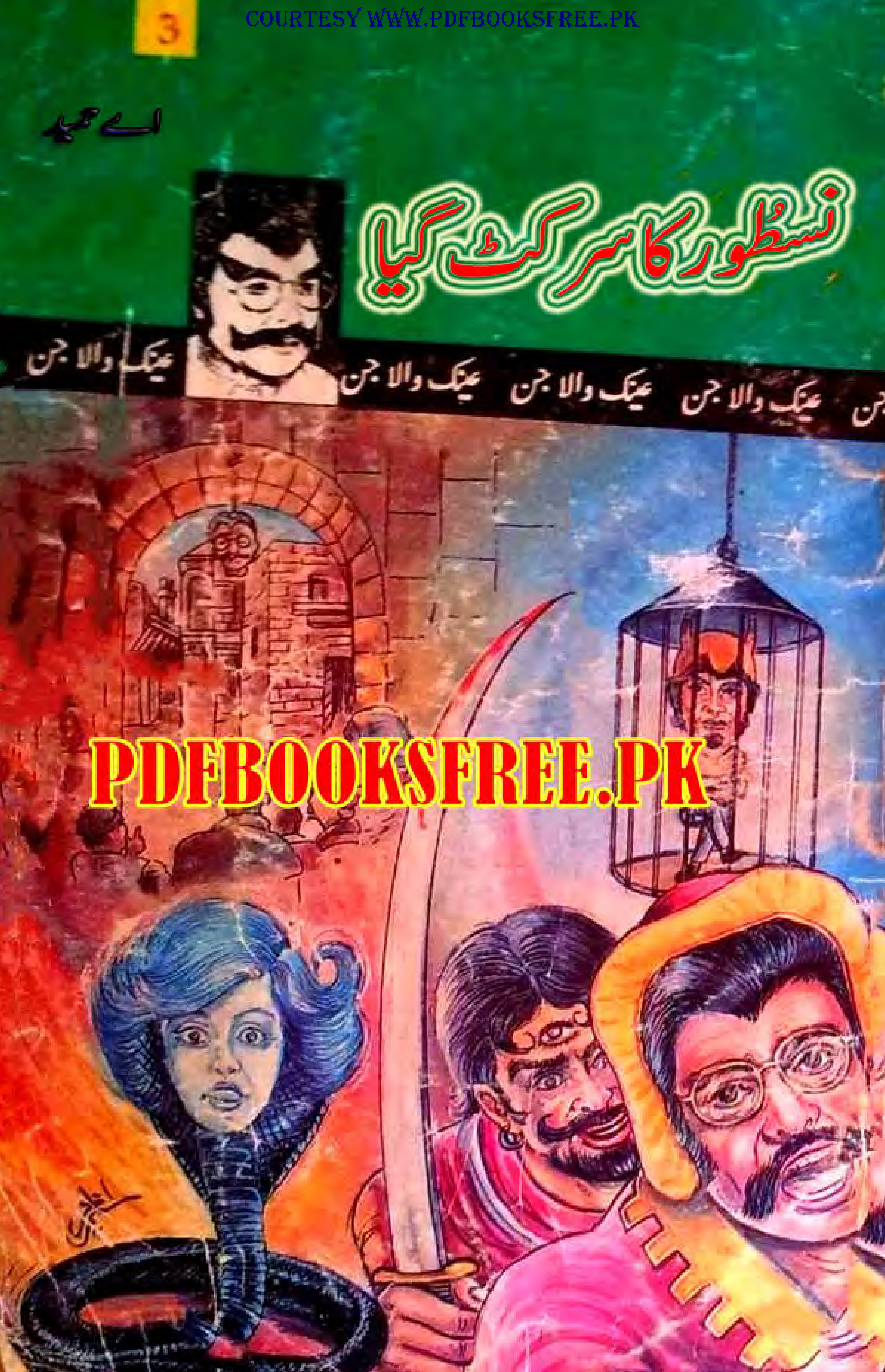

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

- نسطور کا سر کٹ گیا
- بل بتوڑی خونی کھنڈر میں
- زکوٹا کا جادوگرنی سے مقابلہ
- یاماگ سانپ بن گیا
- تابوت کا مردہ زندہ تھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور کا سر کٹ گیا

بدروحوں کی چیخیں قریب آ رہی تھیں۔

چڑیلوں کے قبرستان میں چیخ و پکار مچ گئی تھی۔ نسطور غیبی حالت میں ایک چڑیل کی قبر کے چبوترے کے پیچھے چھپا ان خوفناک چیخوں کی آواز سن رہا تھا۔ کامنی ناگن اس کی کلائی سے لپٹی ہوئی تھی۔

کامنی نے کہا۔

"نسطور! سامری کو ہمارا پتہ چل گیا ہے۔ یہ سامری جادوگر کی بھیجی ہوئی بدروحیں ہیں' یہاں سے بھاگ چلو۔"

نسطور اٹھ کر جلدی سے اوپر کو اچھلا اور ہوا میں اوپر کو غوطہ لگا گیا۔ عین اسی وقت ایک چڑیل کی قبر پر پڑی ہوئی کالی کھوپڑی اٹھی اور نسطور کے پیچھے لگ گئی۔ نسطور نے اسے نہیں دیکھا تھا۔ نسطور سامری جادوگر کے تاریک سیارے کی اندھیری فضا میں اڑتا چلا جا رہا تھا۔ چڑیل کی کالی کھوپڑی اس کے پیچھے پیچھے ہوا میں اڑتی چلی آ رہی تھی۔ کھوپڑی کے پیچھے سامری کی بھیجی ہوئی بدروحیں چیخیں مارتی اڑتی چلی آ رہی تھیں۔ کامنی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگن نے کہا۔ "نسطور! میں پھنکار مار کر تمہاری رفتار تیز کرتی ہوں۔"

کامنی ناگن زور سے پھنکاری اور نسطور کے اڑنے کی رفتار تیز ہوگئی۔ وہ ایک پل میں تاریک اندھیری چٹانوں کے اوپر سے گزر کر کافی دور نکل گیا۔ بدروحیں پیچھے رہ گئی تھیں مگر چڑیل کی کالی کھوپڑی اسی طرح پیچھے اڑتی چلی آرہی تھی۔

نسطور نے کامنی سے کہا۔

"یہ کھوپڑی کی بلا ہمارے پیچھے ابھی تک لگی ہوئی ہے کامنی!"

کامنی ناگن نے پیچھے گردن موڑ کر دیکھا۔ کالی کھوپڑی ہوا میں کافی تیز اڑتی چلی آرہی تھی۔ اس نے نسطور سے کہا۔

"نسطور! یہاں کے بھوت اور بدروحیں ہمیں غیبی حالت میں بھی دیکھ لیتی ہیں۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے اس چڑیل کی کھوپڑی ہمیں دیکھ رہی ہے جب کہ تم غائب ہو کر اڑ رہے ہو۔"

نسطور نے کہا۔ "کامنی! کوئی تدبیر سوچو کھوپڑی ہمارے بہت قریب آگئی ہے۔

کامنی ناگن کو کھوپڑی کی صرف چیخیں سنائی دینے لگی تھیں، اس کی نظر نیچے پڑی۔ رات کے اندھیرے میں بھی چونکہ سانپ اور ناگنیں دیکھ لیتی ہیں اسی لئے کامنی ناگن نے بھی نیچے ایک ٹوٹی پھوٹی عمارت دیکھ لی جو کسی پرانے قلعے کا کھنڈر معلوم ہو رہی تھی۔ کامنی ناگن نے نسطور سے کہا۔

"جلدی سے نیچے اتر آؤ۔ اس کھنڈر میں۔"

نسطور نے ایک دم غوطہ لگایا اور نیچے ویران کھنڈر کی ڈیوڑھی میں آگیا۔ اس کے ساتھ ہی چڑیل کی کھوپڑی نے بھی غوطہ لگادیا، مگر کھوپڑی غوطہ لگاتے ہی غائب ہوگئی۔ کامنی ناگن نے کھوپڑی کو غائب ہوتے دیکھا تو نسطور سے کہا۔

"کھوپڑی غائب ہوگئی ہے نسطور! ایسا لگتا ہے کہ ہم سامری کی جادونگری کی حدود سے باہر نکل آئے ہیں۔"

نسطور کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اچانک ایک بھیانک قہقہے کی آواز سنائی دی۔ کامنی بولی۔

"کھنڈر کے اندر آجاؤ۔ چڑیل کی کھوپڑی ابھی یہیں ہے۔"

نسطور غیبی حالت میں ہی کھنڈر کے اندر گھس گیا۔ کھنڈر کی دیواریں ٹوٹی پھوٹی تھیں۔ اندھیرا بڑا گہرا تھا مگر نسطور اور کامنی ناگن کو سب کچھ نظر آرہا تھا۔ فرش پر بڑے بڑے پتھر بکھرے ہوئے تھے، کئی جگہوں پر بڑے بڑے ستون بھی ٹوٹے پڑے تھے۔ دونوں ایک جگہ چھپ گئے۔ نسطور کہنے لگا۔

"میرا خیال ہے ہمیں یہاں زیادہ دیر نہیں ٹھہرنا چاہئے۔ یہاں خطرہ ہے۔"

کامنی ناگن نے کہا۔

"فضا میں چڑیل کی کھوپڑی موجود ہے اس کا جادو ہم پر چل سکتا ہے۔ ہمیں کچھ دیر اسی جگہ چھپے رہنا چاہئے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھوڑی تھوڑی دیر بعد کھوپڑی کے قہقہے کی آواز آجاتی، مگر یہ آواز ان سے دور تھی۔ کامئی بولی۔

"چڑیل کی کھوپڑی کسی وجہ سے اس کھنڈر میں نہیں آسکتی۔ ہم یہاں محفوظ ہیں"۔

نسطور بولا۔ "مگر ہم کب تک یہاں پڑے رہ سکتے ہیں مجھے اپنا سلیمانی لاکٹ بھی تلاش کرنا ہے جو ضرور سامری نے اپنے محل کے کسی خفیہ تہہ خانے میں چھپایا ہوا ہوگا"

کامئی ناگن بولی۔

"ہم سلیمانی لاکٹ کی تلاش میں ہی یہاں آئے ہیں، مگر ابھی باہر خطرہ ہے۔ ہمیں کچھ دیر انتظار کرنا چاہئے۔"

نسطور اور کامئی ناگن واقعی سامری کی جادونگری کی حدود سے کافی باہر نکل آئے تھے۔ یہاں وہ تھوڑے بہت محفوظ ضرور تھے مگر زیادہ دیر محفوظ نہیں رہ سکتے تھے۔ چڑیل کی کھوپڑی واپس اڑ گئی۔ وہ سیدھی سامری کے دربار میں پہنچی اور اسے بتایا کہ اے سامری دیوتا! تمہارے دشمن نسطور جن اور سانپ جو اصل میں ایک ناگن ہے خونی کھنڈر میں جاکر چھپ گئے ہیں۔ سامری سوچ میں پڑگیا کیونکہ خونی کھنڈر تک اس کے جادو کا زیادہ اثر نہیں ہوتا تھا۔ اس نے اسی وقت حکم دیا کہ انسانوں کی دنیا سے جادوگر حامون اور چڑیل بل بتوڑی کو بلایا جائے، ایک بدروح فوراً انسانوں کی دنیا کی طرف اڑ گئی۔

جادوگر حامون اور بل بتوڑی چڑیل اپنے غار میں ایک الو اور دو چمگادڑوں کو کڑاہی میں پکاتے ہوئے کوئی طلسم تیار کر رہے تھے کہ بدروح نے آکر کہا۔

"جادوگر حامون اور بل بتوڑی! تجھے جادونگری کے بادشاہ سامری نے طلب کیا ہے۔ جلدی چلو"

جادوگر حامون نے پوچھا۔

"اے بدروح! کیا بات ہے۔ اس وقت سامری ہمیں کیوں طلب کیا؟"

بل بتوڑی چڑیل نے گھوڑے کی طرح ہنہناتے ہوئے کہا۔

"کہیں سامری ہمارے پکوڑے بنا کر تو نہیں کھاجائے گا؟"

بدروح نے کہا۔

"یہ تمہیں وہاں چل کر معلوم ہوگا۔ جلدی سے میرے ساتھ چلو۔"

جادوگر حامون اور بل بتوڑی چڑیل اسی وقت ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر غائب ہوگئے۔ جب وہ سامری کے دربار میں پہنچے تو سامری تخت پر پریشان بیٹھا تھا۔ جادوگر حامون اور بل بتوڑی چڑیل نے جھک کر آداب کیا۔ جادوگر حامون نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"سامری جی! آپ کا اقبال بلند ہو۔ ہمیں کس لئے بلایا گیا ہے۔"

سامری نے غضب ناک ہو کر کہا۔

"حامون! ہمارا دشمن نسطور کسی ناگن کی مدد سے ہماری دنیا میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہمارے سیارے پر پہنچ چکا ہے۔"

جادوگر حامون نے گردن اونچی کر کے کہا۔

"میرے آقا! میں ابھی اس کو گردن سے پکڑ کر آپ کے دربار میں ہوں۔"

بل بتوڑی نے گردن ہلا کر کہا۔

"ہاں سامری جی! میں بھی اس کو گردن سے دبوچ لوں گی۔"

سامری نے کہا۔

"نسطور اپنی دوست ناگن کے ساتھ خونی کھنڈر میں چھپا ہوا ہے۔ جانتے ہو کہ خونی کھنڈر میں ہمارا پورا جادو نہیں چلتا، لیکن اگر ہم تمہیں ایک خاص منتر بتادیں تو تم وہاں جاکر جادو چلا سکتے ہو۔"

جادوگر حامون خوش ہو کر بولا۔

"سامری جی! مجھے ضرور اپنا خاص منتر بتائیں۔ میں ابھی خونی کھنڈر میں جاکر نسطور اور ناگن کو پکڑتا ہوں۔"

سامری نے کہا۔

"انہیں پکڑنا نہیں ہے، بلکہ نسطور اور اس کی دوست ناگن دونوں کے سر اتار کر میرے پاس لانے ہیں، اگر تم نسطور اور اس کی دوست ناگن کے سر کاٹ کر میرے پاس نہ لائے تو میں تم دونوں کے سر کاٹ کر محل کے دروازے پر لٹکادوں گا۔"

جادوگر حامون اور بل بتوڑی چڑیل خوف کے مارے کانپنے لگے۔

جادوگر حامون جانتا تھا کہ سامری کا حکم اٹل ہے۔ اب یا تو اسے نسطور اور اس کی دوست ناگن کی گردنیں کاٹ کر لانی ہوں گی یا اپنی گردن کٹوانی ہوگی۔ اس کے سامنے ایک ہی راستہ تھا کہ اپنی جان پر کھیل کر نسطور اور ناگن کے سر کاٹ کر لائے اور اپنی اور بل بتوڑی چڑیل کی جان بچائے۔ اس نے کہا۔ "سامری جی! مجھے اپنی خاص طاقت عطا کریں، میں ابھی خونی کھنڈر کو جاتا ہوں۔"

سامری بڑا خوش ہوا۔

"شاباش! تم میرے بڑے وفادار جادوگر ہو۔ سنو میں تمہیں خاص منتر بتاتا ہوں، اسی منتر کے یاد کرنے سے تمہارے جسم میں، تمہارے طلسم میں دس ہزار گنا زیادہ طاقت آجائے گی۔ خونی کھنڈر کی دشمن بدروحیں تمہارے جادو کا مقابلہ نہیں کرسکیں گی۔"

اس کے بعد سامری جادوگر نے جادوگر حامون کو اپنے پاس بلایا اور اس کے کان میں ایک خاص منتر پڑھ کر پھونکا۔ جادوگر حامون کو ایسے لگا جیسے اس کے جسم میں کسی نے گرم بھاپ داخل کردی ہو۔ وہ اپنے آپ کو زبردست طاقتور محسوس کرنے لگا۔

سامری نے کہا۔

"حامون! اب تم خونی کھنڈر میں جاؤ۔" ہمارا دشمن نسطور اور اس کی ساتھی ناگن وہاں چھپے ہوئے ہیں، جاکر ان دونوں کی گردنیں کاٹ کر ان کے سر ہماری خدمت میں لاکر پیش کرو، تاکہ ہم سلیمانی لاکٹ چوری ہونے کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خطرے سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں۔"

بل بتوڑی چڑیل نے کہا۔

"سامری جی! کیا میں بھی حامون کے ساتھ جاؤں؟"

سامری نے غصے میں کہا۔ "نہیں۔ تم ہمارے محل میں ہی رہو گی
کھنڈر میں صرف حامون ہی جائے گا۔ جاؤ حامون!"

حامون جادوگر نے جھک کر تعظیم کی اور کہا۔

"میرے آقا! میں دونوں کے سر کاٹ کر ابھی آپ کی خدمت
پیش کرتا ہوں۔"

یہ کہا اور جادوگر حامون غائب ہو گیا۔ جادوگر حامون سامری
جادونگری کا ہی رہنے والا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ خونی کھنڈر دور دی
پہاڑیوں کے اس پار واقع ہے۔ وہ آن کی آن میرے وہاں پہنچ گیا۔ رات
اندھیرا بہت سیاہ کالا تھا، مگر نسطور اور کامنی ناگن کی طرح جادوگر حا
بھی اس اندھیرے میں سب کچھ دیکھ سکتا تھا۔

وہ غیبی حالت میں تھا۔ جونہی جادوگر خونی کھنڈر کے دروازے پر
کامنی ناگن کو فوراً محسوس ہو گیا کہ کوئی زبردست طاقت ان کے اردگرد
گئی ہے۔ اس نے نسطور سے کہا۔

"نسطور! دشمن ہم تک پہنچ گیا ہے۔ یہاں سے بھاگ چلو۔"

نسطور کی طاقت چونکہ ختم ہو چکی تھی اس لئے اسے جادوگر حا
کے زبردست طلسم کی لہریں محسوس نہ ہوئیں، مگر وہ چاہتا تھا کہ کامنی

کی طاقت اس کے اندر موجود ہے۔ وہ جلدی سے اٹھا اور ہوا میں بلند ہو کر
کھنڈر کی چھت پر آ گیا۔ جادوگر حامون نے سامری کے منتر کی وجہ سے
نسطور کو غیبی حالت میں بھی دیکھ لیا اور اسے پہچان لیا تھا۔ اس نے یہ
بھی دیکھ لیا تھا کہ نسطور نے اپنی کلائی کے ساتھ کسی سانپ کو لپیٹ رکھا
ہے۔ جادوگر حامون کو ان دونوں کے سر کاٹنے تھے۔ جونہی نسطور چھت
پر آیا جادوگر حامون نے چیخ مار کر کہا۔

"نسطور! میں جادوگر حامون ہوں۔ میں سامری کے حکم سے تمہارا
اور تمہاری دوست ناگن کا سر کاٹنے آیا ہوں۔ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔
تم یہاں سے بھاگ نہیں سکو گے۔"

نسطور نے یہ سنا تو طاقت نہ ہونے کی وجہ سے کچھ گھبرا گیا۔
کامنی ناگن بھی سمجھ گئی کہ اس جادوگر کے پاس کوئی بڑا زبردست
طلسم ہے۔ اس طلسم کی لہریں کامنی کے جسم سے ٹکرا رہی تھیں اور وہ
اپنے آپ کو کمزور محسوس کرنے لگی تھی۔ اس نے نسطور سے کہا۔

"نسطور ہوا میں بلند ہو جاؤ۔"

نسطور نے نقاہت کے ساتھ کہا۔

"کامنی! میرے پاؤں زمین نے پکڑ لئے ہیں میں اوپر بلند نہیں ہو سکتا۔
تم جان بچا کر بھاگ جاؤ۔"

نسطور چاہتا تھا کہ کامنی ناگن کی جان بچ جائے، اگر اس کی موت کا
وقت آن پہنچا ہے تو بے چاری کامنی ناگن اس کے ساتھ کیوں مرے۔ وہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تو محض اس کی مدد کے واسطے اس کے ساتھ آئی تھی۔ اس کی اپنی تو کو
غرض نہیں تھی۔ نسطور نے جلدی سے اپنے منہ سے کامنی ناگن کا
نکال کر کامنی کے منہ میں ڈالا اور اسے کلائی سے جھٹک دیا۔ کامنی ناگ
چھت پر پڑی اینٹوں پر جاکر گری۔ ناگن کا مہرہ منہ سے نکالتے ہی نسطو
انسانی شکل میں آگیا۔ یہ نسطور کی غلطی تھی یا اس کی نیک دلی کہ وہ کا
ناگن کی جان بچانا چاہتا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کامنی ناگن خواہ مخواہ ا
کے ساتھ موت کے منہ میں چلی جائے۔ یہ سب کچھ ایک سیکنڈ کے اند
اندر ہوگیا۔ جادوگر حامون نے جونہی نسطور کو انسانی شکل میں آتے دیک
تو چیخ مار کر بولا۔

"نسطور! تو نے میرا کام آسان کردیا ہے، مگر یاد رکھو میں تمہاری
دوست ناگن کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔"

نسطور نے گھبرا کر چھت پر سے دوسری طرف چھلانگ لگادی۔ ا
اس کے پاس غائب ہونے یا ہوا میں اڑنے کی کوئی طاقت نہیں تھی
جادوگر حامون نے ہاتھ بلند کر کے ایک منتر پڑھا اور ایک تلوار اس
ہاتھ میں آگئی۔ تلوار لہراتا ہوا جادوگر بھی نسطور کے پیچھے چھت پر سے
گیا۔ نسطور ابھی نیچے زمین پر پہنچا بھی نہیں تھا کہ جادوگر حامون اس
سر پر پہنچ گیا۔ جادوگر نے پوری طاقت سے نسطور کی گردن پر تلوار کا وا
کیا۔ نسطور کی گردن کٹ گئی۔ جادوگر حامون نے نسطور کا سر بالوں
پکڑ کر ہاتھ میں لٹکالیا اور چیخ کر بولا۔

"میں نے نسطور کا سر کاٹ لیا۔"

نسطور کا دھڑ نیچے کھڈ میں جاگرا۔ جادوگر حامون نے نعرہ لگا کر کہا۔

"ناگن! اب میں تیرا سر کاٹنے آرہا ہوں۔"

جادوگر حامون غیبی حالت میں ہی غوطہ لگاکر چھت پر اسی جگہ آگیا
جہاں کامنی ناگن اینٹوں پر گری تھی۔ وہ پریشان ہوکر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔
ناگن اسے کہیں نظر نہ آئی۔ جادوگر حامون کو سخت غصہ آگیا۔ اس نے
سامری کے منتر کو پڑھ کر پھونک ماری اور چھت پر چاروں طرف آگ کے
شعلے بلند ہونے لگے۔ جادوگر حامون ان شعلوں سے بلند ہوگیا اور چلایا۔

"ناگن! یہ آگ تجھے جلاکر بھسم کردے گی۔"

وہ تیزی سے ادھر ادھر غوطے لگاکر ناگن کو کھنڈر کی دیواروں کے
ساتھ تلاش کرنے لگا۔ اسے یقین تھا کہ چھت پر آگ لگ جانے سے ناگن
جان بچاکر ادھر ہی آئی ہوگی، مگر ناگن اسے کہیں دکھائی نہ دی۔ جادوگر
حامون کا غصے سے خون کھولنے لگا۔ نسطور کا کٹا ہوا سر اس کے ہاتھ میں
تھا، مگر ناگن کا سر کاٹ کر لے جانا اور سامری کے دربار میں پیش کرنا بھی
ضروری تھا۔ ورنہ سامری اس کا سر کاٹ ڈالتا۔ وہ پاگلوں کی طرح ادھر ادھر
گھوم پھر کر ناگن کو تلاش کرنے لگا۔ اس نے اپنے اور سامری کے طلسم
کے سارے منتر پڑھ پڑھ کر پھونک ڈالے۔ کھنڈر کے نیچے بھی آگ کے
شعلے بلند ہونے لگے۔ جادوگر حامون ایک خاص منتر پڑھ کر آگ کے شعلوں
میں داخل ہوگیا اور ناگن کو ڈھونڈنے لگا۔ مگر ایسا لگتا تھا کہ ناگن کو یا تو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زمین کھا گئی ہے یا آسمان نے اوپر اٹھالیا ہے۔ جب ناگن کو تلاش کر[تے] کرتے جادوگر حامون تھک گیا اور اس کے جسم میں سامری کے منتر کا [اثر] بھی کم ہونے لگا تو وہ نسطور کا کٹا ہوا سر لے کر سامری کے محل کی طر[ف] اڑ گیا۔

سامری کے دربار میں جاتے ہی جادوگر حامون نے نسطور کا کٹا [ہوا] سر سامری کے حضور پیش کیا اور ہاتھ باندھ کر کہا۔

"میرے آقا! میں آپ کے دشمن نسطور کا سر کاٹ کر لے آیا ہو[ں] مگر اس کی ساتھی ناگن کا کچھ پتہ نہیں چلا کہ وہ کہاں بھاگ گئی ہے۔"

سامری کا اصل دشمن نسطور ہی تھا۔ نسطور ہی سے اسے خطرہ [تھا] کہ کہیں وہ اپنا سلیمانی لاکٹ واپس اڑا لے جانے میں کامیاب نہ ہوجا[ئے]۔ نسطور کا کٹا ہوا سر دیکھ کر سامری اپنے تخت پر سے اٹھ کھڑا ہوا۔ خو[ش] ہو کر بولا۔

"شاباش حامون! تم نے میرے دشمن کا سر کاٹ کر مجھے خوش کرد[یا] ہے۔ فکر نہ کرو اس کی دوست ناگن بھی زندہ نہ بچ سکے گی۔"

سامری نے نسطور کا کٹا ہوا سر بالوں سے پکڑ کر اٹھالیا اور قہقہے لگا[تے ہوئے] اونچی آواز میں بولا۔

"اے کوہ قاف کے شاہ جنات! آج میں نے تیرے ایک طاقتور جن ک[ا] سر کاٹ کر تجھ پر فتح پالی ہے۔ ایک ایک کرکے میں زمین پر آنے وا[لے] تیرے سارے جنوں کے سر کاٹ کر اپنے محل کی دیواروں پر سجالوں گا او[ر]

پھر تیرے ملک پر حملہ کرکے تیرے ملک کوہ قاف پر قبضہ کرلوں گا۔"

سامری نے نسطور کا سر اونچا کرکے کہا۔

"ہمارے دشمن نسطور کے سر کو ہمارے محل کے دروازے پر لٹکا دیا جائے تاکہ [illegible] کوہ [قاف] کے کسی جن کو ہمارے ملک میں داخل ہونے کی جرات نہ ہو۔"

سامری نے حامون جادوگر سے کہا۔

"حامون! اب تم واپس انسانوں کی دنیا میں جاؤ اور کوہ قاف سے شاہ جنات کا بھیجا ہوا کوئی بھی ہمارا دشمن انسانوں کی دنیا میں داخل ہو تو اسے وہیں قتل کردو اور اس کا سر کاٹ کر ہماری خدمت میں پیش کرو۔"

حامون جادوگر نے خوش ہو کر سامری کا شکریہ ادا کیا۔ وہ خوش تھا کہ ناگن کا سر نہ لانے پر سامری نے اسے معاف کردیا ہے اور اس کی گردن نہیں اتاری۔ بل بتوڑی چڑیل جادوگر حامون کے پاس ہی کھڑی تھی۔ اس نے ڈرتے ڈرتے سامری سے پوچھا۔

"میرے آقا! سامری جی! کیا میں بھی واپس جاؤں گی۔"

سامری نے غضبناک ہو کر کہا۔

"نہیں۔ تم انسانوں کی دنیا میں واپس نہیں جاؤ گی، تم ہماری جادو کی نگری میں ہمارے دشمن کی مدد کرنے والی ناگن کو تلاش کرو گی اور اس کا سر کاٹ کر لاؤ گی، کیونکہ یہ ناگن ہمارے لئے خطرے کا باعث بن سکتی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بل بتوڑی چڑیل نے سر جھکا کر کہا۔

"جو حکم میرے آقا! سامری جی!"

سامری نے کہا۔

"تمہارے پاس چڑیلوں کی اتنی طاقت ہے کہ تم ناگن کو ختم کر کے اس کا سر کاٹ کر لا سکتی ہو۔ جاؤ اور ناگن کا سر کاٹ کر ہماری خدمت میں پیش کرو۔ یاد رکھو اگر تم ناگن کا سر لانے میں کامیاب نہ ہو سکی تو ہم خود تمہارا سر کاٹ ڈالیں گے۔"

بل بتوڑی چڑیل کانپ اٹھی۔ ہاتھ باندھ کر بولی۔

"میرے آقا! آپ بے فکر رہیں، میں بھی آپ کی بل بتوڑی چڑیل ہوں۔ وہ ناگن میرا مقابلہ نہ کر سکے گی۔ میں آپ کے حکم سے اور آپ کے طلسم کی طاقت سے ناگن کا سر کاٹ کر ہی لاؤں گی۔"

یہ کہہ کر چڑیل بل بتوڑی غائب ہو گئی۔ حامون جادوگر بھی غائب ہو کر انسانوں کی دنیا میں اپنی غار میں واپس چلا گیا۔ نسطور کا کٹا ہوا سر سامری کے محل کے دروازے پر لٹکا دیا گیا۔

اب ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ زکوٹا جن، یاماگ سانپ اور عمرو عیار ہوا میں اڑتے ہوئے سامری کی جادونگری کی طرف چلے آ رہے تھے۔ وہ ابھی دوسرے آسمان میں ہی تھے، اور تینوں غیبی حالت میں تھے۔ یعنی غائب ہو کر خلا میں اڑ رہے تھے۔ ان میں سے کسی کو معلوم نہیں تھا کہ جادوگر حامون نے نسطور کو قتل کر ڈالا ہے اور اس کا سر سامری نے اپنے

محل کے دروازے پر لٹکا دیا ہے۔

کامنی ناگن پر کیا گزری؟ جس وقت حامون جادوگر نے کھنڈر کی چھت پر آگ لگائی تو کامنی ناگن چھت پر سے چھلانگ لگا کر دوسری طرف کھنڈ میں کود گئی تھی، اسی کھنڈ میں نسطور کی کٹے ہوئے سر والی لاش بھی پڑی تھی۔ کامنی ناگن کا دل لاش کو دیکھ کر ڈوب سا گیا۔ اسے نسطور کے سر کٹ جانے کا بہت دکھ ہوا۔ وہ نسطور کی لاش کو وہاں نہیں چھوڑنا چاہتی تھی لیکن اس وقت اسے اپنی جان بچانے کی فکر پڑی ہوئی تھی کیونکہ جادوگر حامون نسطور کا کٹا ہوا سر ہاتھ میں لئے اس کی تلاش میں تھا۔ وہ چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔ ناگن! جہاں بھی ہے باہر آجا۔ میں تیرا بھی سر کاٹوں گا۔ پھر حامون جادوگر نے چھت سے نیچے اتر کر کھنڈر کے باہر بھی چاروں طرف طلسم پھونک کر آگ لگا دی۔ کامنی ناگن نسطور کی لاش کو وہیں چھوڑ کر کھنڈ میں ایک طرف کو دوڑ پڑی۔ اس کے ساتھ مشکل یہ تھی کہ کامنی ہر قسم کا روپ بدل سکتی تھی مگر غائب نہیں ہو سکتی تھی۔ جب حامون جادوگر اسے ڈھونڈتا ہوا بالکل اس کے سر پر پہنچ گیا تو کامنی ناگن نے اپنے دیوتا شیش ناگ کو یاد کیا۔ منہ اوپر کر کے ایک ہلکی سی پھنکار کی آواز نکالی اور چاہا کہ چھوٹی سی چیونٹی کی شکل اختیار کر کے زمین کے اندر کسی سوراخ میں گھس جائے مگر یہ دیکھ کر اس کا دل دھڑک اٹھا کہ وہ اپنی شکل تبدیل نہ کر سکی تھی۔ کامنی ناگن نے ایک بار پھر پھنکار مار کر شکل بدلنے کی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکی۔ فوراً سمجھ گئی کہ سامری کی جادونگری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں اس کا طلسم اتنا طاقتور نہیں رہا کہ وہ اپنی شکل تبدیل کر سکے' حامون جادوگر کی آواز قریب سے قریب آرہی تھی۔ کامنی ناگن کھڈ میں ایک طرف گھومی تو اسے دیوار میں ایک چھوٹا سا سوراخ مل گیا۔ وہ اس سوراخ میں گھس گئی۔ سوراخ آگے جاکر چوڑا ہوگیا تھا اور وہاں گول گول چھوٹے چھوٹے پتھر پڑے تھے۔ کامنی ناگن ان پتھروں میں چھپ گئی۔ حامون جادوگر اس کو تلاش نہ کر سکا۔ وہ مایوس ہوکر نسطور کا کٹا ہوا سر ساتھ لے کر سامری کے محل کی طرف چلا گیا' اس کے بعد جب سامری نے بل بتوڑی چڑیل کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ ناگن کا سر کاٹ کر لائے تو بل بتوڑی چڑیل سامری کے محل سے اڑ کر سیدھی خونی کھنڈر میں پہنچ گئی۔

بل بتوڑی چڑیل غائب حالت میں تھی۔ اس نے بڑی خاموشی سے خونی کھنڈر کے اوپر ایک دو چکر لگائے۔ اسے کسی جگہ بھی کامنی ناگن نظر نہ آئی۔ اس کو کامنی ناگن کی بو بھی نہیں آرہی تھی۔ چڑیلوں کو سانپوں اور انسانوں کی بو نہیں آیا کرتی۔ بو صرف سانپوں کو آتی ہے' یا پھر کوہ قاف کا زکوٹا جن ہی ایک ایسا جن تھا کہ جس کو اپنے دوستوں کی بو آجاتی تھی' جس وقت بل بتوڑی چڑیل خونی کھنڈر کے اوپر چکر لگا رہی تھی اس وقت کامنی ناگن کھڈ کی دیوار کے سوراخ کے اندر پتھروں میں چھپی بیٹھی تھی۔ کامنی ناگن نے چڑیل کی بو اور اس کے فضا میں اڑنے کی ہلکی ہلکی بو محسوس کر لی تھی اور وہ ہوشیار ہوگئی تھی۔ اسے پتہ چل گیا تھا کہ جادوگر حامون کے بعد اب سامری کی چڑیل بل بتوڑی اس کا سر کاٹنے وہاں پہنچ گئی

ہے۔ کامنی ناگن اپنے دل میں بڑی پریشان تھی' کیونکہ اس کو معلوم تھا کہ بل بتوڑی چڑیل کے مقابلے میں اس کی باطنی طاقت بہت کم ہے۔ اسے ایسا لگا جیسے بل بتوڑی چڑیل کھڈ کے اندر سے اڑتی ہوئی گزر گئی ہو۔ کامنی ناگن نے اپنا سانس روک لیا۔

○*○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بل بتوڑی خونی کھنڈر میں

سانپ اپنا سانس بڑی دیر تک روک سکتے ہیں۔

دوسری طرف بل بتوڑی بھی کوئی معمولی چڑیل نہیں تھی، اور سامر کی جادوگری میں آکر اس کی طلسمی طاقت دوگنی ہوگئی تھی۔ چڑیل بل بتوڑی نے بڑی مکاری سے کام لیتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔

"ناگن! میں جانتی ہوں کہ تو اسی کھنڈر کے آس پاس کہیں چھپی ہو ہے۔ ایک بات یاد رکھ تو یہاں سے بچ کر نہیں جاسکتی۔ میں واپس سامر کے محل میں جارہی ہوں۔ تھوڑی دیر بعد سامری سے ایک نیا طلسمی من لے کر آؤں گی اور پھر تمہیں زمین کے اندر سے بھی ڈھونڈھ نکالوں گی۔"

اتنا کہہ کر بل بتوڑی چڑیل ہوا میں بلند ہوئی۔ اس نے ایک قہقہہ لگ اور دور ہوتی چلی گئی۔ یہ اس کی مکاری تھی، وہ کامنی ناگن پر یہ ظاہر کر چاہتی تھی کہ وہ خونی کھنڈر سے چلی گئی ہے۔ تھوڑی دور جاکر چڑیل فض میں خاموش کھڑی ہوگئی۔ پھر ہوا میں آہستہ آہستہ اڑتی دوسری طرف کھنڈ سے کچھ دور ایک اونچے پتھر پر بیٹھ گئی۔ اس کی چال یہ تھی کہ کامنی ناگ

کو جب یہ یقین ہوجائے گا کہ چڑیل واپس چلی گئی ہے تو وہ جہاں کہیں بھی چھپی ہوئی ہے وہاں سے ضرور باہر نکل آئے گی۔ جونہی وہ باہر نکلے گی چڑیل جھپٹا مار کر اسے دبوچ لے گی اور فوراً سر کاٹ کر دھڑ سے الگ کردے گی۔ چڑیل بل بتوڑی نے اپنے ہاتھ میں ایک چھوٹی چھری بھی چھپا رکھی تھی۔

کامنی ناگن کچھ دیر سوراخ کے اندر سانس روکے پڑی رہی۔ اس نے بل بتوڑی چڑیل کے دور ہوتے قہقہوں کی آواز سن لی۔ جانے کیوں اس کو یقین سا ہوگیا کہ چڑیل واقعی سامری کے محل میں واپس چلی گئی ہے۔ یہ کامنی ناگن کی غلطی تھی، کیونکہ آدمی کو اپنے دشمن سے ہمیشہ ہوشیار رہنا چاہئے اور اس کی ایک ایک چال کو گہری نظر سے دیکھتے رہنا چاہئے۔ کامنی ناگن بہت دیر تک سوراخ کے اندر ہی رہی۔ باہر سے چڑیل کی کوئی آواز نہیں آرہی تھی۔ اسے چڑیل کی بو بھی محسوس نہیں ہورہی تھی، کیونکہ چڑیل بل بتوڑی نے عیاری سے کام لیتے ہوئے اپنے جسم سے نکلنے والی چڑیلوں ایسی بو بھی ایک خاص منتر سے روک رکھی تھی، لیکن چڑیل بھی کوئی اناڑی نہیں تھی۔ اس کے پاس جادو کی طاقت بھی دوگنی تھی۔ اس نے خونی کھنڈر کے سامنے اونچے پتھر پر بیٹھے بیٹھے سانس روکا اور اس کو کامنی ناگن کے بدن سے نکلنے والی حرارت کی لہروں کا احساس ہوا۔ یہ لہریں بار بار چڑیل کے جسم سے آکر ٹکرا رہی تھیں۔ اس نے غور کرکے اندازہ لگایا کہ ناگن کے جسم سے اٹھنے والی حرارت کی لہریں ایک کھنڈ میں سے آرہی ہیں۔ بل بتوڑی چڑیل پتھروں پر سے اٹھی اور غیبی حالت میں ہی اڑ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر کھڈ کے اوپر آ گئی۔ ادھر کامنی ناگن نے بھی سوراخ کے اندر بیٹھے بیٹھے چڑیل کی بو کو محسوس کر لیا تھا، ... تیزی کے ساتھ پیچھے گھومی ... سوراخ میں سے باہر نکل کر کھڈ میں آئے اور وہاں سے کسی دوسری طرف نکل بھاگے، مگر اب وقت گزر چکا تھا۔ چڑیل بل بتوڑی کھڈ میں پہنچ ... تھی۔ کامنی ناگن نے جونہی دیوار کے سوراخ میں سے سر باہر نکالا، بتوڑی چڑیل نے اس پر طلسم پھینکا۔ یہ طلسم ایک شعاع کی طرح تھا شعلے کی لکیر بن کر کامنی ناگن کے سامنے آ کر گرا۔

ناگن تڑپ کر بل کے سوراخ میں واپس چلی گئی۔ اب اس کے پیچھے بھی موت تھی اور سامنے بھی موت تھی۔ نہ باہر نکلنے کا وقت تھا نہ آ... کوئی جگہ تھی۔ آگے سوراخ بند ہو گیا تھا اور دیوار آ گئی تھی۔ چڑیل بل بتوڑی سوراخ کے منہ پر آ گئی۔ اس نے سوراخ کے ساتھ منہ لگا کر زور سے سانس اندر کھینچی کہ کامنی ناگن اس کے سانس کے زور سے اس کے منہ میں آ جائے۔ کامنی ناگن اچھل کر سوراخ کی چھت سے چمٹ گئی۔

چڑیل نے دوسری بار سانس کھینچا تو سوراخ کے اندر جیسے آندھی آ گئی۔ کئی چھوٹے بڑے پتھر اپنے آپ کھنچتے ہوئے چڑیل کے حلق میں اتر گئے۔ چڑیل نے زور سے چیخ ماری اور سوراخ میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔ سوراخ میں چڑیل کا ہاتھ لمبا ہی لمبا ہوتا گیا۔ اس کے لمبے لمبے نوکیلے ناخن چھریوں کی طرح سوراخ کی دیواروں کو کھرچنے لگے۔ کامنی ناگن کو اپنی موت سامنے نظر آ رہی تھی۔ کہتے ہیں سانپ کو زمین جگہ دے دیتی ہے۔ کامنی ناگن کے

حق میں یہ بات بالکل درست نکلی۔ اس نے سوراخ کی چھت سے چمٹے چمٹے زور سے اپنا سر دیوار کی مٹی پر مارا تو مٹی نیچے گرنے لگی اور وہاں جگہ بنتی چلی گئی۔ کامنی ناگن چھت کی مٹی میں اندر ہی اندر دھنسنے لگی۔ دیوار کی مٹی کامنی ناگن کو جگہ دیتی جا رہی تھی۔ سانپ کا دم کبھی بھی نہیں گھٹتا کرتا۔ سانپ صرف ایک سانس کھینچ کر اتنی ساری آکسیجن پر پورے چھ مہینے گزار سکتا ہے، اور کامنی ناگن تو پاتال کے ناگ شیش ناگ کی بیٹی تھی، اگرچہ سامری کے تاریک خلائی سیارے میں اس کی طلسمی طاقت آدمی سے بھی کم رہ گئی تھی، پھر بھی اس میں عام سانپ کے مقابلے میں زیادہ طاقت تھی۔

کامنی ناگن نے سانس روک لیا تھا اور جتنی تیزی سے دیوار کی مٹی میں آگے بڑھ سکتی تھی بڑھتی جا رہی تھی۔ چڑیل بل بتوڑی کے لمبے نوکیلے ناخن سوراخ کے اندر دیواروں کو زور زور سے کرید رہے تھے۔ کامنی ناگن کو ان کی آواز آ رہی تھی۔ پھر اسے چڑیل کے چیخ مارنے کی آوازیں آنے لگیں۔ مگر کامنی ناگن زمین میں دھنستی چلی گئی۔ اس کے جسم پر مٹی کا دباؤ پڑ رہا تھا۔ اس نے پ... انہ کی اور رینگتی گئی۔ آہستہ آہستہ مٹی جو پہلے سخت تھی نرم پڑنے لگی۔ یہاں تک کہ مٹی بھربھری ہو گئی اور کامنی ناگن آسانی سے اس میں سے گزرنے لگی۔

اسے کچھ اندازہ نہیں تھا کہ وہ کس طرف جا رہی ہے اور آگے جا کر وہ کہاں نکل آئے گی، مگر اس کے واسطے اپنی جان بچانا بہت ضروری تھا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیونکہ اسے سامری کے سیارے میں اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے ساتھی اور دوست نسطور کے لئے زندہ رہنا تھا۔ اسے نسطور کی لاش کو اٹھا کر کسی محفوظ جگہ پر لے جانا تھا اور اس کے کٹے ہوئے سر کو ڈھونڈ کر اس کی لاش کے ساتھ لا کر لگانا تھا' کیونکہ اس نے سن رکھا تھا کہ اگر کسی جن بھوت کی مرنے کے بعد لاش پوری نہ ہو اور اس کا سر اس کے جسم کے ساتھ نہ لگا ہوا ہو تو اس جن کی روح ایک بھوت بن جاتی ہے اور قیامت تک بھٹکتی رہتی ہے۔ کامنی ناگن کو اپنے دوست نسطور کی موت کا بہت دکھ تھا مگر اب وہ اس کی روح کو بھوت بن کر قیامت تک بھٹکتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ نسطور کا کٹا ہوا سر جہاں کہیں بھی ہو وہاں سے واپس لائے۔ اسے نسطور کی لاش کی گردن کے ساتھ لگا کر دھاگے سے سی دے اور پھر اسے بڑے احترام کے ساتھ کسی جگہ دفن کر دے۔ اس کے بعد وہ نسطور کا لاکٹ تلاش کرنے کی مہم پر نکل کھڑی ہو۔ کامنی ناگن نے دل میں عہد کر لیا تھا کہ اگر وہ زندہ بچ گئی تو سامری کے قبضے سے نسطور کا سلیمانی لاکٹ لے کر واپس جائے گی۔

پہلے زمین بھر بھری تھی۔ پھر زمین گیلی ہو گئی۔ کامنی ناگن کو یوں لگا کہ وہ کیچڑ کے ڈھیر کے اندر سے گزر رہی ہے۔ وہ دیر تک کیچڑ بھری زمین کے اندر سے رینگتی چلی گئی۔ آہستہ آہستہ کیچڑ پتلا ہونے لگا۔ پھر اتنا پتلا ہو گیا کہ کامنی ناگن کو محسوس ہوا کہ وہ گہرے پانی میں سے گزر رہی ہے۔ اس نے اوپر کی طرف منہ کر کے تیرنا شروع کیا۔ وہ بڑی تیزی سے گہرے

پانی کے اوپر آ گئی۔ اس نے ڈرتے ڈرتے بڑی احتیاط سے اپنا سر گہرے پانی کے اندر سے باہر نکالا۔ کیا دیکھتی ہے کہ رات کا وقت ہے۔ زرد زرد چاند نکلا ہوا ہے اور وہ ایک بہت بڑے تالاب کے کنارے پانی میں تیر رہی ہے۔ چاندنی کا رنگ پیلا تھا۔ اس زرد پیلی چاندنی میں کامنی ناگن نے تالاب کے درمیان میں ایک بہت بڑی چٹان پانی سے باہر نکلی ہوئی ہے اور اس چٹان پر ایک بہت گھنا درخت ہے جس کی شاخیں سارے تالاب پر پھیلی تھیں۔ کامنی ناگن کو چھپنے کے لئے یہ جگہ محفوظ نظر آئی۔ وہ تالاب کے پانی پر تیرتی ہوئی چٹان پر آ گئی۔ پانی سے نکل کر وہ گھنے درخت کی طرف بڑھی۔ یہ درخت اتنا بڑا تھا کہ اس کا تنا بہت بڑے گول دائرے میں پھیلا ہوا تھا۔ درخت کی ٹہنیوں میں سے درخت کی جڑیں جن کو درخت کی داڑھیاں بھی کہتے ہیں نکل کر نیچے زمین پر پھیلی ہوئی تھیں۔

کامنی ناگن تیزی سے درخت پر چڑھ کر شاخوں میں ایک جگہ چھپ کر بیٹھ گئی۔ اسے کچھ پتہ نہیں تھا کہ وہ زمین کے اندر ہی اندر سے رینگتی ہوئی یہ کس جگہ پر نکل آئی ہے۔ اس کا دل اتنا ضرور کہہ رہا تھا کہ وہ چڑیل کے خطرے سے دور ہو گئی ہے۔ کامنی ناگن نے دائیں بائیں گھنے درخت کی شاخوں میں نگاہ ڈالی۔ درخت کی شاخیں اور چوڑے چوڑے پتے بالکل ساکن تھے۔ ہوا بند تھی۔ چاندنی پراسرار تھی۔ کسی طرف سے کوئی آواز تک نہیں آ رہی تھی۔ ایک ڈرا دینے والا سناٹا طاری تھا۔ کامنی ناگن کو اس قسم کی خاموشی اور سناٹا پسند تھا۔ اب وہ کچھ دیر کے لئے آرام سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بیٹھ کر سوچ سکتی تھی کہ نسطور کا لاکٹ اور اس کا کٹا ہوا سر تلاش کرنے کے لئے اس کو کیا کرنا چاہئے۔

دوسری طرف بل بتوڑی چڑیل سخت مایوس ہو کر ناگن کو جگہ جگہ تلاش کرتی پھر رہی تھی مگر کامنی ناگن اس کے ہاتھ نہ آئی۔ رات گہری ہو گئی تھی۔ چڑیل واپس سامری کے محل میں آئی اور سامری کو ہاتھ جوڑ کر بتایا کہ ناگن اس وقت اس کے ہاتھ سے نکل گئی ہے مگر ساتھ ہی چڑیل نے سینے پر ہاتھ مار کر کہا۔

"میرے آقا! سامری جی! میں وعدہ کرتی ہوں کہ چاہے میری جان چلی جائے میں ناگن کو پکڑ کر اس کا سر کاٹ کر ہی لاؤں گی۔"

سامری نے ناراض ہو کر ذرا غصے سے کہا۔

"بل بتوڑی! تو کبھی کسی آزمائش پر پوری نہیں اتری' اس بار میں تمہیں معاف نہیں کروں گا۔ جا اور میرے دشمن نسطور کی ساتھی ناگن کو تلاش کر۔ اس کا سر کاٹ کر لا' کیونکہ وہ جب تک میرے سیارے پر میری جادو کی نگری میں زندہ رہی میرے لئے کوئی بھی مصیبت کھڑی کر سکتی ہے۔"

بل بتوڑی بولی۔

"میرے آقا سامری! میں اس بار کامیاب ہو کر آؤں گی۔ جب آؤں گی تو ناگن کا کٹا ہوا سر میری مٹھی میں ہو گا۔"

بل بتوڑی ایک بار پھر کامنی ناگن کو ڈھونڈنے نکل کھڑی ہوئی۔ ادھر زکوٹا' یاماگ اور عمرو عیار سامری کے سیارے کی فضاؤں میں داخل ہو چکے

تھے۔ سامری کے سیارے کی طلسمی فضا میں داخل ہوتے ہی ان تینوں کو زبردست جھٹکے لگے اور وہ اڑتے اڑتے ایک دم لڑھکتے ہوئے نیچے گرنے لگے' جس طرح ہوا میں پرواز کرتے ہوئے جہاز کے انجن فیل ہو جائیں اور وہ لڑھکنیاں کھانے لگے۔ زکوٹا جن اپنے ساتھیوں میں سے سب سے زیادہ طلسمی طاقت کا مالک تھا' اس نے جلدی سے اپنے آپ کو سنبھالا اور زور سے نعرہ لگایا۔

"زیبی نوف۔"

وہ ہوا میں نیچے جا کر بالکل سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اوپر سے یاماگ سانپ اور عمرو عیار غیبی حالت میں ہی نیچے لڑھکتے چلے آ رہے تھے۔ یہ تینوں ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔ زکوٹا نے ان دونوں کو بازو پھیلا کر روک لیا۔ دونوں بڑی مشکل سے سیدھے ہوئے۔

عمرو عیار نے کہا۔

"زکوٹا بھائی! ہم سامری کی طلسمی دنیا میں داخل ہو گئے ہیں۔ ہمیں آگے جانے کی بجائے اسی جگہ نیچے اتر جانا چاہئے۔"

یاماگ سانپ کہنے لگا۔

"مگر نیچے تو بادل ہی بادل ہیں۔"

ان سیاہ بادلوں میں بڑی زبردست بجلیاں چمک رہی تھیں' بلکہ کڑک رہی تھیں۔ بادلوں کی بھیانک گرج دور تک سنائی دے رہی تھی۔ عمرو عیار نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ان بادلوں کے نیچے سامری کا تاریک خلائی سیارہ ہوگا۔ ہم نے آگے پرواز کی تو ہم پر طلسمی شعلوں کا حملہ ہوجائے گا۔"

یاماگ سانپ نے کہا۔

"عمرو عیار کا خیال درست ہے زکوٹا ہمیں نیچے اترنے کی کوشش کرنی چاہئے۔"

تینوں غیبی حالت میں نیچے غوطہ لگاکر کالے سیاہ بادلوں میں داخل ہوگئے۔ بادلوں میں داخل ہوتے ہی ان پر دھڑا دھڑ بجلیاں کڑک کڑک کر گرنے لگیں، مگر چونکہ تینوں غیر انسانی طاقت کے مالک تھے اس لئے بادلوں کی بجلیاں ان کے غیبی جسموں کے اندر سے گزر رہی تھیں اور ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا تھا۔ بادلوں میں کالا سیاہ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ بجلی چمکتی تو اس کی چمک میں بھی سوائے اندھیرے کے اور کچھ نظر نہ آتا۔

تینوں دوستوں یعنی یاماگ سانپ، عمرو عیار اور زکوٹا جن نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ یاماگ سانپ بھی انسانی شکل میں تھا اگرچہ غائب تھا، کیونکہ اس کا منکا زکوٹا نے لاکر اسے دے دیا ہوا تھا۔

خدا جانے وہ کب تک کالے سیاہ کڑکتی بجلیوں والے بادلوں میں سے نیچے ہی نیچے گزرتے چلے گئے۔ آخر بادل ختم ہوگئے۔ انہوں نے نیچے دیکھا سامری کا تاریک سیارہ صاف نظر آرہا تھا۔ عمرو بولا۔

"دیکھا۔ میں نے کہا تھا نا کہ سامری کا سیارہ ان بادلوں کے نیچے ہے۔"

یاماگ سانپ کہنے لگا۔

"ہمیں سیارے کی کسی محفوظ جگہ پر اترنا ہوگا۔"

زکوٹا بولا۔

"سامری نے چاروں طرف اپنا طلسمی جال پھیلا رکھا ہوگا۔ یہ درست ہے کہ ہم خود طلسمی مخلوق ہیں مگر ہماری جادو کی طاقت سامری کی جادو کی طاقت کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ ہم کو سامری کا جادو نقصان پہنچا سکتا ہے۔"

یاماگ سانپ کہنے لگا۔

"جو ہوگا دیکھا جائے گا دوستو! ہم نسطور اور اس کے لاکٹ کی تلاش میں نکلے ہوئے ہیں۔ ہم واپس جانے کے لئے یہاں نہیں آئے۔ نیچے اتر چلو۔"

تینوں دوست بڑی تیزی سے نیچے اترنے لگے۔ انہیں بجلی کے جھٹکے لگنے لگے تھے۔ زکوٹا بولا۔

"یہ سامری کے جادو کا اثر ہے۔"

عمرو عیار نے جلدی سے کہا۔

"زکوٹا! خاموش رہو۔ ہمیں بولنا نہیں چاہئے سامری کی بدروحیں ہمارے آس پاس اڑ رہی ہوں گی۔ سامری کو خبر ہوگئی تو وہ ہمیں اپنے سیارے پر اترتے ہی ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا۔"

یاماگ سانپ نے عمرو کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"شی! خاموش رہو۔ اب کوئی نہ بولے۔"

تینوں خاموش ہو کر سامری کے تاریک سیارے کے قریب ہوتے چلے گئے۔ سیارے کے ویران بنجر پہاڑ صاف نظر آنے لگے تھے۔ پھر انہوں نے ایک دریا دیکھا جو بہت چوڑا تھا۔ اس کے پانی کا رنگ سیاہ تھا۔ جیسے تارکول کا دریا ہو۔ تینوں دوست اس دریا کے دوسرے کنارے پر اتر گئے۔ یہاں عجیب و غریب قسم کے درخت اگے ہوئے تھے۔ ان درختوں کے تنے بھی بالکل سیاہ تھے اور پتے بھی ایسے سیاہ تھے جیسے تارکول کے بنے ہوئے ہوں۔ دریا کے کنارے کالے اور نیلے پتھر بکھرے ہوئے تھے۔ وہاں ایک تکونا ٹیلا تھا۔ تینوں اس ٹیلے کی طرف دیکھنے لگے۔

یاماگ سانپ بولا۔

"معلوم ہوتا ہے اس ٹیلے کے اندر کوئی غار ضرور ہو گا۔"

عمرو کہنے لگا۔ "سب سے پہلے تو ہمیں یہ پتہ کرنا چاہئے کہ یہاں سے سامری کے محل کو کون سا راستہ جاتا ہے کیونکہ نسطور کو اگر سامری نے پکڑ لیا ہو گا تو وہ سامری کے محل میں ہی قید ہو گا اور نسطور کا لاکٹ بھی محل میں ہی کسی جگہ پر ہو گا۔"

زکوٹا بولا۔

"ایسا لگتا ہے کہ ہم سامری کے سیارے پر کسی ایسی جگہ پر اتر آئے ہیں جہاں اس کے جادو کی لہریں اثر نہیں کر رہیں، کیونکہ خلا میں ہمیں جو طلسمی لہروں کے جھٹکے لگ رہے تھے وہ یہاں محسوس نہیں ہوئے۔"

دونوں دوستوں نے زکوٹا کے خیال کی تائید کی اور کہا کہ واقعی یہ کوئی محفوظ علاقہ ہے، "مگر ہمیں اپنے ساتھی نسطور اور اس کے لاکٹ کو تلاش کر کے یہاں سے آگے سامری کے محل کی طرف بھی جانا ہے۔" زکوٹا نے کہا۔

"عقل مندی یہ ہے کہ ہم تینوں میں سے دو آدمی یہاں ٹھہریں اور ایک آدمی آگے جا کر پہلے پتہ کرے کہ سامری کا محل کدھر ہے اور وہاں ہوا میں طلسم کا کتنا اثر ہے۔"

"اچھا خیال ہے" عمرو عیار نے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ میں آگے جا کر جاسوسی کرتا ہوں۔"

زکوٹا کہنے لگا۔

"نہیں۔ میرا جانا زیادہ بہتر ہے کیونکہ میں بہرحال ایک جن ہوں خواہ سامری کی طاقت کے مقابلے میں میری طاقت کم ہے مگر پھر بھی میں اس کے جادو کو برداشت کر سکتا ہوں۔"

یاماگ سانپ نے کہا۔

"ٹھیک ہے زکوٹا بھائی تم ہی جاؤ، مگر ہمیں یہاں کالے سیاہ دریا کے کنارے کھلی جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ چلو اس ٹیلے میں چل کر دیکھتے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہاں کوئی غار ہو۔"

تینوں دوست ٹیلے کی طرف آگئے۔ ٹیلے میں ایک چھوٹا سا قدرتی غار بنا ہوا تھا جس کے اندر مکڑیوں نے جالے بن رکھے تھے۔ زکوٹا نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میرے خدایا! مکڑیوں نے تو اتنا جالا بنا ہوا ہے کہ اندر جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔"

یاماگ سانپ بولا۔

"ابھی راستہ بن جاتا ہے۔"

یاماگ سانپ نے زور سے پھنکار ماری۔ اس کے منہ سے شعلہ نکل کر مکڑیوں کے جالے پر پڑا اور جالے جل کر راکھ ہوگئے۔ غار میں راستہ بن گیا۔ یہ ایک تنگ سا غار تھا۔ آگے ذرا چوڑا ہوگیا تھا۔ جہاں ایک کھلی جگہ پر بڑے بڑے نکونے اور چوکور پتھر گرے پڑے تھے۔

زکوٹا کہنے لگا۔

"یہ جگہ بالکل ٹھیک ہے۔ اب تم لوگ یہاں بیٹھو میں جا کر پتہ کرتا ہوں کہ یہاں سے سامری کا محل کس طرف ہے اور اس طرف راستہ کونسا جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم کرتا ہوں کہ آگے اگر خطرہ ہے تو کس قسم کا خطرہ ہے۔ تم لوگ جب تک میں نہ آؤں اسی غار میں رہنا۔ غار سے ہرگز باہر نہ نکلنا۔"

عمرو بولا۔ "میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔"

زکوٹا نے کہا۔ "پھر وہی بات کرتے ہو۔ میں نے کہا نا کہ تینوں کا مصیبت میں پھنس جانے سے بہتر ہے کہ ایک شخص مصیبت میں پھنسے۔ کم از کم باقی دو اس کی مدد کو تو پہنچ سکیں گے۔"

یاماگ سانپ نے کہا۔

"اگر تم کسی مصیبت میں پھنس گئے تو ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ تم پر

کوئی مصیبت نازل ہوگئی ہے۔"

زکوٹا نے اپنے سر کے بالوں میں سے ایک بال توڑ کر یاماگ سانپ کو دیا اور بولا۔

"اگر اس بال میں سے دھواں اٹھنے لگ جائے تو سمجھ جانا کہ میں کسی مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔ پھر تم میری مدد کو آجانا۔ میں اس ٹیلے سے شمال کی طرف جو اونچے پہاڑ ہیں اس طرف جا رہا ہوں کیونکہ مجھے یقین ہے کہ سامری کا محل ان پہاڑوں کی دوسری طرف ہوگا۔"

یاماگ سانپ نے بال سامنے ایک پتھر پر رکھ دیا۔ عمرو عیار نے زکوٹا سے کہا۔

"میرا جادو کا ڈنڈا لیتے جاؤ۔ راستے میں کوئی چڑیل یا بدروح مل گئی تو تمہارے کام آئے گا۔"

زکوٹا بولا۔ "اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اچھا دوستو! خدا حافظ!"

اتنا کہہ کر زکوٹا غار سے باہر نکل گیا۔ وہ یاماگ سانپ اور عمرو عیار کی طرح ابھی غیبی حالت میں تھا۔ یعنی وہ سب کچھ دیکھ سکتا تھا مگر اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ غار سے باہر آتے ہی زکوٹا نے اپنے سینے پر دونوں ہاتھ مار کر پورے زور سے نعرہ لگایا۔

"زہی نوف۔"

اور زکوٹا زمین سے بلند ہوکر ہوا میں اڑنے لگا۔ اس کا رخ شمال کی جانب جو اونچے اونچے کالے کالے پہاڑ تھے ان کی طرف تھا۔ خوش قسمتی سے عمرو عیار، یاماگ سانپ اور زکوٹا جن سامری سیارے کے شمال مشرق

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

علاقے کی طرف اترے تھے۔ اس طرف سامری کے طلسم کا اثر نہ ہونے کے برابر تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ علاقہ سامری کی جادونگری اور اس کے محل سے بہت دور تھا اور گول سیارے کے جھکاؤ کے نیچے آگیا ہوا تھا۔ جس طرح کہ ہم اپنے پیارے وطن پاکستان پر چلتے پھرتے ہیں تو امریکہ کا ملک ہماری زمین کے بالکل دوسری طرف یعنی زمین کے نیچے کی جانب ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے سامری کو ابھی تک زکوٹا جن' یاماگ سانپ اور عمرو عیار کے اپنے سیارے میں داخل ہونے کا پتہ نہیں چلا تھا۔ [illegible] سیارے کا سارا علاقہ بنجر ویران اور اجاڑ تھا۔ یہاں دریا بھی کالے سیاہ پانیوں والے تھے۔ درختوں کے پتے بھی کالے تھے۔ سامری نے اس طرف کبھی توجہ نہیں دی تھی۔ یہ محض ایک اتفاق تھا کہ عمرو یاماگ اور زکوٹا اس طرف اترے تھے۔ اگر وہ سامری کے سیارے کی دوسری طرف اترتے تو ابھی تک سامری کی بدروحیں اور چڑیلیں اور جادوگر ان کے پیچھے پڑ کر ان کی گردنیں کاٹ چکے ہوتے۔

زکوٹا ہوا میں غیبی پرواز کر رہا تھا۔ وہ زمین سے کوئی دو سو فٹ کی بلندی پر پرواز کر رہا تھا اور اس کا رخ اونچے سیاہ پہاڑوں کی دیوار کی طرف تھا۔ جب وہ اونچے پہاڑوں کے قریب پہنچا تو اس نے اپنے آپ کو اوپر اٹھانا شروع کر دیا' کیونکہ سامنے والے اونچے اونچے پہاڑ اب قریب آرہے تھے۔ زکوٹا پہاڑوں کے اوپر سے گزر گیا۔ پہاڑوں کی دوسری طرف آیا تو اسے وادی میں ایک بہت بڑا شہر دکھائی دیا جس کے اردگرد اونچی دیواریں تھیں اور درمیان میں ایک شاندار محل تھا۔ یہاں آتے ہی زکوٹا کو ایک

زبردست جھٹکا لگا اور وہ ایک سو فٹ نیچے گر گیا۔ بڑی مشکل سے اس نے اپنے آپ کو سنبھالا۔

"یقیناً" یہ سامری کی جادونگری ہے اور درمیان میں سامری ہی کا محل ہے۔ یہ جھٹکا اس کے طلسم کا اثر تھا۔"

زکوٹا کا اندازہ ٹھیک تھا۔ زکوٹا پر سامری کے زبردست جادو کی لہروں کا زیادہ اثر نہیں ہوا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ زکوٹا کوہ قاف کا ایسا جن تھا جس کی ساری طاقت اس کے پاس تھی۔ پھر بھی زکوٹا محتاط ہو گیا کیونکہ آمنے سامنے آجانے پر زکوٹا سامری کے کسی بھی جادوگر یا چڑیل کے کالے جادو کا زیادہ دیر تک مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ غیبی حالت میں ہی نیچے ہوتا ہوا شہر کی دیوار سے تھوڑی دور جا کر اتر گیا۔

اس نے کئی جن اور چڑیلیں دیکھیں جو شہر کے دروازے کی طرف جا رہی تھیں اور شہر کے دروازے سے باہر نکل رہی تھیں۔ شہر کے دروازے پر اس مخلوق کا ایک ہجوم لگا ہوا تھا۔ وہ سب دروازے کے اوپر کسی شے کو دیکھ رہے تھے۔ زکوٹا کو یہ محسوس کر کے بڑی تسلی ہوئی تھی کہ اس کو غیبی حالت میں کسی چڑیل یا جن بھوت یا بدروح نے نہیں دیکھا تھا۔ وہ بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ شہر کے دروازے کی طرف چلنے لگا۔ دروازے کے قریب آکر اس نے اوپر نظریں اٹھائیں تو اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

شہر کے دروازے پر نسطور کا کٹا ہوا سر لٹک رہا تھا۔

○☆○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زکوٹا کا جادوگرنی سے مقابلہ

زکوٹا حیران و پریشان کھڑا شہر کے دروازے پر نسطور کا کٹا ہوا سر دیکھ رہا تھا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔ زکوٹا کو کبھی خیال بھی نہیں آسکتا تھا کہ سامری کی جادوگری میں آکر اس کے گہرے دوست نسطور کا سر کٹ جائے گا' اور اسے دروازے پر لٹکا دیا جائے گا۔ جادوگری کی بدروحیں چڑیلیں اور بھوت وہاں کھڑے نسطور کے کٹے ہوئے سر کو دیکھ رہے تھے۔ کئی ایک اسے پتھر بھی مار رہے تھے۔

زکوٹا وہیں سے واپس مڑا تاکہ اپنے دوستوں یاماگ سانپ اور عمرو عیار کو جاکر نسطور کے افسوس ناک انجام کی خبر سنائے۔ وہ چونکہ غائب تھا اور اس کے پاس کوہ قاف کے نیک جنوں کی پوری طاقت تھی اس لئے اسے جادوگری کا کوئی عام جن بھوت یا چڑیل نہیں دیکھ سکتی تھی۔ زکوٹا اوپر اٹھا اور آہستہ آہستہ ہوا میں اڑتا ہوا واپس چل پڑا۔

اس کی بدقسمتی کہ ایک جادوگرنی جس کا نام کلاچی تھا وہ بھی وہاں موجود تھی۔ اس جادوگرنی کلاچی نے ایک ایسا چلہ کاٹا ہوا تھا جس کے بعد اس میں اتنی طاقت آگئی تھی کہ وہ کوہ قاف کے غیبی جن کو بھی دیکھ سکتی تھی اور اس پر قابو پاسکتی تھی۔ جادوگرنی کلاچی کی جیسے ہی نظر زکوٹا پر پڑی اس نے فوراً پہچان لیا کہ یہ کوہ قاف کا جن ہے۔ کلاچی فوراً غائب ہوئی اور اڑتے ہوئے زکوٹا کے پیچھے آگئی۔ زکوٹا کو اپنے پیچھے ہوا کی لہروں میں ہلکا سا شور سنائی دیا۔ اس نے مڑکر دیکھا۔ اسے کچھ نظر نہ آیا۔

جادوگرنی کلاچی خاموشی سے زکوٹا کے پیچھے لگی رہی۔ جونہی زکوٹا ویران پہاڑی علاقے میں آیا جادوگرنی کلاچی نے دونوں بازو ہوا میں پھیلائے۔ اپنی طوطے ایسی ناک سکیڑی اور غوطہ لگاکر زکوٹا کے اوپر آگئی۔ اوپر آتے ہی جادوگرنی کلاچی نے اپنا ہاتھ زکوٹا کی گردن کے ساتھ لگادیا۔ ہاتھ لگتے ہی زکوٹا کا سارا بدن کانپ اٹھا۔ اسے کچھ سمجھ نہ آیا کہ یہ کیا ہورہا ہے۔ اس کا جسم ایک دم چھوٹا ہونے لگا اور پھر چھوٹے سے کھلونے جتنا چھوٹا ہوکر نیچے گرا۔ جادوگرنی کلاچی نے ایک ڈراؤنا قہقہہ لگاکر زکوٹا کو اپنی مٹھی میں دبوچ لیا۔

زکوٹا کے ہوش قائم تھے۔ وہ دیکھ بھی سکتا تھا' سن بھی سکتا تھا' سوچ بھی سکتا تھا' اس کی یادداشت بھی ٹھیک تھی مگر وہ بالکل چھوٹا سا کھلونا بن گیا تھا اور جادوگرنی نے اسے اپنی مٹھی میں دبوچ رکھا تھا۔ زکوٹا پہلے غائب تھا مگر جادوگرنی کے قبضے میں آتے ہی وہ ظاہر ہوگیا تھا۔ وہ جادوگرنی کلاچی کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھی دیکھ سکتا تھا اور دیکھ رہا تھا۔ کلاچی کی ناک لمبی طوطے ایسی تھی۔ ر
کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ زکوٹا نے
چیخ کر نعرہ مارا۔

"زیبی نوف۔"

اس کا خیال تھا کہ وہ نعرہ مارنے کے بعد اپنی طاقت سے جادوگرنی کی
مٹھی سے نکل جائے گا مگر جادوگرنی کے طلسم پر زیبی نوف کے نعرے کا بھی
کوئی اثر نہ ہوا۔ زکوٹا نے چلا کر کہا۔

"اے بدعورت! تو کون ہے اور مجھے چھوٹا کر کے تو نے اپنے قبضے میں
کیوں کیا ہے؟ میں تیرا دشمن نہیں ہوں۔"

جادوگرنی کلاچی خرخری آواز میں بولی۔

"میں جادوگرنی کلاچی ہوں۔ میں نے تمہیں دیکھ لیا تھا۔ میں نے
تمہیں پہچان بھی لیا ہے، تو کوہ قاف کا جن ہے۔ مجھے کوہ قاف کے کسی جن
کی ضرورت تھی، اس لئے میں نے تجھے اپنے قبضے میں کرلیا ہے، اگر میں
تجھے چھوڑ بھی دوں تو تو بھاگ کر نہیں جاسکے گا۔ میں نے تیرے اردگرد
اپنے زبردست جادو کی شعاعوں کا دائرہ ڈال دیا ہے تو اس کے دائرے میں
سے نکلنے کی کوشش کرے گا تو آگ میں جل کر راکھ ہوجائے گا۔"

زکوٹا نے دل میں سوچا کہ اس بلا سے نجات حاصل کرنی ہی ہوگی۔ وہ
بولا "بدشکل کلاچی! مجھے چھوڑدے۔ میرا واپس جانا بہت ضروری ہے۔"

کلاچی جادوگرنی نے ایک مکروہ قہقہہ لگایا اور گولی کی طرح ہوا میں
اڑتی دو تین غوطے لگانے کے بعد سیاہ کالے پہاڑوں کے پیچھے ایک جگہ
جنگل میں اتر گئی۔ یہاں کالی کالی چٹانوں اور بڑے بڑے پتھروں کے درمیان
ایک دروازہ بنا ہوا تھا۔ دروازے کے باہر پتھر کا ایک بہت بڑا پتلا ہاتھوں
میں دو تلواریں لئے کھڑا تھا۔ کلاچی جادوگرنی نے پتھر کے پتلے کو کہا۔

"اے پتھر کے شیطان! اس چھوٹے جن کو پہچان لے، اگر یہ یہاں
سے باہر نکلے تو اس کو تلواریں مار کر ٹکڑے ٹکڑے کردینا۔"

پتھر کے پتلے کے اندر سے آواز آئی۔

"ایسا ہی ہوگا کلاچی۔"

زکوٹا کو لے کر جادوگرنی اندر چلی آئی۔ اندر پہاڑی کھود کر بہت بڑی
جگہ بنائی گئی تھی۔ چھت پر چار پنجرے لٹک رہے تھے۔ یہ لوہے کی سلاخوں
والے پنجرے تھے۔ چاروں پنجرے خالی تھے۔ جادوگرنی کلاچی نے زکوٹا کو
ایک پنجرے میں بند کردیا اور بولی۔

"مجھے تمہارے جیسے کوہ قاف کے تین اور جن چاہئیں۔ چار جن
ہوجائیں گے تو میں اپنا خونی عمل شروع کردوں گی۔"

جادوگرنی کلاچی زکوٹا کے پنجرے کے قریب آکر بولی۔

"تمہارے ساتھ کوہ قاف سے ضرور دوسرے جن بھی آئے ہوں
گے۔ مجھے بتا تیرے دوسرے ساتھی کہاں ہیں۔"

زکوٹا نے جواب دیا۔

"او خبیث جادوگرنی! میرے ساتھ دوسرا کوئی جن کوہ قاف سے نہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آیا۔ میں اکیلا ہی سامری کی جادو نگری کی سیر کرنے آگیا تھا کہ تو نے مجھے اپنے قبضے میں کرلیا۔"

جادوگرنی نے کہا۔ "تم جھوٹ بول رہے ہو۔ جس جن کا سر شر دروازے پر لٹک رہا ہے وہ بھی کوہ قاف کا جن تھا۔ سامری نے اسے دی اور اس کا سر کاٹ کر دروازے پر لٹکا دیا۔ وہ ضرور تمہارا ساتھی ہوگا۔ بول تمہارے دوسرے جن ساتھی کہاں ہیں؟"

زکوٹا نے غصے سے کہا۔

"مجھے کچھ معلوم نہیں۔ میں اکیلا آیا تھا۔ دفع ہو جا اب یہاں سے خبیث بدروح!"

جادوگرنی نے منحوس قہقہہ لگا کر کہا۔

"جاتی ہوں۔ میں تمہارے دوسرے ساتھیوں کی تلاش میں جاتی ہوں۔ میں انہیں بھی پکڑ کر چھوٹا بنا کر لاتی ہوں۔"

اور جادوگرنی کلاچی قہقہہ لگاتی غائب ہوگئی۔ اس کے غائب ہو جانے کے بعد زکوٹا نے غار کا جائزہ لیا۔ پنجرے کو ہاتھوں سے ہلایا۔ وہ اتنا چھوٹا ہوگیا ہوا تھا کہ پنجرے کی سلاخوں کو ہلا بھی نہیں سکتا تھا۔ سلاخیں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح جڑی ہوئی تھیں اور اتنی پاس پاس لگی ہوئی تھیں کہ ان میں سے کوئی مکھی بھی نہیں نکل سکتی تھی۔ زکوٹا نے زبی نوف کا نعرہ لگایا کہ چیونٹی کا روپ بدل کر پنجرے میں سے نکل جائے گا، مگر نعرے کا کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ جان گیا کہ اس کی طلسمی طاقت کا اثر نہیں

رہا۔

باقی تینوں پنجرے بھی خالی پڑے تھے۔ غار میں اور کچھ بھی نہیں تھا۔ زکوٹا وہاں سے نکلنے کی ترکیبیں سوچنے لگا۔ اس نے کئی بار کوشش کی کہ اپنے چھوٹے سے جسم کو پنجرے کی سلاخوں میں سے باہر نکال کر لے جائے مگر سلاخیں اتنی ساتھ ساتھ لگی ہوئی تھیں کہ وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ وہ تھک ہار کر بیٹھ گیا اور اپنے دوستوں یاماگ سانپ اور عمرو عیار کے بارے میں سوچنے لگا کہ وہ اس کی واپسی کا انتظار کر رہے ہوں گے، مگر ان کو کیا معلوم کہ زکوٹا کس مصیبت میں [illegible]

عمرو عیار اور یاماگ سانپ کالے سیاہ پانی والے دریا کے کنارے ٹیلے کے اندر چھپے ہوئے تھے اور زکوٹا کا انتظار کر رہے تھے کہ واپس آئے اور ان کو بتائے کہ سامری کا محل وہاں سے کتنی دور ہے۔ کس طرف ہے؟ جب کافی دیر ہوگئی اور زکوٹا واپس نہ آیا تو یاماگ نے کہا۔

"زکوٹا کسی مصیبت میں نہ پھنس گیا ہو۔ اس نے اپنے سر کا جو بال ہمیں دیا تھا اس کو دیکھتے ہیں۔"

عمرو عیار اور یاماگ سانپ جو اس وقت انسانی شکل میں تھے اور غیبی حالت میں نہیں تھے، جلدی سے دیوار کے پاس پڑے اس پتھر کے پاس آگئے جس پر انہوں نے زکوٹا کا بال رکھا ہوا تھا۔ جونہی وہ پتھر کے قریب آئے کیا دیکھتے ہیں کہ زکوٹا کے بال کو آگ لگ چکی تھی اور وہ آہستہ آہستہ سلگ رہا تھا۔ پھر ایک دم سے اس کو آگ لگ گئی اور بال سارے کا سارا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جل کر راکھ ہوگیا۔

عمرو بولا۔

"زکوٹا ضرور کسی مصیبت میں پھنس گیا ہے ہمیں اس کی مدد کر[نی] چاہئے۔ چلو یہاں سے نکل کر اس کو تلاش کرتے ہیں۔"

یاماگ سانپ بولا۔

"یہ سامری کا سیارہ ہے۔ آگے سامری کی جادونگری کی حد شرو[ع] ہوجائے گی وہاں خطرہ ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ زکوٹا کی تلاش میں ہم بھی کس[ی] مشکل میں پھنس جائیں۔ ہمیں احتیاط سے کام لینا چاہئے تاکہ آزاد رہ کر اپنے دوست زکوٹا کی مدد کرسکیں۔"

"عمرو عیار نے پوچھا۔

"تو پھر کیا کریں۔ تم ہی بتاؤ۔"

یاماگ سانپ کہنے لگا۔

"ہم دونوں کو غائب ہوکر یہاں سے نکلنا چاہئے۔"

عمرو بولا۔ "میں تمہیں اپنی زنبیل میں ڈال لیتا ہوں اس طرح تم بالکل محفوظ ہوجاؤ گے۔"

یاماگ سانپ نے کہا۔

"نہیں۔ میں باہر رہ کر خطرے کو دور سے محسوس کرسکتا ہوں۔ ہم دونوں ساتھ ساتھ اڑیں گے۔"

دونوں دوست عمرو عیار اور یاماگ سانپ ٹیلے کے اندر سے باہر نکلے

اور غائب ہوکر زمین سے بلند ہوئے۔ وہ پہاڑوں کی طرف پرواز کرنے لگے۔ انہیں اتنا معلوم تھا کہ ان پہاڑوں کے پار سامری کی جادونگری کی سرحد شروع ہوجاتی ہے اور زکوٹا بھی اسی طرف گیا تھا۔

جب زکوٹا سامری کی جادونگری میں داخل ہوکر شہر کے دروازے کے پاس آیا تھا تو سامری کو پتہ چل گیا تھا کہ کوہ قاف کا ایک اور جن اس کی دنیا میں داخل ہوگیا ہے، مگر چونکہ زکوٹا کی پوری طلسمی طاقت اس کے پاس تھی اس لئے زکوٹا کے جسم کی لہریں سامری کے طلسمی ریڈار پر بڑی کمزور آرہی تھیں اور سامری یہ پتہ کرنے میں ناکام رہا تھا کہ زکوٹا جن اس کے شہر کے کس حصے میں ہے۔ اس دوران کلاچی جادوگرنی نے زکوٹا کو اپنے قبضے میں کرلیا۔ اس کے قبضے میں آتے ہی زکوٹا چھوٹا ہوگیا تھا اور اس کے جسم سے نکلنے والی طلسمی لہریں اتنی کمزور پڑگئی تھیں کہ سامری کے ریڈار پر ایک بھی لہر نہیں آرہی تھی۔ سامری نے اسی وقت بل بتوڑی چڑیل اور اپنے سارے پہرے دار اژدہوں کو خبردار کردیا تھا کہ کوہ قاف سے ایک اور دشمن جن اس کی جادونگری میں داخل ہوچکا ہے جیسے ہی وہ نظر آئے اسے وہیں قتل کرکے اس کا سر کاٹ لیا جائے۔

بل بتوڑی چڑیل سمجھ گئی تھی کہ یہ وہی زکوٹا جن ہی ہوسکتا ہے، کیونکہ زکوٹا جن کے ساتھ لاہور شہر کی فضا میں اس کا زبردست مقابلہ ہوچکا تھا۔ بل بتوڑی یہ بھی جانتی تھی کہ زکوٹا جن نسطور کا دوست ہے اور وہ اپنے ساتھی یاماگ سانپ کے ساتھ نسطور کی تلاش میں ہے۔ چڑیل نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اپنے آپ سے کہا۔

"ہوسکتا ہے زکوٹا جن اپنے ساتھی یاماگ سانپ کے ہمراہ سامری کی جادونگری میں داخل ہونے میں کامیاب ہوگیا ہو۔ میں انہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ میں ان کے سر کاٹ کر سامری کے دربار میں لے جاؤں گی اور انعام واکرام حاصل کروں گی۔"

بل بتوڑی کو کامنی ناگن کی بھی تلاش تھی۔ اسے کامنی ناگن کا بھی سرکاٹ کر سامری کے حضور پیش کرنا تھا۔ تیسری جانب جادوگرنی کلاچی بھی اس کھوج میں تھی کہ کسی طرح زکوٹا کے ساتھی جن مل جائیں اور وہ ان کو بھی چھوٹا بناکر اپنے غار کے پنجروں میں بند کردے۔ جادوگرنی کلاچی ان جنوں کو چھوٹا بناکر ان سے زمین کے نیچے چھپے ہوئے ان خزانوں کا سراغ لگوانا چاہتی تھی جہاں تک جادوگرنی کا جادو نہیں جاسکتا تھا۔ نسطور کا کٹا ہوا سر ابھی تک سامری کے شہر کے دروازے پر لٹکا ہوا تھا۔ نسطور کی سرکٹی لاش وہاں سے دور پہاڑوں کے درمیان ایک کھڈ میں اسی حالت میں پڑی تھی، جبکہ کامنی ناگن بل بتوڑی چڑیل سے جان بچاکر زمین کے اندر ہی اندر سفر کرتی، ایک تالاب میں جانکلی تھی جہاں تالاب کے درمیان اونچی چٹان پر ایک بہت گھنا درخت اگا ہوا تھا جس کی شاخوں نے سارے تالاب کو ڈھانپ رکھا تھا۔ آدھی رات کو جبکہ چاندنی نکلی ہوئی تھی کامنی ناگن تالاب میں سے نکل کر گھنے درخت میں جاکر چھپ گئی تھی۔ وہ نسطور کے لاکٹ کی تلاش بعد میں کرنا چاہتی تھی۔ اس وقت کامنی ناگن کے سامنے

صرف ایک ہی مقصد تھا کہ کسی طرح وہ شہر کے دروازے پر سے نسطور کا کٹا ہوا سر اتار کر لائے اس کو پہاڑی کھڈ میں پڑی ہوئی نسطور کی لاش کی کٹی ہوئی گردن کے ساتھ لگائے اور پھر اسے زمین کھود کر وہیں احترام کے ساتھ دفن کردے۔ اس کے بعد وہ نسطور کے لاکٹ کی تلاش میں نکلنا چاہتی تھی۔ کامنی ناگن نے عہد کرلیا تھا کہ ایک تو وہ سامری کے قبضے سے نسطور کا سلیمانی لاکٹ حاصل کرکے رہے گی دوسرے وہ سامری جادوگر سے اپنے دوست نسطور کے قتل کا ضرور بدلہ لے گی۔ خوبصورت خلائی لڑکی شرمین نے کامنی ناگن اور نسطور کو جو اپنی المونیم کی خلائی انگوٹھی دی تھی اور جس پر شیشے کی طرح چھوٹا سا کرسٹل جڑا ہوا تھا کامنی ناگن کے پاس ہی تھا جو اس نے اپنے منہ کے اندر منکے والی تھیلی میں رکھا ہوا تھا۔ کامنی ناگن اس وقت سانپ کے روپ میں تھی۔ اس میں ایک ہی کمزوری تھی اور وہ یہ کہ وہ غائب نہیں ہوسکتی تھی۔ وہ گھنے درخت میں چھپ کر بیٹھی تھی۔ بل بتوڑی چڑیل کی کوئی چیخ اب سنائی نہیں دی تھی۔ کامنی ناگن سوچ رہی تھی کہ وہ نسطور کا کٹا ہوا سر کیسے حاصل کرے۔

چڑیل بل بتوڑی نے چیخ مار کر ایک بار کچھ کہا تھا کہ میں نے نسطور کا سر شہر کے دروازے پر لٹکادیا ہے۔ اب تمہارا سر بھی کاٹ کر اس کے ساتھ لٹکادوں گی۔ کامنی ناگن کو کم از کم اتنا ضرور معلوم ہوگیا تھا کہ نسطور کا سر شہر کے دروازے پر لٹک رہا ہے۔

وہ سوچنے لگی کہ شہر کے دروازے پر سے اپنے دوست کا سر کیسے اتار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر اس کی لاش کے پاس لائے؟

ادھر عمرو عیار اور یاماگ سانپ، غیبی حالت میں اڑتے اڑتے جب سامری کی جادونگری کی سرحد میں داخل ہوئے تو انہیں جادو کی لہریں محسوس ہونے لگیں اور جھٹکے لگنے شروع ہو گئے۔ نیچے جادونگری کا شہر انہیں نظر آنے لگا تھا۔ یاماگ سانپ اور عمرو عیار جلدی سے اڑتے اڑتے بہت نیچے آگئے۔ وہ زمین سے دو ڈھائی سو فٹ بلند ہو کر اڑ رہے تھے۔

عمرو بولا۔

"جادونگری سامنے آگئی ہے۔ سامری کا محل بھی اسی شہر میں ہو گا۔ زکوٹا کا ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا۔"

یاماگ سانپ کہنے لگا۔

"ہمیں بڑا ہوشیار رہنا ہو گا عمرو، زکوٹا کو ضرور سامری کی بدروحوں نے پکڑ لیا ہو گا۔"

عمرو عیار نے کہا۔

"اس طرح تو سامری کی بدروحیں ہمیں بھی پکڑ لیں گی۔ ہمیں ضرور کسی غیر معمولی طاقت سے کام لینا چاہئے۔"

یاماگ سانپ بولا۔

"ہمارے پاس کوئی غیر معمولی طاقت نہیں ہے۔ بس جتنی طاقت ہے وہ پوری کی پوری ہمارے پاس موجود ہے۔ اس کا ایک ہی ہمیں فائدہ ہے کہ ایک تو ہمارے جسم سے نکلنے والی لہریں بڑی کمزور ہو کر سامری تک پہنچتی

ہیں اور ہمارا سراغ لگانے میں اسے مشکل پیش آئے گی۔"

"تو پھر زکوٹا کیسے پکڑا گیا۔ اس کے پاس بھی تو پوری کی پوری طلسمی طاقت موجود تھی۔"

عمرو عیار کے اس سوال پر یاماگ سانپ کہنے لگا۔

"ہو سکتا ہے زکوٹا پر کوئی دوسری بلا نازل ہو گئی ہو۔ یہ سامری کی جادونگری ہے۔ یہاں خلاؤں کی بڑی خطرناک بلائیں چکر لگاتی رہتی ہیں۔"

عمرو عیار اور یاماگ سانپ انسانی شکل مگر غیبی حالت میں اڑتے اڑتے ابھی سامری کی جادونگری کے دروازے تک نہیں پہنچے تھے کہ اچانک انہیں ایک زبردست جھٹکا لگا اور وہ نیچے گرنے لگے۔

"عمرو! سامری کی بدروحوں نے حملہ کر دیا ہے۔"

یاماگ سانپ نے خبردار کیا۔ عمرو بولا۔

"نیچے گرتے ہی دائیں جانب نکلنے کی کوشش کریں گے۔ گھبرانا نہیں۔"

مگر انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ حملہ سامری کی بدروحوں نے نہیں کیا تھا بلکہ یہ حملہ جادوگرنی کلاچی نے کیا تھا جس نے ان دونوں کو دیکھ بھی لیا تھا اور پہچان بھی لیا تھا کہ یہ کوہ قاف کی مخلوق ہے اور ان میں ایک کوہ قاف کا سردار سانپ جن بھی ہے۔ کلاچی جادوگرنی غوطہ لگا کر ان کے نیچے آگئی۔ جادوگرنی بھی غیبی حالت میں تھی اور وہ اتنی زبردست اور طاقت ور جادوگرنی تھی کہ یاماگ سانپ اور عمرو عیار اسے دیکھ نہیں سکتے تھے۔ جیسے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہی عمرو عیار اور یاماگ سانپ زمین پر گرے جادوگرنی کلاچی غوطہ لگا کر کے اوپر آگئی۔ اوپر آتے ہی جادوگرنی نے اپنا ایک ہاتھ یاماگ سانپ کی گردن پر اور دوسرا ہاتھ عمرو عیار کی گردن پر رکھ دیا۔ ہاتھ کے لگتے ہی دونوں کو اپنے جسم میں گرم لہریں دوڑتی محسوس ہوئیں اور وہ دونوں … حالت سے ظاہر ہوگئے اور چھوٹا ہونا شروع ہوگئے۔ دیکھتے دیکھتے دونوں … چھوٹے ہوگئے کہ کھلونے لگنے لگے۔

اب وہ دونوں جادوگرنی کو بھی دیکھ رہے تھے، کیونکہ جادوگرنی کلاچی نے اپنا آپ ظاہر کردیا تھا۔ عمرو عیار نے چلا کر کہا۔

"اے بدروح! ہمیں کیوں پکڑا ہے؟"

جادوگرنی نے مکروہ قہقہہ لگایا۔ بولی۔

"تمہیں اپنے آپ پتہ چل جائے گا۔"

جادوگرنی نے یاماگ سانپ اور عمرو عیار کو اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں میں بند کیا اور پرواز کرتی اپنے غار میں آگئی۔ زکوٹا پہلے سے پنجرے میں بند تھا اور اس نے اپنے دوستوں کی ہلکی ہلکی خوشبو محسوس کرلی تھی۔ جادوگرنی کلاچی نے یاماگ سانپ اور عمرو عیار کو بھی الگ الگ پنجروں میں بند کر دیا اور قہقہہ مار کر بولی۔

"تم کہتے تھے کہ تمہارے ساتھی نہیں ہیں۔ میں ان کو بھی لے آئی ہوں۔ اب تمہارے چوتھے ساتھی کی تلاش میں جارہی ہوں۔"

جانے سے پہلے جادوگرنی نے لٹکتے ہوئے پنجروں کے اردگرد نیچے زمین پر ایک گول دائرہ کھینچ دیا۔ یہ طلسمی دائرہ تھا۔ وہ چیخ کر بولی۔

"اس دائرے سے باہر نکلو گے تو جل کر بھسم ہوجاؤ گے۔"

یہ کہہ کر جادوگرنی غائب ہوگئی۔ یاماگ سانپ اور عمرو عیار نے زکوٹا کو پنجرے میں دیکھ لیا تھا۔ زکوٹا نے بھی اپنے دوستوں کو دیکھ لیا تھا۔ وہ بڑے چھوٹے چھوٹے تھے اور پنجرے میں اس طرح بند تھے جس طرح ننھی ننھی چڑیاں بند ہوتی ہیں۔

عمرو عیار نے کہا۔

"زکوٹا خدا کا شکر ہے کہ تم زندہ مل گئے مگر یہ کس حالت میں ملے ہو کہ بالکل شکرقندی جتنے چھوٹے ہوگئے ہو۔"

زکوٹا بولا۔ "یہ کوئی جادوگرنی ہے جس طرح اس نے تمہیں اپنے قبضے میں کیا ہے اسی طرح مجھے بھی اپنے قبضے میں کرلیا تھا۔"

یاماگ سانپ نے کہا۔ "ہم شہر کی فصیل کے اوپر اڑ رہے تھے کہ اس خبیث عورت نے ہم پر حملہ کردیا۔"

عمرو عیار نے پوچھا۔

"نسطور کا کچھ پتہ چلا؟"

زکوٹا نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا۔

"اپنے دوست نسطور کی بری خبر سناتے ہوئے میرا دل کانپ جاتا ہے۔ میں تمہیں کیسے یہ بری خبر سنادوں؟"

یاماگ سانپ اور عمرو عیار ایک دم چپ ہوگئے۔ زکوٹا بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اگر تمہاری نگاہ شہر کے دروازے پر پڑجاتی تو تمہیں نسطور کے در[دناک] ناک انجام کا اپنے آپ پتہ چل جاتا۔" یاماگ سانپ نے کہا۔

"خدا کے لئے جلدی بتاؤ کہ ہمارے دوست کے ساتھ کیا گزری ہے؟"

زکوٹا بولا۔ "سامری نے نسطور کو قتل کرکے اس کا سر شہر کے دروازے پر لٹکادیا ہے۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے شہر کے دروازے پر نسطور کا سر لٹکا ہوا دیکھا ہے۔ کاش میں یہ سب کچھ دیکھنے سے پہلے ہی مرگیا ہوتا۔"

یاماگ سانپ اور عمرو عیار ایک دم اداس ہوگئے۔ زکوٹا نے بتایا کہ نسطور کی لاش کی کچھ خبر نہیں ہے۔

"وہ بھولا بھالا نیک دل جن تھا۔ عیار سامری کے پھندے میں پھنس گیا اور جان گنوا بیٹھا۔ مجھے اپنے دوست کی موت کا گہرا دکھ ہے۔" عمرو عیار نے کہا۔

"مگر سوال یہ ہے کہ کیا کوہ قاف کے جن قتل ہوجانے کے بعد سچ مچ مرجاتے ہیں" زکوٹا چونکہ خود کوہ قاف کا جن تھا کہنے لگا۔

"کوہ قاف کے جن انسانوں کی دنیا میں نہیں مرتے، لیکن سامری کی دنیا میں اگر انہیں قتل کردیا جائے یا انہیں آگ لگا دی جائے تو وہ موت کے بالکل قریب پہنچ جاتے ہیں۔ نسطور اس لئے مرگیا کہ اس کا سلیمانی لاکٹ اس کے پاس نہیں تھا۔ اس کی طاقت ختم ہوچکی تھی۔ اسے اس حالت میں سامری کی دنیا میں نہیں آنا چاہئے تھا۔"

یاماگ سانپ اداس لہجے میں بولا۔

"اب ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ کسی طرح نسطور کا سر شہر کے دروازے سے اتار کر اپنے پاس رکھ لیں۔ پھر اس کی لاش کو تلاش کریں اور اسے بڑے احترام سے دفن کردیں تاکہ نسطور کی روح کو سکون مل سکے۔"

عمرو بولا۔ "اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اس جادوگرنی کی قید سے نکلا جائے اور ہم جو چھوٹے چھوٹے شکرقندیوں جتنے بن گئے ہیں پھر سے بڑے ہوجائیں۔"

"کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔" زکوٹا نے مایوس ہوکر یہ الفاظ کہے اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

○☆○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عمرو عیار اور لڑکی کی کھوپڑی

اتنے میں اچانک غار کی دیوار میں ایک جگہ سے گڑگڑاہٹ کے ساتھ شگاف پیدا ہوگیا۔ یاماگ، عمرو اور زکوٹا حیران ہوکر شگاف کی طرف دیکھنے لگے۔ شگاف کے اندر سے ایک چودہ پندرہ سال کی خوبصورت پری نمودار ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی چھڑی تھی۔ پری نے پنجروں کی طرف دیکھا۔ زکوٹا نے اونچی آواز میں کہا۔

"پیاری پری! ہم کوہ قاف کے رہنے والے ہیں۔ جادوگرنی نے ہمیں یہاں قید کرلیا ہے۔ ہمیں یہاں سے نکالو۔"

پری نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ میں تمہاری مدد کے لئے ہی یہاں آئی ہوں۔"

پری نے پنجروں کے نیچے کھڑے ہوکر باری باری تینوں پنجروں کو چھڑی لگائی۔ تینوں پنجروں کے دروازے کھل گئے۔ پری نے یاماگ سانپ، عمرو عیار اور زکوٹا کو پنجروں میں سے نکال لیا۔ تینوں اتنے چھوٹے تھے کہ پری کی ہتھیلی پر آگئے۔ عمرو بولا۔

"پیاری پری! اب ہمیں یہاں سے کسی طرح باہر نکالو۔"

پری بولی۔ "خاموش رہو۔ یہاں چاروں طرف جادوگرنی نے طلسم کر رکھا ہے۔ تمہاری آواز جادوگرنی تک پہنچ گئی تو وہ تمہارے ساتھ مجھے بھی مار ڈالے گی۔"

پری نے یاماگ، عمرو اور زکوٹا کو اپنی پھولوں والی ٹوکری میں چھپالیا اور غائب ہوگئی۔ جب وہ ظاہر ہوئی تو وہاں ایک جنگل تھا۔ چاروں طرف اونچے اونچے درخت ہی درخت تھے۔ پری نے تینوں کو زمین پر کھڑا کرکے ان کے سروں کے ساتھ باری باری چھڑی لگائی۔ یاماگ سانپ، عمرو عیار اور زکوٹا طرح سے بڑے ہوگئے۔ تینوں انسانی شکل میں تھے۔ پری نے کہا۔

"اب تم آزاد ہو جہاں چاہو جاسکتے ہو۔ میں سامری کی جادونگری میں زیادہ دیر تک نہیں ٹھہر سکتی۔"

زکوٹا نے کہا۔ "اچھی پری! جہاں تم نے ہماری اتنی مدد کی ہے وہاں ہماری اتنی اور مدد کردے اور بتادے کہ ہمارے دوست نسطور کا سلیمانی لاکٹ کہاں پر ہے۔"

پری نے کہا۔ "میں سلیمانی لاکٹ حاصل کرنے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتی، کیونکہ سامری جادوگر کا طلسم مجھے جلا کر بھسم کردے گا۔ میں تمہیں اتنا بتاسکتی ہوں کہ نسطور کا سلیمانی لاکٹ سامری نے اپنے پلنگ کے نیچے ایک تہہ خانے میں رکھا ہوا ہے۔ اب میں جاتی ہوں، مجھ پر سامری کی طلسمی لہروں کا اثر ہونا شروع ہوگیا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

خدا حافظ!"

یہ کہا اور خوبصورت پری غائب ہوگئی۔ زکوٹا بولا۔

"خدا کا شکر ہے کہ ہم اپنی اصلی حالت میں واپس آگئے۔"

عمرو بولا۔ "اور ہمیں یہ بھی پتہ چل گیا کہ نسطور کا لاکٹ سامر جادوگر نے تہہ خانے میں چھپا رکھا ہے جس کا راستہ اس کے پلنگ کے سے جاتا ہے۔"

یاماگ سانپ کہنے لگا۔ "مگر سب سے پہلے ہمیں نسطور کا کٹا ہوا واپس لانا ہوگا۔ اس کی لاش تلاش کر کے سر کو لاش کے ساتھ عزت احترام کے ساتھ لگا کر دفن کرنا ہوگا۔"

زکوٹا بولا۔ "ہاں یہ کام سب سے ضروری ہے مگر سوال یہ ہے کہ ا وقت ہم کہاں آگئے ہوئے ہیں اور یہاں سے ہم آگے کہاں جائیں گے۔"

تینوں ایک درخت کے سائے میں بیٹھ گئے۔ زکوٹا بولا۔

"جس وقت ہم جادوگرنی کی قید میں تھے تو ہماری طلسمی طاقت خت ہوچکی تھی۔ اب ہمیں معلوم کرنا ہوگا کہ ہماری طاقت واپس آگئی ہے ک نہیں۔ پہلے میں ٹیسٹ کرتا ہوں۔"

زکوٹا نے زور سے نعرہ مارا۔

"زیبی نوف۔ مجھے کام بتاؤ میں کیا کروں میں کس کو کھاؤں۔"

اور وہ ایک دم سے غائب ہوگیا۔ دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر زیبی نوف کا نعرہ لگا کر دوبارہ نمودار ہوگیا۔

"میری طاقت تو واپس آگئی ہے۔ اب تم اپنی طاقت آزماؤ۔"

عمرو عیار نے منہ سے طوطے کی طرح آواز نکالی اور غائب ہوگیا۔ دوسری بار طوطے کی طرح آواز نکالی اور پھر سے ظاہر ہوگیا۔

"میری طاقت بھی واپس آگئی ہے یاماگ اب تم اپنی طاقت کا امتحان لو۔"

یاماگ سانپ نے زور سے پھنکار ماری اور وہ بھی ایک سیکنڈ میں غائب ہوگیا۔ دوسری بار پھنکار ماری تو پھر سے انسانی شکل میں ظاہر ہوگیا۔

زکوٹا بولا۔ "دوستو! ہم تینوں کی طاقت واپس آگئی ہے۔ جادوگرنی کا جادو ہم پر ختم ہوچکا ہے۔ اب یہاں بیٹھ کر سوچتے ہیں کہ ہم نسطور کا کٹا ہوا سر کیسے لائیں؟"

عمرو عیار بولا۔ "میں غائب ہوکر جاتا ہوں اور نسطور کا سر اپنی زنبیل میں ڈال کر لے آتا ہوں۔"

زکوٹا کہنے لگا۔

"جہاں نسطور کا سر لٹکا ہوا ہے وہاں پر سامری نے زبردست جادو کر رکھا ہوگا۔ ہماری طاقت چونکہ ہمارے پاس ہے اس لئے سامری کے طلسم کا ہم پر زیادہ اثر نہیں ہوتا لیکن سامری بہت زبردست جادوگر ہے، اگر اس کا اثر ہوگیا تو جو کوئی نسطور کا سر لینے جائے گا واپس نہیں آسکے گا۔ تم نے دیکھا نہیں کہ شہر کے دروازے کے اوپر اڑتے ہوئے ہم پر جادوگرنی کے جادو کا اثر ہوگیا تھا، اگر جادوگرنی کا جادو ہم پر چل سکتا ہے تو سامری تو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دنیا کا سب سے بڑا شیطانی جادوگر ہے۔ ہمیں بڑا سوچ سمجھ کر کوئی ترکیب نکالنی ہوگی۔"

یاماگ سانپ ... لگا۔

"ہم کیا کرسکتے ہیں۔ ایک بات ہم سب کو معلوم ہے کہ ہماری طاقت چاہے کتنی زیادہ کیوں نہ ہو ہم سامری کے طلسم کا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ ہم نسطور کا سر لینے یا اس کا لاکٹ لینے جیسے ہی سامری کے محل میں داخل ہوئے سامری کے اژدہوں کو پتہ چل جائے گا اور وہ ہمیں وہیں اپنی آگ میں بھسم کردیں گے۔ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز ہونی چاہیے جو ہمیں سامری کے شہر میں جاکر یا اس کے محل میں جاکر بھی ہمیں اس کی زبردست طلسمی طاقت سے محفوظ رکھے۔"

زکوٹا کہنے لگا۔ "ایسی کوئی چیز ہوسکتی ہے؟ یہ سوچنا پڑے گا۔"

ابھی وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اچانک ایک طرف درختوں میں سے کسی لڑکی کی چیخ وپکار اور رونے کی آواز آئی۔ سب جلدی سے درختوں کے پیچھے ہوگئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک طرف سے بہت بڑا سانپ پھنکارتا ہوا چلا آرہا ہے۔ اس کے منہ میں ایک کھوپڑی ہے جس کو وہ نگلنے کی کوشش کررہا ہے۔ کھوپڑی کے اندر سے لڑکی کی آواز آرہی ہے۔

"مجھے بچاؤ۔ مجھے بچاؤ۔ یہ مجھے کھاجائے گا۔ مجھے بچاؤ۔"

تینوں دوستوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"عمرو یہ کھوپڑی کسی لڑکی کی ہے۔ اس کو بچالو۔ وہ رحم کی التجا کررہی

ہے۔ اس کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔"

زکوٹا نے یہ کہا تو یاماگ سانپ بولا۔

"عمرو! تم ٹھہرو۔ میں اس سانپ کی خبر لیتا ہوں۔"

لڑکی کی رونے کی آواز بلند ہورہی تھی۔ ایک دم سے یاماگ سانپ نے پھنکار ماری اور سانپ کا روپ بدل کر دوسرے بڑے سانپ کے سامنے پھن اٹھاکر کھڑا ہوگیا۔ پھر سانپوں کی زبان میں حکم دے کر کہا۔

"او بدکار ظالم سانپ! اس لڑکی کو چھوڑ دے نہیں تو میں ابھی تجھے جلاکر راکھ کردوں گا۔ میں کوہ قاف کا سردار سانپ یاماگ ہوں۔"

بڑا سانپ وہیں رک گیا۔ اس نے کھوپڑی منہ میں سے نکال کر زمین پر رکھ دی اور دوسری طرف بھاگ گیا۔ عمرو ہنس کر بولا۔

"یاماگ! یہ تیرے رعب میں آگیا ہے۔ خدا کا شکر ادا کر کہ اس نے تجھ پر حملہ نہیں کیا۔"

"زکوٹا نے جلدی سے کھوپڑی کو اٹھالیا۔ کھوپڑی کے اندر سے لڑکی کی آواز آئی۔

"میرے ہمدرد بھائیو! میں تم سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ تمہاری وجہ سے میری جان بچ گئی۔"

زکوٹا نے پوچھا۔

"تونے ہمیں بھائی کہا ہے تو تو بھی اب ہماری بہن ہے۔ پیاری بہن! یہ بتا کہ تو کون ہے اور یہ کیا ماجرا ہے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کھوپڑی کے اندر سے آواز آئی۔

"بھائی میں سامری کے ایک جادوگر کی بیٹی تھی مگر سامری نے میرے باپ سے کسی بات کا بدلہ لینے کی خاطر مجھے قتل کروادیا۔ وہ میرے باپ کو بھی قتل کروانے والا تھا کہ میرا باپ کسی دوسرے سیارے پر بھاگ گیا۔ ہمارے ہاں رواج ہے کہ مرنے کے بعد مردے کی کھوپڑی اس کی قبر کے اوپر رکھ دیتے ہیں۔ میری کھوپڑی بھی میری قبر پر پڑی ہوئی تھی کہ یہ کھوپڑیاں کھانے والا سانپ ہمارے قبرستان میں آگیا۔ اس نے میری کھوپڑی اٹھالی اور اب مجھے کھانے والا تھا کہ آپ لوگوں نے مجھے بچالیا۔"

یاماگ سانپ نے پوچھا۔

"کیا تم اپنی کھوپڑی میں زندہ ہو؟"

کھوپڑی کے اندر سے لڑکی کی آواز آئی۔

"میں زندہ نہیں ہوں مگر میری روح اس کھوپڑی کے اندر رہتی ہے' اگر سانپ میری کھوپڑی کھاجاتا تو میری روح ہمیشہ بھٹکتی رہتی۔ پریشان رہتی اور اسے کبھی چین نصیب نہ ہوتا۔ میرے بھائیو! میں کس طرح تمہارا شکریہ ادا کروں"

زکوٹا بولا۔

"پیاری بہن! اگر تو سچ مچ ہماری مدد کرنا چاہتی ہے تو پھر ہمیں کوئی ایسی ترکیب بتا کہ ہم سامری کے محل میں بھی جائیں تو ہم پر سامری کے جادو کا اثر نہ ہو۔ وہاں ہمیں کوئی نہ دیکھ سکے۔ ہم کوہ قاف کی مخلوق ہیں

اور سامری کے محل میں ایک خاص کام کرنے آئے ہیں جو برائی کا کام نہیں ہے۔ بھلائی کا کام ہے۔"

لڑکی کی کھوپڑی نے کہا۔

"تمہاری مدد کرنا میرا فرض بن گیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ باری باری میری کھوپڑی اپنے ماتھے پر رگڑو۔ اس کے بعد سامری کا طلسم تم پر اثر نہیں کرسکے گا۔ تمہارے جسم کی شعائیں اور بو بھی سامری تک نہ پہنچ سکیں گی اور جب تم غائب ہوگے یا ظاہر ہوگے تو تمہیں کوئی نہ دیکھ سکے گا۔"

یاماگ سانپ۔ عمرو عیار اور زکوٹا بڑے خوش ہوئے۔ انہوں نے فوراً جادوگر کی بیٹی کی کھوپڑی اٹھاکر باری باری اپنے اپنے ماتھے پر رگڑی۔ پھر کھوپڑی زمین پر رکھ دی۔ کھوپڑی میں سے لڑکی کی آواز آئی۔

"لیکن ایک بات کا خیال رکھنا۔ اگر تم پر پانی کی ایک چھینٹ بھی پڑگئی تو میری کھوپڑی کا اثر ختم ہوجائے گا' جس طرح بھی ممکن ہو اپنے آپ پر پانی نہ پڑنے دینا۔ اچھا اب میں جاتی ہوں۔"

عمرو عیار نے کہا۔ "بہن تم نے اپنا اور اپنے باپ کا نام نہیں بتایا۔"

"کھوپڑی کے اندر سے آواز آئی۔

"میرا نام سانچی ہے۔ میرے باپ کا نام کالام تھا' مجھے نہیں پتہ وہ کس سیارے پر چلا گیا ہے' اگر کبھی تمہاری اس سے ملاقات ہوتو اسے کہنا کہ تمہاری بیٹی کی روح تمہیں یاد کرتی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور کھوپڑی ہوا میں بلند ہو کر درختوں میں غائب ہو گئی۔ زکوٹا کہنے لگا۔

"خدا نے اپنے آپ ہماری مشکل حل کر دی ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ انسان کی نیت اچھی ہونی چاہئے۔ نیت اچھی ہو تو اللہ میاں بھی مدد کر ہے۔"

عمرو عیار بولا۔

"اب ہمیں آزمانا چاہئے کہ واقعی ہم پر سامری کے طلسم کا اثر ہو ہے کہ نہیں۔"

یاماگ سانپ نے کہا۔

"اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم تینوں اسی وقت غائب ہو کر سامری کے محل کی طرف چل پڑتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ لڑکی جھوٹ نہیں بول رہی تھی۔ یہ جادوگر کی بیٹی تھی اور میں نے سن رکھا ہے کہ جادوگر جادو ضرور کرتے ہیں مگر جھوٹ نہیں بولتے۔"

زکوٹا بولا۔ "ٹھیک ہے ہم سامری کے محل کی طرف ضرور چلتے ہیں مگر ہمیں پھر بھی احتیاط کے طور پر تھوڑا فاصلہ رکھ کر جانا ہوگا تاکہ اگر خدا نہ کرے ایک کسی مشکل میں پھنس جائے تو دوسرا اس کی مدد کو پہنچ سکے۔"

عمرو عیار بولا۔ "تو اللہ کا نام لے کر دشمن کے محل کی طرف چل پڑو۔"

سب سے پہلے زکوٹا نے دونوں ہاتھ سینے پر مارتے ہوئے زور سے نعرہ لگایا۔

"زہی نوف۔"

اور وہ غائب ہو گیا مگر وہیں کھڑا رہا۔ اس کے بعد طوطے کی آواز نکال کر عمرو عیار غائب ہو گیا۔ پھر سانپ کی پھنکار مار کر یاماگ سانپ غائب ہو گیا۔ زکوٹا کہنے لگا۔

"دوستو! ٹھہرو۔ عمرو عیار آگے آگے جائے گا اس کے پیچھے میں چلوں گا اور میرے پیچھے یاماگ سانپ چلے گا۔"

عمرو عیار اپنی طوطے ایسی ناک نچاتے ہوئے بولا۔

"مجھے آگے کیوں لگا رہے ہو؟"

زکوٹا کہنے لگا۔ "میرے بھائی تمہیں آگے اس لئے کر رہا ہوں کہ تمہارے پاس جادو کی زنبیل ہے۔ ہم سب سے پہلے سامری کے شہر کے دروازے پر جائیں گے جہاں ہمارے مرحوم دوست نسطور کا سر لٹکا ہوا ہے۔ تم وہاں سے سر اتار کر اسے اپنی زنبیل میں چھپا لو گے۔ اب تم سمجھ گئے ہوگے کہ تمہیں کس لئے آگے آگے جانا ہوگا۔"

عمرو عیار نے طوطے ایسی آواز نکال کر کہا۔

"ٹیں ٹیں ٹیں۔ سمجھ گیا سمجھ گیا۔ اب اللہ کا نام لے کر ٹیک آف کر جاؤ۔"

سب سے پہلے عمرو عیار ہوا میں پرواز کر گیا۔ تھوڑا فاصلہ ڈال کر اس کے پیچھے زکوٹا نے زہی نوف کا نعرہ لگایا اور وہ پرواز کر گیا۔ زکوٹا کے بعد یاماگ سانپ نے پھنکار ماری اور وہ بھی ہوا میں پرواز کر گیا۔ تینوں ہوا میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اڑ رہے تھے۔ وہ غیبی حالت میں تھے۔ ان کے درمیان تھوڑا تھوڑا فاصلہ
تھا، مگر وہ ایک دوسرے کو برابر دیکھ رہے تھے۔ ان کی منزل سامری جادوگر
کا شہر تھا۔ سب کے دل میں یہ خطرہ موجود تھا کہ خدا جانے جادوگر کی
کی کھوپڑی میں اثر ہے کہ نہیں ہے۔ وہ طلسم اور جادو کے شہر میں جارہے
ہیں۔ سامری کا جادو بڑا آتشی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سامری کے اژدھے
انہیں اپنی آگ میں جلا کر ختم کردیں۔ مگر انہیں اپنے دوست نسطور کا سر
بھی لانا تھا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ اس کے کٹے ہوئے سر اور لاش کی بے
حرمتی ہو۔ اس کے بعد انہیں نسطور کی لاش تلاش کرکے اسے سر کے
ساتھ عزت کے ساتھ فاتحہ پڑھ کر دفن کرنا تھا، اور پھر نسطور کا سلیمانی
لاکٹ بھی سامری کے قبضے سے واپس لانا تھا۔ زکوٹا نے عہد کر رکھا تھا کہ
اسے سامری سے اپنے پیارے دوست نسطور کے قتل کا بدلہ بھی لینا ہے۔
تینوں دوست ایک ہی طرح کے پریشان کردینے والے خیالات سوچتے
ہوئے ہوا میں اڑے چلے جارہے تھے اور دور سے سامری کے شہر، اس کی
جادونگری کی اونچی فصیل دھندلی دھندلی نظر آنے لگی تھی۔ جیسے ہی وہ
جادونگری کی دیوار کے قریب پہنچے ایک تیز چیخ ان کے کانوں کے قریب سے
ہوکر نکل گئی۔ تینوں اپنی اپنی جگہ پر ہوشیار ہوگئے۔ اس کے بعد فضا میں
اچانک چڑیل بل بتوڑی ظاہر ہوگئی۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ چہرہ
خوفناک ہورہا تھا۔ اس نے لمبے نوکیلے ناخنوں والے ہاتھ پھیلا رکھے تھے۔
وہ ہوا میں ایک گول دائرے کی شکل میں اڑ رہی تھی اور چیخ مار کر بار بار

کہہ رہی تھی۔
"سامری کے جادوگر! سامری کے اژدھو! ہوشیار ہوجاؤ۔ سامری کے
دشمن ہماری فضا میں داخل ہوگئے ہیں۔"
عمرو عیار آگے آگے تھا۔ زکوٹا اس کے پیچھے تھا۔ اس کے پیچھے یاماگ
سانپ تھا۔ انہوں نے اپنی اپنی جگہ پر اندازہ لگالیا کہ بل بتوڑی چڑیل کو وہ
نظر نہیں آرہے۔ ورنہ چڑیل سیدھا ان پر آکر حملہ کرتی، مگر چڑیل کبھی اس
طرف جارہی تھی کبھی اس طرف بھاگ جاتی تھی۔ صاف لگ رہا تھا کہ وہ
انہیں فضا میں تلاش کرنے، انہیں دیکھنے کی کوشش کررہی ہے۔ یہ صورت
حال دیکھ کر تینوں دوست ہوا میں اڑتے اڑتے ایک دوسرے کے قریب
آگئے۔ زکوٹا نے یاماگ سانپ اور عمرو عیار کے کان کے قریب منہ لے
جاکر کہا۔
"لڑکی کی کھوپڑی نے کام دکھا دیا ہے۔ بل بتوڑی چڑیل بھی ہمیں
نہیں دیکھ سکتی۔ اس کے جادو کا بھی ہم پر اثر نہیں ہورہا۔"
یاماگ نے سرگوشی میں کہا۔
"یہ بڑی اچھی بات ہوئی ہے۔ عمرو! تم سیدھا شہر کے دروازے کی
طرف چلو، اور نسطور کا سر اتار کر زنبیل میں ڈال لو۔"
"اوکے!"
یہ کہہ کر عمرو عیار نے اپنا رخ سامری کی جادونگری کے دروازے کی
طرف کرلیا۔ زکوٹا اور یاماگ سانپ اب اس کے بالکل ساتھ لگ کر ہوا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں اڑ رہے تھے۔

بل بتوڑی چڑیل کو یاماگ سانپ، عمرو عیار اور زکوٹا جن کے جسم کی گرمی محسوس ہو رہی تھی مگر ان تینوں میں سے کوئی بھی اسے دکھائی نہ دے رہا تھا۔ بل بتوڑی چڑیل سخت غصے میں غضبناک ہو کر ہوا میں چکرا رہی تھی۔ ادھر سامری کو بھی پتہ چل گیا کہ اس کے تین دشمن جادو نگر کی فضاؤں میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس نے تخت پر بیٹھے بیٹھے اژدہوں کو حکم دیا کہ فوراً اپنے غاروں سے نکلو اور دشمنوں کو اپنی آگ کے شعلوں میں جلا کر بھسم کر دو۔ اسی وقت اژدہوں کی ایک فوج منہ سے آگ کے شعلے بلند کرتی، گرجتی شور مچاتی، پھنکاریں مارتی اپنے اپنے تاریک غاروں سے نکلی اور جادو نگری کی طرف پرواز کر گئی۔

زکوٹا نے عمرو عیار سے کہا۔

"عمرو! دیر نہ کرنا۔ دروازے پر جاتے ہی نسطور کے سر کو اتار کر زنبیل میں ڈال لینا۔"

عمرو کو شہر کا دروازہ نظر آنے لگا تھا۔ اس نے کہا۔

"فکر نہ کرو زکوٹا۔"

زکوٹا اور یاماگ سانپ غیبی حالت میں عمرو کے ساتھ ساتھ تھے، مگر ذرا پیچھے ہو کر اڑ رہے تھے۔ انہیں ڈر تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ شہر کے دروازے پر پہنچتے ہی یا نسطور کے سر کو ہاتھ لگاتے ہی ان پر سامری کے جادو کا اثر ہو جائے۔ عمرو عیار دروازے کے قریب آ گیا۔ اب وہ اپنے

دوست نسطور کا کٹا ہوا سر دروازے کے درمیان لٹکتا صاف دیکھ رہا تھا۔ وہ غوطہ لگا کر دروازے کی طرف گیا۔ فضا میں چیخوں کی آوازیں گونجنے لگیں۔ سامری کے اژدھے بھی آگ اگلتے وہاں پہنچ گئے۔ یاماگ سانپ اور زکوٹا ڈر کر ایک طرف ہو گئے۔ بل بتوڑی چڑیل چیخ چیخ کر اژدہوں کو کہہ رہی تھی۔

"ادھر آؤ۔ دشمن ادھر ہیں۔ یہاں سے مجھے ان کی بو آ رہی ہے۔"

مگر سامری کے اژدھا تو جیسے اندھے ہو گئے تھے۔ انہیں نہ یاماگ نظر آ رہا تھا نہ عمرو عیار دکھائی دے رہا تھا نہ زکوٹا نظر آ رہا تھا۔ ان کے جسموں سے اٹھنے والی لہریں بھی کسی کو محسوس نہیں ہو رہی تھیں۔ صرف بل بتوڑی چڑیل ایک ایسی عورت تھی جس کو یاماگ، عمرو اور زکوٹا کی ہلکی ہلکی بو بھی آ رہی تھی اور یہ احساس بھی ہو رہا تھا کہ یہ تینوں دشمن فضا میں موجود ہیں مگر ان پر بل بتوڑی کا جادو نہیں چل رہا تھا۔ اژدہوں نے چاروں طرف آگ اگلنی شروع کر دی تھی۔ آگ کے شعلے عمرو، یاماگ اور زکوٹا کے جسموں سے ٹکراتے تھے مگر ان کو ذرا بھی گرمی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ ان پر اژدہوں کی آگ کا بھی کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ عمرو عیار لپک کر دروازے کی طرف گیا اور جھپٹا مار کر اس نے دروازے پر لٹکتا ہوا نسطور کا سر اتارا اور اپنی زنبیل میں ڈال لیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اوپر کو اٹھ گیا۔ یاماگ سانپ اور زکوٹا بھی اس کے پیچھے پیچھے اوپر کو اٹھ گئے۔ اژدہوں کی آگ تیز ہو گئی۔ بل بتوڑی چڑیل نے نسطور کے سر کو غائب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوتے دیکھا تو چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھالیا۔ جب سامری کو خبر ملی کہ نسطور کا سر دشمن اتار کر لے گیا ہے تو وہ تخت پر بیٹھے بیٹھے غضبناک ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹنے لگیں۔ اس نے ایک گرج دار آواز نکالی اور منتر پڑھ کر پھونکا۔ اسی وقت وہاں ایک چھ منہ والا اژدھا نمودار ہو گیا۔ سامری نے اژدھا کو حکم دیا۔

"میرے دشمن نسطور کا سر اٹھا کر لے گئے ہیں۔ وہ میرے شہر میں ہیں۔ انہیں جلا کر خاک کر ڈالو۔ انہیں جلا کر خاک کر ڈالو۔ جاؤ۔ جاؤ۔"

چھ منہ والے اژدھا نے پھنکار ماری۔ اس کے چھ منہ میں سے آگ اگلنے لگی۔ اژدھا غائب ہو گیا۔ یہ اژدھا شہر کی فضا میں آگ برساتا ہوا اڑنے لگا، مگر وہ بھی یاماگ عمرو اور زکوٹا کو تلاش نہ کر سکا۔ زکوٹا، عمرو عیار اور یاماگ سانپ اس وقت تک پرواز کرتے ہوئے شہر کی فضاؤں سے دور بہت دور جا چکے تھے۔ بل بتوڑی چڑیل کو بھی اب ان میں سے کسی کی بو نہیں آ رہی تھی۔ چڑیل بار بار اپنا سر پیٹتی اور چیخ چیخ کر کہتی۔

"نسطور کا سر ہمارے دشمن لے گئے۔ اب کیا ہوگا سامری مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا، اور زکوٹا کے بچے! یاماگ سانپ! عمرو عیار! میں چڑیلوں کی سب سے بڑی دیوی کی قسم کھاتی ہوں کہ اگر زندہ رہی تو تم تینوں کو اپنے ہاتھوں سے بھون کر کھا جاؤں گی۔"

عین اسی وقت ایک بدروح چڑیل بل بتوڑی کے سامنے آگئی۔ اس نے چیخ کر کہا۔

"بل بتوڑی! تجھے سامری نے بلایا ہے۔ جلدی چل سامری سخت غصے میں ہے۔"

چڑیل بل بتوڑی کو خوف کے مارے پسینہ آگیا۔ سمجھ گئی کہ اب اس کی موت آگئی ہے۔ بدروح بولی۔

"کیا سوچ رہی ہے بل بتوڑی! جلدی چل نہیں تو سامری کا غصہ تجھے اسی جگہ بھسم کر دے گا۔"

"چلتی ہوں چلتی ہوں۔"

چڑیل بل بتوڑی نے آہستہ سے کہا اور غائب ہو کر سیدھی سامری کے محل میں پہنچ گئی۔

○☆○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یاماگ سانپ بن گیا

سامری جادوگر اپنے محل میں چڑیل بل بتوڑی کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا۔ وہ سخت غصے میں تھا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ بل بتوڑی اندر آئی تو سامری اس پر بجلی کی طرح کڑکا۔

"بل بتوڑی! نسطور کے ساتھی جن ہماری جادونگری میں داخل ہو گئے ہیں۔ وہ نسطور کا کٹا ہوا سر چرا کر لے گئے ہیں۔ ان کو یہاں آنے کی جرات کیسے ہوئی۔ تم چڑیلوں اور جادوگروں کو میں نے کس لئے پال رکھا ہے؟ بولو!"

سامری کی کڑک دار آواز سے محل کی دیواریں کانپنے لگی تھیں۔ بل بتوڑی ہاتھ باندھے کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی۔ سامری نے زور سے فرش پر پاؤں مار کر کہا۔

"نسطور کے ساتھی جنوں کے نام یاماگ، عمرو اور زکوٹا ہیں۔ میں نے

اپنے طلسمی اژدہوں کو ان کے پیچھے لگا دیا ہے۔ جو ہو گا میں سنبھال لوں گا۔ تم یہاں سے دفع ہو جاؤ۔ انسانوں کی دنیا میں جادوگر کے پاس واپس دفع ہو جاؤ اور اب اگر انسانوں کی دنیا سے کوہ قاف کا کوئی جن ہماری جادونگری کی طرف آیا تو میں تم دونوں کی بوٹیاں اڑا دوں گا۔ دفع ہو جاؤ۔"

بل بتوڑی تھر تھر کانپتی وہاں سے غائب ہو گئی۔ سامری نے اپنے خاص جادوگر کو بلا کر کہا۔

"جادونگری کے چاروں طرف فضاؤں میں طلسمی موت کا خونی جال پھیلا دیا جائے۔ عمرو عیار، زکوٹا اور یاماگ جہاں بھی ہیں انہیں قبضے میں کرو۔ ان کے سر بھی کاٹو اور نسطور کا کٹا ہوا سر بھی ہمارے پاس واپس لاؤ۔"

جادوگر نے سر جھکا کر کہا۔ "ایسا ہی ہو گا سامری آقا۔"

اس وقت زکوٹا جن، عمرو عیار اور یاماگ سانپ سامری کے محل سے ہزاروں میل دور جادونگری کے ایک ویران جنگل میں پہنچ گئے تھے۔ وہ نیچے ایک ویران قلعے کے کھنڈر دیکھ کر وہاں اتر آئے۔ زکوٹا نے کہا۔

"خدا کا شکر ہے کہ ہم نسطور کا سر لے کر اور اپنی جان بچا کر سامری کے محل سے نکل آئے۔ کلام جادوگر کی بیٹی کی کھوپڑی نے کمال کر دیا۔ اگر کھوپڑی ہم اپنے ہاتھوں پر نہ رگڑتے تو نہ ہم نسطور کا سر واپس لا سکتے تھے اور نہ زندہ بچ کر آ سکتے تھے۔"

یاماگ سانپ کہنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"عمرو! میرا خیال ہے نسطور کا سر تم ابھی اپنی زنبیل میں ہی رکھو۔

عمرو بولا۔ "ہاں ہمیں نسطور کی سر کٹی لاش بھی تلاش کرنی ہے ابھی اس کے بارے میں تمہیں کچھ معلوم نہیں کہ وہ کہاں پر پڑی ہے۔"

زکوٹا کہنے لگا۔ "اس کا بھی پتہ چل جائے گا۔ مگر سب سے پہلے ہمیں نسطور کا لاکٹ حاصل کرنے کے لئے ایک بار پھر سامری کے محل میں جانا ہوگا۔ کلام کی بیٹی سانچی کی کھوپڑی نے کہا تھا کہ سامری نے نسطور کا سلیمانی لاکٹ اپنے پلنگ کے نیچے تہ خانے میں چھپا رکھا ہے۔"

عمرو نے کہا۔ "ہم وہاں تک جاسکتے ہیں کیونکہ ہم پر سامری کے طلسم کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔"

زکوٹا نے کہا۔ "مگر ہمیں بے حد احتیاط کرنی ہوگی۔ اگر ہم میں سے کسی پر بھی پانی کی چھینٹ پڑ گئی تو کھوپڑی کے جادو کا اثر ختم ہو جائے گا اور ہم جہاں بھی ہوں گے جس حالت میں ہوں گے پکڑے جائیں گے۔"

یاماگ سانپ بولا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ایک ایک کر کے جانا چاہئے۔ یعنی پہلے میں جاؤں، اگر کامیاب لوٹ آیا تو پھر کسی دوسرے کو جانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی، اگر کسی مشکل میں پھنس گیا تو تم میں سے کوئی دوسرا میرے پیچھے آسکتا ہے۔ اس طرح ہم سلیمانی لاکٹ حاصل کرنے کے واسطے تین بار کوشش کر سکتے ہیں۔"

زکوٹا نے کہا۔ "یہ ترکیب اچھی ہے۔ ہمیں ایسا ہی کرنا چاہئے۔ عمرو تمہارا کیا خیال ہے؟"

عمرو بولا۔ "جو تم دوستوں کی رائے وہی میری رائے تم جیسے کہو گے میں ویسے ہی کروں گا۔"

زکوٹا بولا۔ "ٹھیک ہے یاماگ پہلے تم اللہ کا نام لے کر سامری کے محل کی طرف نکل چلو۔ یاد رکھنا سامری کی خوابگاہ محل کے اندر دوسری منزل پر ہے۔ اس کے پلنگ کے نیچے سے تہ خانے کو راستہ جاتا ہے جہاں اس نے سلیمانی لاکٹ چھپا رکھا ہے۔ ہم تمہارا اسی پرانے قلعے کے کھنڈر میں انتظار کریں گے، اگر تمہیں واپس لوٹنے میں زیادہ دیر ہوگئی تو پھر عمرو عیار تمہارے پیچھے آئے گا۔"

یاماگ سانپ بولا۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ میں جا رہا ہوں۔"

یاماگ سانپ نے آسمان کی طرف منہ کر کے پھنکار ماری اور ہوا میں اوپر ہی اوپر بلند ہوتا گیا۔ جب وہ ایک خاص بلندی پر آگیا تو اس نے سامری کے محل کی طرف پرواز شروع کر دی۔ اس وقت سامری کے سیارے پر دن ڈوب رہا تھا۔ شام کے سائے بڑھ رہے تھے۔ وہ اڑتا چلا گیا کیونکہ اب اس بات کا اسے کوئی ڈر نہیں تھا کہ سامری کا طلسم اس پر اثر کرے گا یا سامری کی بدروحیں اور اژدھا اسے اپنی آگ میں جلا دیں گے۔ یاماگ انسانی شکل میں اور غیبی حالت میں تھا۔ اس کی رفتار کسی جیٹ ہوائی جہاز سے بھی دوگنی تیز تھی، چنانچہ تھوڑی دیر گزرنے کے بعد یاماگ کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سامری جادوگر کے محل کے مینار ڈوبتے سورج کی روشنی میں نظر آنے لگے۔ یہاں یاناگ کے اردگرد اژدھا اور بدروحیں پرواز کر رہی تھیں۔ سامری کے محل کی فضاؤں کی رکھوالی کر رہی تھیں۔ اژدھے تھوڑی تھوڑی دیر بعد پھنکار مار کر آگ اگلتے تو سارا آسمان سرخ ہو جاتا، مگر ان میں سے کسی کو بھی یاناگ سانپ اڑتا ہوا دکھائی نہیں دے رہا تھا، نہ ہی کسی اژدھے کو یاناگ کے جسم کی بو محسوس ہو رہی تھی۔ یہ کلام جادوگر کی بیٹی سانچی کی کھوپڑی کا اثر تھا۔

یاناگ سامری کے محل کے اوپر پہنچ گیا۔

یہاں بڑے زبردست اور ہلاک کر دینے والے طلسم کی لہروں کا جال بچھا ہوا تھا مگر یاناگ بڑی آسانی کے ساتھ اس طلسمی جال میں سے گزر گیا تھا۔ اس وقت سامری اپنے خاص کمرے میں سارے جادوگروں اور چیلوں کو بلا کر ان کے ساتھ خاص خفیہ میٹنگ کر رہا تھا جس میں اس بات پر سوچ بچار ہو رہا تھا کہ انسانوں کی دنیا سے کوہ قاف کے جن کیسے وہاں آنے میں کامیاب ہو گئے۔

یاناگ سانپ اس وقت سامری کے محل کی چھت پر اتر گیا تھا۔ سامری کو تب بھی پتہ نہ چل سکا کہ کوہ قاف کا سردار سانپ یاناگ اس کے محل کے عین اوپر چھت پر پہنچ گیا ہے۔ یاناگ سانپ کا یہ سوچ کر حوصلہ بلند ہو گیا ہوا تھا کہ سامری کا جادو بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکا اور وہ اس کے خونی طلسمی جال کو توڑتا ہوا محل پر آ گیا ہے۔ اس نے دیکھا کہ محل کی

چھت پر سے ایک زینہ نیچے جاتا تھا۔ زینے کا آہنی دروازہ بند تھا۔ وہ غیبی حالت میں تھا۔ بڑی آسانی کے ساتھ لوہے کے دروازے میں سے نکل گیا۔ زینے میں اندھیرا تھا مگر یاناگ سانپ کو سب کچھ نظر آ رہا تھا۔ وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا جس کی دیواروں پر الوؤں، چمگادڑوں اور بلیوں کی کھوپڑیاں لٹک رہی تھیں۔ درمیان میں ایک بڑے میز پر اژدھا کا بت رکھا ہوا تھا جس نے اپنا منہ کھول رکھا تھا۔ اس کے منہ کے اندر سے نیلی روشنی کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔

یاناگ سانپ کو اس وقت سامری کی خوابگاہ کی تلاش تھی۔ وہ دوسرے کمرے میں آ گیا۔ یہاں ایک بدروح ہاتھ میں جلتی ہوئی شمع پکڑے آہستہ آہستہ چلی جا رہی تھی۔ ایک دوسری بدروح اس کے قریب سے گزری۔ اس نے پہلی بدروح سے کہا۔

"سامری کی خواب گاہ کی ساری شمعیں روشن کر دینا۔ یہ سامری کا حکم ہے۔"

شمع دان والی بدروح نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آج ساری شمعیں روشن کروں گی۔"

یاناگ سانپ غیبی حالت میں ہی اس بدروح کے پیچھے لگ گیا۔ وہ بڑا خوش ہوا کہ اسے سامری کی خوابگاہ کا پتہ چل گیا تھا۔ وہ بدروح کے پیچھے پیچھے چلتا سامری کی خوابگاہ میں داخل ہو گیا۔ بدروح نے شمع دان ایک جگہ رکھ کر خوابگاہ کی ساری شمعیں روشن کر دیں۔ خوابگاہ میں روشنی ہی روشنی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوگئی۔

یاماگ سانپ نے دیواروں پر یہاں الوؤں اور چمگادڑوں کے کٹے ہو سر لٹکتے دیکھے۔ درمیان میں سامری کا بہت بڑا پلنگ بچھا ہوا تھا۔ پاس چھوٹی سی میز پر پانی سے بھرا ہوا جگ اور گلاس پڑا تھا۔

یاماگ پلنگ کے نیچے آگیا۔ اس نے فرش پر ہاتھ پھیر کر محسوس کیا ایک جگہ سے فرش ذرا سا ابھرا ہوا تھا۔ وہ فرش کے ٹکڑے کو اٹھانے کوشش کرنے لگا۔ یہ تہہ خانے کو جانے والے زینے کے اوپر لکڑی ڈھکن تھا۔ یاماگ نے ایک دم سے زور لگایا تو فرش کا ڈھکنا تو کھل گیا وہ خود بڑی زور سے اس میز کے پائے سے ٹکرا گیا جس کے اوپر پانی بھرا ہوا جگ رکھا تھا۔ ٹکرانے سے پانی کا جگ یاماگ کے اوپر گر پڑا۔ جو پانی یاماگ پر گرا اس پر کھوپڑی کے طلسم کا اثر ختم ہوگیا۔ طلسم کے ہوتے ہی سامری کا طلسم بیدار ہوگیا اور محل میں چاروں طرف شور وغل اور بدروحوں کی چیخ و پکار مچ گئی۔ سب کو پتہ چل گیا کہ کوئی دشمن سامر کی خوابگاہ میں داخل ہوگیا ہے۔ سامری کو بھی فوراً علم ہوگیا' وہ جس کمر میں بدروحوں اور جادوگروں کے ساتھ میٹنگ کر رہا تھا اس کمرے دیواروں پر لگے ہوئے الوؤں کے سر زور زور سے چلانے لگے۔

سامری نے گرج کر کہا۔

"دشمن میرے کمرے میں آگیا ہے۔ اس کو پکڑ کر وہیں سر قلم کردو۔"

سارے محل کے بھوت' جادوگر' اژدھا اور چڑیلیں چیخ چیخ کر سامر

ی خوابگاہ کی طرف دوڑ پڑیں۔

یاماگ سانپ نے یہ شور سنا تو سمجھ گیا کہ پانی گرنے سے کھوپڑی کا اثر ختم ہوگیا ہے اور اب اس کی جان سخت خطرے میں ہے۔ اس کے سامنے تہہ خانے والے زینے کا منہ کھلا ہوا تھا۔ اس نے زینے میں چھلانگ لگادی۔ وہ نیچے ہی نیچے سیڑھیوں پر لڑھکتا چلا گیا۔ یاماگ کے پاس جو اپنی طاقت تھی اس کی مدد لیتے ہوئے وہ انسانی شکل سے فوراً سانپ کی شکل میں آگیا۔

○☆○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تابوت کا مردہ زندہ تھا

اتنی دیر میں بدروحیں اور چڑیلیں سامری کی خواب گاہ میں آگئی تھیں۔ وہ سامری کے پلنگ کے نیچے گھس گئیں۔ زینے کا ڈھکنا کھلا دیکھا تو چیخ چیخ کر واویلا مچادیا اور زینے میں چھلانگیں لگادیں۔ یاماگ سانپ سخت گھبرایا ہوا تھا۔ چڑیلوں اور بدروحوں کی بھیانک چیخوں کی آوازیں اس کے قریب آتی جارہی تھیں۔ وہ ایک تنگ کوٹھڑی میں آگیا تھا۔ جہاں اندھیرا میں اس نے کونے میں ایک پرانا تابوت پڑا ہوا دیکھا۔ تابوت میں ایک طرف گول سوراخ تھا۔ یاماگ سانپ کو گھبراہٹ میں اور کچھ نہ سوجھا اور وہ تابوت کے سوراخ میں داخل ہوگیا۔

یاماگ سانپ کے روپ میں تھا۔ تابوت کے اندر ہڈیوں کا ایک انسانی ڈھانچہ پڑا تھا۔ ڈھانچے کی کھوپڑی ڈھانچے کے سینے پر رکھی ہوئی تھی۔ یاماگ سانپ سخت پریشان تھا۔ بدروحوں اور چڑیلوں کی چیخیں کوٹھڑی میں تابوت کے باہر صاف سنائی دے رہی تھیں۔ وہ اپنی موت کے لئے تیار ہوگیا تھا۔ پھر بھی جان بچانا اس کا فرض تھا۔ وہ تابوت میں ادھر ادھر رینگنے

لگا کہ شاید کسی جگہ چھپنے کو کوئی جگہ مل جائے۔ اچانک اس کو ایک دھیمی دھیمی انسانی آواز آئی۔

"یاماگ! میری کھوپڑی میں داخل ہوجاؤ۔ باہر رہو گے تو مارے جاؤ گے۔"

یاماگ سانپ جلدی سے ہڈیوں کے ڈھانچے کے سینے پر پڑی کھوپڑی کے اندر چلا گیا۔ کھوپڑی کے اندر پہنچتے ہی یاماگ سانپ کو اپنے آپ ہی کچھ سکون سا محسوس ہونے لگا۔ وہی دھیمی انسانی آواز پھر سنائی دی۔

"یہاں تم پر سامری کے جادو کا کوئی اثر نہیں ہوگا اپنے آپ کو بالکل محفوظ سمجھو۔"

یاماگ سانپ سانس روک کر کھوپڑی کے اندر سمٹ کر بیٹھ گیا۔ اسے کوٹھڑی میں بدروحوں اور چڑیلوں کی چیخوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ بدروحیں اور چڑیلیں پریشان تھیں، کیونکہ انہیں یاماگ سانپ کے جسم کی لہریں محسوس ہونا ایک دم بند ہوگئی تھیں۔ وہ پریشان ہو کر ادھر ادھر یاماگ کو تلاش کر رہی تھیں مگر انہیں وہ کہیں نہیں مل رہا تھا۔ ایک بدروح نے تابوت کا ڈھکنا اٹھادیا۔ اندر جھانک کر دیکھا۔ پھر اس کھوپڑی کو اٹھالیا جس میں یاماگ سانپ چھپا ہوا تھا۔ یہ اس کھوپڑی کا اثر تھا کہ بدروح کو نہ تو یاماگ سانپ کی بو آئی نہ اس کے جسم کی لہریں محسوس ہوئیں اور نہ یاماگ سانپ ہی نظر آیا۔ بدروح نے کھوپڑی انسانی ڈھانچے پر رکھ دی اور تابوت کا ڈھکنا بند کردیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یاماگ سانپ کی جان میں جان آگئی۔ جب کوٹھڑی میں سے بدروحوں اور چڑیلوں کی چیخ و پکار سنائی دینی بند ہوگئی تو کھوپڑی کی دھیمی آواز آئی۔

"یاماگ! میں جانتا ہوں تم کوہ قاف کے سردار سانپ ہو۔ میں نے تمہیں اسی وقت پہچان لیا تھا جب تم میرے تابوت میں داخل ہوئے تھے۔ تمہاری خوش قسمتی تھی کہ تم میرے تابوت میں آگئے' ورنہ اس وقت تک بدروحیں اور چڑیلیں تمہاری بوٹیاں اڑا چکی ہوتیں۔"

یاماگ سانپ نے دھیمی آواز میں کھوپڑی کا شکریہ ادا کیا اور پوچھا۔

"میرے مہربان! تم کون ہو جس نے عین وقت پر میری جان بچالی۔"

کھوپڑی نے کہا۔ "میں سامری کا استاد جادوگر تھا' مگر سامری نے میرے ساتھ غداری کی۔ جب اس نے مجھ سے سارے طلسمی منتر سیکھ لئے تو مجھے قتل کروا کر اس کوٹھڑی میں تابوت میں بند کر دیا۔ اب میری روح بھی اس تابوت کے اندر ہی قید ہے اور عذاب سہہ رہی ہے کیونکہ میں ایک شیطانی جادوگر تھا۔ یاد رکھو جادو برحق ہے مگر جادو کرنے والا کافر ہوتا ہے۔ جادوگری گناہ ہے اور جادوگر کی روح کو کبھی چین نصیب نہیں ہوتا۔ میری روح بھی یہ عذاب برداشت کر رہی ہے' مگر میں تمہاری جان بچا کر تمہارے ساتھ نیکی کرنا چاہتا تھا' کیونکہ تم کوہ قاف کے نیک دل اور انسانوں کے ہمدرد سانپ ہو۔"

یاماگ سانپ نے ایک بار پھر جادوگر کی روح کا شکریہ ادا کیا اور کہا۔

"میرے مہربان! میں یہاں اپنے مرحوم دوست نسطور کا سلیمانی لاکٹ

لینے آیا تھا جو سامری نے مکاری سے چرا کر تہہ خانے میں کہیں چھپایا ہوا ہے۔ کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ لاکٹ یہاں کس جگہ پر ہے۔"

جادوگر کی روح نے جواب دیا۔

"یاماگ! سلیمانی لاکٹ ساتھ والی کوٹھڑی میں پتھر کے ایک صندوقچے میں بند ہے' مگر تم اسے حاصل نہیں کر سکو گے؟"

"کیوں میرے مہربان بزرگ؟"

جادوگر کی روح نے کہا۔

"اس لئے کہ تمہارے جسم پر پانی گرنے سے کالام جادوگر کی بیٹی سانچی کے جادو کا اثر ختم ہو چکا ہے۔ جب تک تم میرے تابوت کے اندر ہو تم سامری کے طلسم سے بچے ہوئے ہو۔ جونہی تم تابوت سے باہر نکلے' سامری کی بدروحیں تم پر حملہ کر دیں گی اور تمہاری تکا بوٹی کر دیں گی۔ تم لاکٹ تک پہنچ ہی نہیں سکو گے۔"

یاماگ سانپ پریشان ہو گیا۔ کہنے لگا۔

"پھر مجھے کیا کرنا چاہئے جناب؟ میرے لئے نسطور کا سلیمانی لاکٹ لے جانا بہت ضروری ہے۔"

جادوگر کی روح نے کہا۔

"اگر تمہیں جان پیاری نہیں اور تم ضرور مرنا ہی چاہتے ہو تو بے شک لاکٹ حاصل کرنے کے لئے میرے تابوت سے باہر چلے جاؤ۔"

یاماگ سانپ نے کہا۔ "کیا آپ میری کوئی مدد کر سکتے ہیں؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جادوگر کی روح نے جواب دیا۔

"میں جتنی تمہاری مدد کر سکتا تھا۔ میں نے کردی ہے، اس کے آگے میرا کوئی اختیار نہیں ہے۔ میں جو کچھ کر سکتا تھا تابوت کے اندر رہ کر ہی کر سکتا تھا۔ اس کے باہر میں کچھ نہیں کر سکتا۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ یہاں سے نکل جاؤ اور دوسری بار کوئی نئی طاقت حاصل کر کے سلیمانی لاکٹ لینے آؤ۔"

یاماگ سانپ مجبور ہوگیا۔ سوچا کہ ابھی اسے واپس ہی چلے جانا چاہئے۔ یہی اس کے لئے بہتر ہے، مگر وہاں سے نکلنا بھی خطرناک تھا۔ اس نے جادوگر کی روح سے کہا۔

"میرے مہربان! مجھے واپس جانے کے لئے بھی آپ کے تابوت سے باہر نکلنا پڑے گا اور باہر سامری کی بدروحیں اور سامری کا طلسم پھیلا ہوا ہے۔"

جادوگر کی روح نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ اس کا علاج میرے پاس موجود ہے تابوت میں جہاں میرے پاؤں کی ہڈیاں پڑی ہیں ان کے نیچے ایک سوراخ ہے۔ اس سوراخ میں اتر جاؤ۔ آگے تمہیں پانی کی ایک چھوٹی سی نالی ملے گی۔ اس نالی میں آگے چلتے جانا۔ یہ نالی آگے جا کر ایک گٹر میں گرتی ہے۔ اس گٹر کے اوپر لوہے کا ایک جنگلا لگا ہوا ہے تم اس جنگلے سے باہر نکل جانا اور جتنی جلدی ہو سکے وہاں سے دور بھاگ جانا۔ اس کے بعد میں تمہاری کوئی مدد نہیں

کر سکوں گا۔"

یاماگ سانپ نے جادوگر کی روح کا شکریہ ادا کر کے خدا حافظ کہا اور اس کے ڈھانچے کی پائنتی کی طرف آگیا۔ یہاں اس کے پاؤں کی ہڈیاں پڑی تھیں۔ یاماگ سانپ نے ہڈیوں کو پرے کیا تو نیچے ایک سوراخ نظر آیا۔ وہ سوراخ میں داخل ہوگیا۔ سوراخ نیچے ہی نیچے زمین کے اندر کافی دور تک اتر گیا تھا۔ پھر ایک چھوٹی سی نالی آگئی جس میں پانی بہہ رہا تھا۔ یاماگ سانپ پانی میں اتر گیا اور آگے کی طرف تیرنا شروع کردیا۔ نالی کئی جگہوں سے گھوم پھر کر سیدھی ہوگئی۔ یہ نالی زمین کے نیچے بنی ہوئی تھی اور کافی لمبی تھی۔ یاماگ کتنی دیر تک اس میں تیرتا رہا مگر نالی ختم ہونے کا نام نہ لیتی تھی۔ آخر نالی ختم ہوگئی۔ اس کا پانی نیچے ایک بہت بڑے گٹر میں گر رہا تھا جو ایک اندھے کنوئیں کی طرح تھا۔ پانی کے بہاؤ کے زور سے یاماگ سانپ گٹر کے کنوئیں میں گر پڑا۔ کنوئیں کے پانی میں گرتے ہی وہ تیر کر کنوئیں کی دیوار کے ساتھ لگ کر اوپر کی طرف رینگنے لگا۔ کنوئیں کی دیوار پر بڑی پھسلن تھی۔ یاماگ سانپ کو رینگنے میں بڑی دقت ہو رہی تھی۔ پھر بھی اس نے ہمت نہ ہاری اور کسی نہ کسی طرح اوپر گٹر کے کنوئیں کے منہ پر آگیا۔ جو ایک جنگلے سے ڈھکا ہوا تھا۔

یاماگ سانپ جنگلے کی سلاخوں میں سے گزر کر گٹر سے باہر کھلی فضا میں آگیا۔ اس نے دیکھا کہ چاروں طرف بھیانک تاریکی ہے۔ آسمان پر ایک بھی تارا نظر نہیں آرہا۔ وہ غائب ہو کر ہوا میں اڑنے کے لئے تیار ہو رہا تھا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ اچانک ایک طرف سے بدروحوں اور چڑیلوں کی چیخوں کی آوازیں آنے لگیں۔ آوازیں اس طرف تیزی سے بڑھ رہی تھیں۔ وہ سمجھ گیا کہ سامری کی بدروحوں کو اس کا پتہ چل گیا ہے۔ وہ فوراً کنوئیں کے اندر چلا گیا اور دیوار کے ایک سوراخ میں چھپ گیا۔ چیخوں کی آوازیں وہاں تک پہنچ گئی تھیں۔ یہ بدروحیں اور چڑیلیں تھیں جو اس سارے جنگل میں اندھیرے میں چمگادڑوں کی طرح غوطے لگا لگا کر چیختیں چلاتیں یاماگ سانپ کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ یاماگ سانپ سانس روک کر اینٹوں میں چھپا بیٹھا تھا۔

جب یاماگ سانپ کو گئے کافی دیر ہوگئی اور وہ واپس نہ آیا تو قلعے کے کھنڈر میں چھپے ہوئے زکوٹا اور عمرو عیار پریشان ہونے لگے۔ عمرو عیار کہنے لگا۔

"ضرور یاماگ کسی مشکل میں پھنس گیا ہے۔ مجھے اس کی مدد کو جانا چاہئے۔"

زکوٹا بولا۔ "ہاں اب زیادہ دیر انتظار کرنا مناسب نہیں۔ ہوسکتا ہے یاماگ کو تمہاری مدد کی شدید ضرورت ہو' لیکن ایک بات یاد رکھنا۔ تم صرف یاماگ کی مدد ہی نہیں کرو گے بلکہ سلیمانی لاکٹ لانے کی بھی کوشش کرو گے۔"

عمرو نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ میں دونوں کام کرکے ہی آؤں گا۔"

زکوٹا کہنے لگا۔

"اگر ایک خاص مدت گزر جانے کے بعد تم نے بھی دیر لگادی تو میں یہاں سے چل پڑوں گا۔ اب جاؤ وقت ضائع نہ کرو اور ہاں اپنے جسم کو پانی سے بچانا' کیونکہ اگر تم پر پانی کی ایک چھینٹ بھی پڑگئی تو کھوپڑی کا طلسم جاتا رہے گا اور تم سامری جادوگر کی بدروحوں اور چڑیلوں کے رحم و کرم پر ہوگے۔"

عمرو عیار بولا۔ "میں اتنا بے وقوف نہیں ہوں۔ میں جاتا ہوں خداحافظ!

یہ کہہ کر عمرو عیار نے منہ سے طوطے کی آواز نکالی اور غائب ہوگیا۔ عمرو عیار کے جسم پر کھوپڑی کے طلسم کا سارا اثر موجود تھا۔ اس لئے وہ بے خوف ہوکر فضا میں سامری کے محل کی طرف اڑا چلا جارہا تھا۔ وہ انسانی شکل میں غیبی حالت میں تھا' جب وہ سامری کے محل کی خاص فضا میں داخل ہوا تو اژدہوں اور بدروحوں کو تھوڑا تھوڑا محسوس ہوگیا کہ کوئی دشمن فضا میں داخل ہوگیا ہے۔ اژدہوں نے آگ اگلنا شروع کردی۔ بدروحیں چمگادڑوں کی طرح چیخ چیخ کر رات کی تاریک فضاؤں میں غوطے لگانے لگیں' مگر ان میں سے کوئی بھی عمرو عیار کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ عمرو عیار' سامری کے طلسم' چڑیلوں کی چیخوں' اور اژدہوں کی آگ میں سے گزرتا ہوا سامری کے محل کی چھت پر اتر گیا۔

عمرو عیار غلطی سے اس چھت پر نہیں اترا تھا جس چھت پر یاماگ سانپ اترا تھا۔ یہ چھت سامری کے محل کے ایک دوسرے کمرے والی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چھت تھی۔ اس کے نیچے سامری کی خواب گاہ نہیں تھی بلکہ اس کے ب
محل کا ٹوٹا پھوٹا سامان پڑا ہوا تھا۔ عمرو عیار نے چھت پر اترتے ہی اندھیر
میں ادھر ادھر دیکھا۔ وہاں کوئی زینہ یا سیڑھی نیچے نہیں جاتی تھی۔ چار
طرف چھت کی منڈیریں تھیں جن کے کونوں پر اژدھوں کے بت ب
ہوئے تھے۔ ان اژدھوں کے منہ کے اندر سے نیلے رنگ کی لہریں نکل ر
تھیں۔ عمرو نے سوچا کہ سامری کے محل میں تو آگیا ہوں اب نیچے چل ک
معلوم کرنا چاہئے کہ سامری کا سونے کا کمرہ کہاں ہے' کیونکہ سامری ک
سونے کے کمرے میں اس کے پلنگ کے نیچے سے اس خفیہ تہہ خانے ک
راستہ جاتا تھا جہاں لاکٹ رکھا ہوا تھا۔ عمرو کو ابھی تک یاماگ سانپ کا بھی
کوئی سراغ نہیں ملا تھا۔ اس کا اندازہ کہہ رہا تھا کہ ضرور یاماگ سانپ تہ
خانے کے اندر کسی جگہ پھنس کر رہ گیا ہے۔ تہہ خانے میں جا کر ہی اس ک
کچھ پتہ چل سکتا ہے۔

یہ سوچ کر عمرو عیار نے چھت پر سے نیچے جھانک کر دیکھا۔ نیچے ایک
چھوٹا سا باغ تھا جس کے درختوں پر اندھیرے میں لیٹے ہوئے سانپ عمرو کو
صاف نظر آرہے تھے۔ ان کی ہلکی ہلکی پھنکاریں بھی وہ سن رہا تھا۔ عمرو عیار
نے چھت کے اوپر سے چھلانگ لگادی۔ وہ غیبی حالت میں تھا اس لئے
بڑے آرام سے نیچے زمین پر آگیا۔ عمرو عیار ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ وہ اس
رستے کی تلاش میں تھا جو سامری کی خواب گاہ کو جاتا تھا۔ اسے وہاں کوئی
زینہ یا برآمدہ نظر نہیں آرہا تھا۔ وہ محل کی دیوار کے ساتھ ساتھ دوسری

جانب چلنے لگا کہ شاید ادھر سے سامری کی خواب گاہ میں جانے کا کوئی راستہ
مل جائے۔ عمرو عیار کی بدقسمتی اسے اس طرف لے آئی تھی۔ آگے پانی کا
ایک گڑھا تھا جس کی سطح جھاڑیوں میں چھپی ہوئی تھی۔ اوپر سے دیکھنے پر
وہ بالکل زمین پر اگی ہوئی گھاس نظر آرہی تھی۔ عمرو عیار بے خیالی میں
بڑے آرام سے چلتا آگے بڑھا۔ جونہی اس نے جھاڑیوں پر پاؤں رکھا وہ
دھڑام سے پانی کے گڑھے میں گر گیا۔ پانی میں گرتے ہی اس کے جسم پر
جادوگر کالام کی بیٹی کا جو طلسمی اثر تھا وہ غائب ہوگیا۔ اس کے ساتھ ہی محل
کی فضاؤں میں بدروحوں اور چڑیلوں کی چیخیں گونجنے لگیں۔ انہیں عمرو عیار
کا پتہ چل گیا تھا اور انہوں نے باغیچے پر حملہ کر دیا تھا۔

○☆○

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بدروح سلیمانی لاکٹ لے گئی

عمرو عیار بھی سمجھ گیا کہ اس پر لڑکی کی کھوپڑی کا جو اثر تھا وہ ختم ہوگیا ہے اور اب وہ سامری کی بدروحوں، اژدہوں اور خونی چڑیلوں کے رحم و کرم پر ہے جو اسے زندہ نہیں چھوڑیں گی۔ مگر عمرو عیار بھی بڑا چالاک اور عیار تھا۔ وہ پانی سے نکلتے ہی باغ میں درختوں کی طرف بھاگا۔ اس نے جو کچھ کرنا تھا وہ اس نے سوچ لیا تھا۔ وہ کسی ایسے درخت کی تلاش میں تھا جس پر زیادہ سانپ نہ ہوں۔ آخر اسے ایک ایسا درخت نظر آگیا۔ ایک اژدھا نے عمرو عیار کو دیکھ لیا تھا۔ وہ پھنکاریں مارتا منہ سے آگ کے شعلے اگلتا عمرو عیار کی طرف لپکا۔ عمرو عیار اچھل کر درخت میں گھس گیا۔ درخت میں آتے ہی عمرو عیار نے اپنی زنبیل کھولی اور اس کے اندر چھلانگ لگادی۔ زنبیل میں داخل ہونے کے فوراً بعد عمرو عیار نے زنبیل کا منہ اندر سے بند کردیا۔ جیسے ہی زنبیل کا منہ بند ہوا زنبیل بھی نظروں سے غائب ہوگئی اور عمرو عیار کے جسم سے نکلنے والی لہریں بھی غائب ہوگئیں۔ عمرو عیار کے جسم کی لہریں اب زنبیل کے اندر ہی رہ رہی تھیں۔ وہ زنبیل سے باہر

نہیں نکل سکتی تھیں۔

اژدھا اپنے زور میں عمرو عیار کو دیکھ کر اس کی طرف آیا تھا جیسے ہی اژدھا درخت کے پاس پہنچا عمرو اس کی نظروں سے اچانک غائب ہوگیا۔ اژدھا درخت کے ساتھ بڑے زور سے ٹکرایا اور چیختا چلاتا درخت کے اوپر سے آگے نکل گیا۔ اژدھا یہی سمجھا کہ اس کا دشمن کہیں آگے نکل گیا ہے۔ عمرو عیار درخت میں اپنی زنبیل کے اندر خاموش بیٹھا تھا۔ وہ باہر سے آنے والی چیخوں کی آوازیں سن رہا تھا، مگر مطمئن تھا کہ سامری کی بدروحیں زنبیل کے اندر نہیں آسکتیں، نہ اس کی زنبیل کو دیکھ سکتی ہیں اور نہ اس کو کوئی نقصان پہنچاسکتی ہیں۔ زنبیل کے اندر نسطور کا کٹا ہوا سر بھی پڑا تھا۔ عمرو نے نسطور کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا تھا۔ ویسے عمرو اس بات پر ضرور پریشان تھا کہ وہ یاماگ کی مدد کرنے اور سلیمانی لاکٹ حاصل کرنے آیا تھا اور خود مشکل میں پھنس گیا ہے۔ اس پر مصیبت ضرور آن پڑی تھی۔ لڑکی کی کھوپڑی کے طلسم کا اثر ضائع ہوچکا تھا، اگر وہ زنبیل سے باہر نکلتا ہے تو بدروحوں اور سامری کے اژدہوں کے قبضے میں آجاتا ہے جو اسی وقت اس کی تکا بوٹی کردیں گے۔ وہ زیادہ دیر تک زنبیل کے اندر بھی نہیں رہ سکتا تھا۔ اسے اپنے دوست یاماگ کا بھی سراغ لگانا تھا، اور دوسری طرف زکوتا بھی اس کا انتظار کررہا تھا۔ عمرو عیار اسی پریشانی میں زنبیل میں دبکا بیٹھا رہا۔

جب سامری کو پتہ چلا کہ اس کا پہلا دشمن فرار ہوگیا تھا اور اب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوسرا دشمن بھی اس کے محل میں داخل ہونے میں کامیاب ہوگیا تھا اور بھی اب فرار ہوگیا ہے تو اس کا غصہ انتہا کو پہنچ گیا۔ اس نے سارے محل کو اپنی چیخ سے ہلا کر رکھ دیا۔ وہ چلا چلا کر اپنے جادوگروں، چڑیلوں اور بدروحوں کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔

"میں ایک ایک کو جلا کر بھسم کردوں گا۔ فوراً میرے دشمنوں کو پکڑ کر ان کے سر کاٹ کر میرے سامنے لاؤ۔"

سامری کے سب سے بڑے جادوگر وزیر نے کہا۔

"سامری اعظم! کوہ قاف کے یہ سارے جن آپ کے محل میں نسطور کا سلیمانی لاکٹ چرانے آتے ہیں۔ اس طرح سے سلیمانی لاکٹ خطرے میں ہے۔ کوہ قاف کی اس مخلوق کے پاس کوئی ایسی زبردست طاقت ہے کہ جب وہ ہماری جادونگری کی فضاؤں میں داخل ہوتے ہیں تو ہمارا سارا طلسم ان کے آگے بے بس ہوجاتا ہے۔ کسی کو ان کی خبر نہیں ہوتی۔ ان کا کوئی سراغ نہیں ملتا؛ مگر پھر ایسا ہوتا ہے کہ نہ جانے کس وجہ سے محل میں آنے کے کچھ دیر بعد ان کی طاقت ختم ہوجاتی ہے، انہیں ہمارے اژدھا اور بدروحیں دیکھ لیتی ہیں لیکن جب ان کو پکڑنے کے لئے آگے بڑھتی ہیں تو وہ پھر کہیں غائب ہوجاتے ہیں۔"

سامری نے چلا کر کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"

جادوگر وزیر نے کہا۔

"سامری اعظم! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کا سلیمانی لاکٹ خطرے میں ہے۔ آپ اسے کسی دوسری جگہ پہنچادیں۔"

سامری سوچ میں پڑگیا۔ کہنے لگا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو مگر میں لاکٹ کو اور کس جگہ لے جاؤں؟ تہہ خانہ میرے محل کی سب سے محفوظ اور خفیہ جگہ ہے۔"

"جادوگر وزیر اعظم نے کہا۔

"سامری اعظم! میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ سلیمانی لاکٹ کو دوزخی سیارے پر پہنچادیں، جہاں مرنے کے بعد گناہ گار بدروحوں کو جلاوطن کردیا جاتا ہے اور جہاں وہ طرح طرح کا عذاب جھیلتی ہیں۔"

سامری کو جادوگر وزیر کی یہ تجویز پسند آئی۔ سامری سلیمانی لاکٹ اس لئے بھی اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا کہ اس کے اندر کوہ قاف کے شاہ جنات کی طاقت کا راز چھپا ہوا تھا۔ وہ سلیمانی لاکٹ پر ایک سال کا چلہ کر کے شاہ جنات کی اصل طاقت کا راز معلوم کرسکتا تھا اور پھر کوہ قاف پر حملہ کر کے کوہ قاف کی سلطنت اپنے قبضے میں کرسکتا تھا۔ اس نے جادوگر سے کہا۔

"ہمیں تمہارا مشورہ پسند آیا ہے، اگر اس وقت کوئی گناہ گار بدروح اوپر دوزخی سیارے پر جارہی ہو تو اسے دربار میں طلب کیا جائے۔"

جادوگر وزیر نے طلسمی پیالے میں جھانک کر دیکھا۔ پھر کہنے لگا۔

"سامری اعظم! اس وقت کوئی گناہ گار بدروح دوزخی سیارے پر نہیں جانے والی۔ سب گناہ گار بدروحیں صحت مند اور زندہ حالت میں ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سامری نے گرج کر کہا۔

"فوراً ایک گناہ گار بدروح کو حاضر کیا جائے۔"

سامری کا حکم کون ٹال سکتا تھا۔ اسی وقت ایک گناہ گار بدروح کو سامری کے آگے پیش کردیا گیا۔ سامری نے گناہ گار بدروح عورت کی طرف دیکھا اور کہا۔

"مرنے کے لئے تیار ہوجاؤ۔"

گناہ گار بدروح نے رحم کی بھیک مانگتے ہوئے کہا۔

"سامری اعظم مجھ پر رحم کیا جائے۔"

سامری کو طیش آگیا۔ چیخ کر بولا۔

"ہمیں تم سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ ہمیں تمہاری گناہ گار روح سے کام ہے۔"

یہ کہہ کر سامری تلوار کھینچ کر تخت سے نیچے اترا۔ تھر تھر کانپتی ہوئی گناہ گار بدروح عورت کے پاس آیا سر پر زور سے تلوار کا ہاتھ مارا۔ بدروح عورت کا سر کٹ کر نیچے جاپڑا۔ اس کے ساتھ ہی گناہ گار عورت کے جسم کے اندر سے اس کی بدروح نکل کر باہر آگئی اور سامری کے آگے تعظیم بجالا کر بولی۔

"میرے آقا! کیا حکم ہے؟"

سامری نے اپنے ایک خفیہ باڈی گارڈ بھوت کی مدد سے تہ خانے میں سے سلیمانی لاکٹ منگوا کر پہلے ہی سے اپنی مٹھی میں رکھ لیا ہوا تھا۔

سامری نے مٹھی میں سے لاکٹ نکال کر گناہ گار عورت کی بدروح کو دیا اور کہا۔

"اے گناہ گار بدروح! تم دوزخی سیارے میں جارہی ہو۔ ہمارا یہ سلیمانی لاکٹ اپنے ساتھ ہماری امانت کے طور پر لیتی جاؤ۔ دوزخی سیارے پر تم جہاں بھی رہنا اس کی حفاظت کرنا۔ ہم جانتے ہیں کہ دوزخی سیارے پر کوہ قاف کی مخلوق نہیں جاسکتی۔ کیونکہ دوزخی سیارے کا ان کو کوئی علم نہیں ہے۔ اس کے باوجود ہم تم کو خبردار کرتے ہیں اے گناہ گار بدروح کہ اگر تم سے یہ سلیمانی لاکٹ گم ہوگیا تو ہم تو کسی نہ کسی طرح اپنا لاکٹ تلاش کرلیں گے مگر یہاں جادونگری میں ہم تمہارے خاندان کی کسی بدروح کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

گناہ گار بدروح نے دھیمی آواز میں کہا۔

"سامری اعظم! میں اس لاکٹ کو اپنی روح سے زیادہ عزیز سمجھ کر اس کی حفاظت کروں گی۔"

اس کے ساتھ ہی گناہ گار بدروح ایک دردناک چیخ مار کر غائب ہوگئی۔ سلیمانی لاکٹ گناہ گار بدروح کے ہاتھ دوزخی سیارے پر بھجواکر سامری اس طرف سے مطمئن ہوگیا۔ تب اس نے جادوگر وزیر کو حکم دیا۔

"ہمارے دو دشمن ہمارے محل میں داخل ہونے کی گستاخی کرچکے ہیں۔ میں حکم دیتا ہوں کہ وہ جہاں کہیں بھی ہیں ان کو قبضے میں کیا جائے اور ان کے سرکاٹ کر شہر کے دروازوں پر لٹکائے جائیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جادوگر وزیر نے سر جھکا دیا۔ سامری سخت غصے میں پھنکارتا ہوا وہاں سے اپنی خواب گاہ کی طرف چل دیا۔

عمروعیار ابھی تک سامری کے محل کے درخت پر لٹکی ہوئی اپنی زنبیل کے اندر چھپا بیٹھا تھا۔ نسطور کا سر اس کی گود میں تھا۔ وہ زکوٹا کے بارے میں سوچنے لگا کہ وہ اس کے پیچھے ضرور نکل چکا ہوگا۔ خدا کرے کہ وہ بھی پانی کے گڑھے میں نہ گر پڑے۔ نہیں تو اس پر کیا گیا کھوپڑی کا طلسم بھی بے اثر ہوجائے گا اور سامری کی بدروحیں اسے ضرور پکڑ لیں گی۔ اب عمروعیار کو یہ خیال بھی آنے لگا کہ ہوسکتا ہے یاماگ سانپ بھی کسی ایسی ہی مصیبت میں پھنس گیا ہو۔ ہوسکتا ہے وہ بھی سامری کے باغیچے کے پانی والے گڑھے میں غلطی سے گر گیا ہو اور اس کا طلسم بھی ختم ہوگیا ہو اور بدروحوں نے اسے مار ڈالا ہو۔ عمروعیار کے دماغ میں طرح طرح کے پریشان کردینے والے خیالات آرہے تھے۔ فضا میں بدروحوں اور چڑیلوں کی چیخیں ابھی تک گونج رہی تھیں۔ اگرچہ اس کی زنبیل کسی کو نظر نہیں آرہی تھی، مگر عمروعیار زنبیل لے کر وہاں سے جتنی جلدی ہوسکے زکوٹا تک پہنچ جانا چاہتا تھا۔

زکوٹا پرانے قلعے میں بیٹھا بیٹھا تنگ آگیا۔ وہ سوچنے لگا یاماگ سانپ کو گئے کافی وقت گزر گیا تھا وہ واپس نہیں آیا۔ اب عمروعیار گیا ہے وہ بھی واپس نہیں آیا۔ جاکر دیکھتا ہوں کہ آخر ان کے ساتھ کیا گزر گئی ہے۔ ہوسکتا ہے انہیں میری مدد کی ضرورت ہو۔ مجھے ان کی مدد کو پہنچنا چاہیے۔

پھر اسے خیال آیا کہ تھوڑی دیر اور انتظار کرلوں۔ ہوسکتا ہے عمروعیار ابھی واپس آجائے۔ زکوٹا پرانے قلعے کے اوپر جاکر ایک ٹوٹے ہوئے برج میں بیٹھ گیا اور جس طرف یاماگ سانپ اور عمروعیار اڑ کر گئے تھے اس طرف دیکھنے لگا۔

یاماگ سانپ جادونگری سے دور گٹر کے کنوئیں کی دیوار میں چھپ کر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سانپ کی شکل میں تھا۔ باہر چڑیلیں اور بدروحیں فضا میں چیخ چیخ کر اسے تلاش کررہی تھیں۔ یاماگ سانپ اس وقت تک کنوئیں سے باہر نہیں آسکتا تھا۔ جب تک کہ سامری کی بدروحیں اور چڑیلیں یاماگ کی تلاش سے تھک ہار کر واپس نہیں چلی جاتیں۔

دوسری طرف کامئی ناگن بھی ابھی تک طلسمی تالاب کے درمیان چٹان پر اگے ہوئے گھنے درخت پر ناگن کی شکل میں چھپ کر بیٹھی ہوئی تھی، وہ اگر چاہتی تو غائب ہوکر کسی نہ کسی طرح سامری کی جادونگری سے نکل کر انسانوں کی دنیا میں واپس آسکتی تھی مگر اس کے سامنے دو بڑے اہم کام تھے جنہیں وہ ہر حالت میں کرنا چاہتی تھی۔ ایک کام یہ تھا کہ جس طرح بھی ہو وہ نسطور کا سر واپس لائے۔ دوسرا کام یہ تھا کہ نسطور کے سر کو اس کی لاش کے ساتھ لگا کر اسے دفن کردے۔ وہ سامری سے نسطور کے قتل کا بدلہ بھی لینا چاہتی تھی۔ اسی وجہ سے وہ ابھی سامری کی دنیا میں ہی رہنا چاہتی تھی، مگر اب اسے درخت پر بیٹھے کافی دیر ہوگئی تھی اور وہ چاہتی تھی کہ کسی محفوظ جگہ پر اپنا کوئی خفیہ ٹھکانہ بنائے اور پھر وہاں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے اس پہاڑ کی طرف جائے جہاں کھڈ میں نسطور کی لاش پڑی تھی
کامئی ناگن سب سے پہلے نسطور کی لاش کو محفوظ جگہ پر لا کر رکھ د
چاہتی تھی اس کے بعد اس کا سر واپس لانے کے لئے نکلنا چاہتی تھی
فضاؤں میں چڑیلوں اور بدروحوں کی بڑی دیر سے کوئی چیخ سنائی نہیں د
تھی۔ اس کا مطلب تھا وہ سامری کی جادوگری سے کافی فاصلے پر آگئی ہو
تھی۔

کامئی ناگن درخت پر سے رینگ کر نیچے اتر آئی۔ وہ ایک رات او
پورے ایک دن سے اس درخت میں چھپی ہوئی تھی۔ اب بھی اسے خط
لگ رہا تھا کہ کسی طرف سے بل بتوڑی نہ نکل آئے، مگر بل بتوڑی وہا
نہیں تھی۔ کامئی ناگن نے درخت کے تنے کے گرد ایک چکر لگایا۔ ایک
جگہ درخت کے تنے میں چھوٹا سا شگاف نظر آیا۔ وہ شگاف کے پاس آئی
کیا دیکھتی ہے کہ درخت کی جڑوں میں اندر جانے کا راستہ بنا ہوا ہے
کامئی ناگن درخت کے تنے میں گھس گئی۔ زمین کے اندر کامئی ناگ
درخت کے تنے میں گھس گئی۔ زمین کے اندر گھنے درخت کی جڑیں چارو
طرف پھیلی ہوئی تھیں۔ ان کے درمیان چھوٹے چھوٹے گڑھے بنے ہو
تھے۔ کامئی ناگن کو یہ جگہ بڑی محفوظ محسوس ہوئی۔ اس نے فیصلہ کیا ک
نسطور کی لاش یا اس کے سر کو لے کر اسی جگہ چھپا دے گی۔ یہ فیصل
کر کے کامئی ناگن درخت کے تنے کے شگاف میں سے باہر نکل آئی۔ و
تالاب میں اتر گئی اور تیرتی ہوئی تالاب کے دوسرے کنارے پر آئی۔ یہاں

ے اسے دور وہ اونچے اونچے پہاڑ دھندلے دھندلے نظر آ رہے تھے، جہاں
ایک پہاڑ کی کھڈ میں نسطور کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ کامئی ناگن نے جب
اپنی تسلی کر لی کہ فضا میں بل بتوڑی کا کوئی خطرہ نہیں ہے تو وہ پھنکار مار کر
غائب ہوگئی اور ہوا میں پہاڑوں کی طرف اڑنے لگی۔ وہ بڑی نیچی رہ کر اڑ
رہی تھی تاکہ اوپر سے کوئی بدروح اسے آسانی سے نہ دیکھ سکے۔

اڑتی اڑتی کامئی ناگن آخر پہاڑوں کے درمیان پہنچ گئی۔ ایک پہاڑ کی
طرف سے اسے نسطور کے جسم کی خوشبو آئی۔ کامئی ناگن تیزی سے
غوطہ لگا کر اس طرف گئی۔ وہ یہ دیکھ کر وہیں اتر گئی کہ نسطور کی لاش نیچے
کھڈ میں پڑی ہے۔ لاش اسی طرح تھی۔ بالکل ٹھیک، بالکل صاف، لاش کا
سر غائب تھا۔ کامئی ناگن سوچنے لگی کہ وہ لاش کو کس طرح اٹھا کر لے
جائے۔ اس نے پھنکار مار کر اپنا روپ بدلنا چاہا کہ کوئی طاقتور آدمی بن کر
لاش کاندھے پر ڈال کر لے جائے مگر وہ صرف اپنی انسانی شکل میں آسکتی
تھی۔ سامری کی دنیا میں آکر اس پر یہ فرق بھی پڑ گیا تھا کہ وہ کسی دوسرے
انسان کا روپ نہیں بدل سکتی تھی۔ کامئی ناگن ناامید سی ہو کر نسطور کی
لاش کے پاس ہی بیٹھ گئی۔ اچانک کامئی ناگن کو محسوس ہوا کہ کھڈ کے اوپر
سے کوئی بدروح پھڑپھڑاتی ہوئی گزر گئی ہے۔ وہ جلدی سے کھڈ کی دیوار کے
ایک سوراخ میں گھس گئی۔ کامئی ناگن نے سوچا کہ اسے رات گہری
ہونے اور اندھیرا چھا جانے تک اسی جگہ انتظار کرنا چاہیے۔

دوسری طرف زکوٹا اپنے دوستوں یاماگ سانپ اور عمرو عیار کی تلاش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں پرانے قلعے سے نکل کھڑا ہوا۔ قلعے سے باہر آکر اس نے اس طرف دیکھا جدھر سامری کا محل تھا۔ پھر زور سے سینے پر ہاتھ مار کر نعرہ لگایا۔

"زہبی نوف!"

اور وہ ہوا میں اڑنے لگا۔ اس خیال سے کہ کہیں اس پر بدروحیں اور بل بتوڑی چڑیل کسی طرف سے نکل کر حملہ نہ کر دے۔ زکوٹا بہت احتیاط کے ساتھ اور زمین سے تھوڑی بلندی پر پرواز کر رہا تھا۔ وہ اڑتے اڑتے جب پہاڑوں کے اوپر آیا تو اس کو ایک زبردست جھٹکا لگا۔ یہ سامری کی دنیا کی پہلی طلسمی سرحد کا جھٹکا تھا۔ زکوٹا تیزی سے نیچے آگیا۔ اس نے فوراً وہیں سے اپنا رخ بدل لیا اور پہاڑی کے دامن میں آکر زمین سے دو سو فٹ بلند ہو کر اڑنے لگا۔

زکوٹا کو اپنے دوستوں کی بو آجاتی تھی۔ اچانک اسے نسطور کی خوشبو محسوس ہوئی۔ وہ وہیں رک گیا۔ یا اللہ خیر! یہ نسطور کی خوشبو یہاں کہاں سے آگئی۔ ایک دم سے زکوٹا کو خیال آگیا کہ کہیں عمرو عیار نسطور کا سر واپس لا کر اسی جگہ بے ہوش نہ پڑا ہوا ہو۔ زکوٹا زمین پر اتر کر پیدل چلنے لگے۔ ایک جگہ نسطور کی خوشبو بڑی تیز آرہی تھی۔ زکوٹا اس طرف گیا' آگے ایک کھڈ تھی۔ نسطور کی خوشبو اسی کھڈ میں سے آرہی تھی۔ زکوٹا نے بے دھڑک ہو کر کھڈ میں چھلانگ لگا دی۔ جونہی اس کے پاؤں زمین پر لگے اس نے دیکھا کہ سامنے زمین پر نسطور کی لاش پڑی تھی جس کا سر غائب تھا۔

اپنے دوست کی لاش دیکھ کر زکوٹا کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ وہ لاش کے پاس بیٹھ گیا اور دل میں کلمہ شریف کا ورد کرنے لگا۔ کامئی ناگن قریب ہی دیوار کے سوراخ میں چھپی ہوئی تھی۔ اس نے کھڈ میں کسی کے قدموں کی آہٹ سن کر سوراخ میں سے اپنی سانپ والی گردن باہر نکال کر دیکھا کہ ایک درمیانے قد کا عجیب و غریب شخص نسطور کی لاش کے پاس سر جھکائے بیٹھا ہے۔ کامئی ناگن نے اس سے پہلے زکوٹا کو نہیں دیکھا تھا۔ وہ اسے پہچان ہی نہیں سکتی تھی۔ وہ یہی سمجھی کہ یہ کوئی مردے کھانے والی بدروح ہے جو نسطور کی لاش کو کھانے وہاں آگئی ہے۔

کامئی ناگن نے زکوٹا کو ڈرانے کے لئے زور سے پھنکار ماری۔ زکوٹا نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور بے اختیار بولا۔

"یاماگ! کیا یہ تمہاری آواز تھی؟"

یاماگ کا نام سن کر کامئی کا ماتھا ٹھنکا۔ یاماگ کا نام اس نے نسطور سے سن رکھا تھا۔ نسطور نے ایک دفعہ کامئی ناگن کو کہا تھا کہ یاماگ سانپ میرا دوست ہے۔ وہ میرے ساتھ ہی کوہ قاف سے انسانوں کی دنیا میں آیا تھا اور گم ہو گیا۔ وہ کوہ قاف کا سردار سانپ ہے اور بڑا خوش شکل نوجوان جن ہے۔ کامئی ناگن نے ہنس کر نسطور سے کہا تھا کہ مجھے یاماگ سے مل کر بڑی خوشی ہو گی۔ کامئی ناگن نے سوچا کہ جس شخص نے اس کی پھنکار سن کر یاماگ کا نام لیا ہے تو یہ ضرور یاماگ کا دوست ہو گا۔ یہ سوچ کر کامئی ناگن دیوار کے سوراخ میں سے رینگتی ہوئی باہر آگئی۔ زکوٹا نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک سانپ کو اپنی طرف پھن اٹھائے آتے دیکھا تو غضبناک ہو کر زیبی ٹوف کا نعرہ لگایا اور بولا۔

"کون ہو تم جلدی بتاؤ۔ نہیں تو ابھی پتھر کا بنا دوں گا۔ میں جانتا ہوں تم یاماگ سانپ نہیں ہو۔ مجھے تمہاری بو نہیں آ رہی۔"

کامنی ناگن نے فوراً جواب دیا۔

"میرا نام کامنی ناگن ہے۔ میں نسطور کی دوست ہوں اور اس کے ساتھ اس کا لاکٹ حاصل کرنے سامری کی دنیا میں آئی تھی کہ افسوس سامری نے حامون جادوگر کے ذریعے نسطور کو قتل کر کے اس کا اتروا دیا۔ میں اسی دن سے یہاں نسطور کی لاش کی رکھوالی کر رہی ہوں۔ تم کون ہو؟"

زکوٹا نے کہا۔ "میرا نام زکوٹا جن ہے۔ میں نسطور کا دوست ہوں۔ میں بھی کوہ قاف سے نسطور سے ملنے انسانوں کی دنیا میں آیا تھا کہ آ کر مجھے پتہ چلا کہ نسطور کا سلیمانی لاکٹ سامری نے چرا لیا ہے اور نسطور کسی سانپ کے ساتھ اپنے لاکٹ کو ڈھونڈنے جا چکا ہے۔"

کامنی ناگن نے خوش ہو کر کہا۔

"اچھا تو تم زکوٹا جن ہو۔ نسطور نے تمہارے بارے میں بھی مجھے بہت کچھ بتایا تھا۔ کیا یاماگ بھی تمہارے ساتھ ہی تھا؟"

زکوٹا نے کہا۔

"یاماگ سانپ میں اور عمرو عیار تینوں اکٹھے نسطور کا سراغ لگانے

اور اس کا سلیمانی لاکٹ حاصل کرنے کی مہم پر نکلے تھے مگر وہ دونوں خدا جانے کس مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔"

اس کے بعد زکوٹا نے سارے واقعات کامنی ناگن کو سنا دیئے۔ کامنی ناگن نے بھی ساری داستان زکوٹا کو بیان کر دی۔ زکوٹا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں سب سے پہلے نسطور کی لاش کو کسی محفوظ جگہ پر چھپا دینا چاہئے۔ اس کے بعد یاماگ عمرو عیار اور نسطور کے سر کو ڈھونڈنے نکلنا چاہئے۔ سلیمانی لاکٹ کا تو ابھی تک کچھ معلوم نہیں کہ کہاں ہے۔ کہاں نہیں ہے۔ ہمیں اس وقت تو نسطور کے سر اور اپنے دوستوں کو تلاش کرنا ہو گا۔"

کامنی ناگن کہنے لگی۔

"میری نظر میں ایک محفوظ جگہ ہے۔"

پھر اس نے زکوٹا کو تالاب والے درخت کی کھوہ کے بارے میں بتایا کہ اس جگہ نسطور کی لاش حفاظت سے رکھی جا سکتی ہے۔ زکوٹا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں لاش کو اٹھاتا ہوں تم مجھے راستہ دکھاؤ، مگر اوپر فضا میں بدروحوں اور بل بتوڑی چڑیل کے حملوں کا خطرہ ہے۔ ہم زمین سے دو فٹ بلند ہو کر پرواز کریں گے۔ کیا تم ہوا میں اڑ سکتی ہو؟"

کامنی نے کہا۔ "میں اڑ بھی سکتی ہوں اور عورت کی اپنی اصلی شکل میں بھی آ سکتی ہوں۔"

زکوٹا نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ابھی انسانی شکل میں مت آنا۔ میں لاش کو اٹھاتا ہوں۔"

زکوٹا نے سینے پر زور سے ہاتھ مار کر نعرہ لگایا۔

"زہی نوف!"

اس میں زبردست طاقت آگئی۔ اس نے نسطور کی لاش کو اٹھا کر کندھے پر ڈالا اور ہوا میں پرواز کرنے لگا۔ کامنی ناگن سانپ کی شکل میں اس کے آگے اڑ کر اسے راستہ دکھا رہی تھی۔

کامنی ناگن زکوٹا کو تالاب والے درخت کے کھوہ کے اندر لے گئی۔ زکوٹا نے نسطور کی سرکٹی لاش کو کھوہ کے اندر درخت کی جڑوں میں ایک خالی جگہ پر لٹا دیا۔ کامنی ناگن نے زکوٹا سے کہا۔

"رات بڑی اندھیری ہے۔ اس وقت سامری کی ساری بلائیں آسمان پر پھر رہی ہوں گی۔ بہتر ہے کہ اس وقت تم یاماگ اور عمرو عیار کی تلاش میں نہ جاؤ بلکہ دن نکل آئے تب جانا۔"

زکوٹا نے بھی تالاب والے درخت کی طرف آتے ہوئے فضا میں بدروحوں کی پھڑپھڑاہٹ کی آوازیں سنی تھیں۔ اگرچہ اس پر کھوپڑی کا اثر موجود تھا مگر کافی دیر سے اسے محسوس ہونے لگا تھا کہ کھوپڑی کے طلسم کا اثر کم ہونے لگا ہے۔ اس نے یہی فیصلہ کیا کہ رات کے اندھیرے میں اسے کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہئے۔ صبح وہ اپنی مہم پر نکلے گا۔ وہ نسطور کی لاش کے پاس بیٹھ گیا۔ کامنی ناگن بھی نسطور کے سرہانے کی جانب کنڈلی مار کر بیٹھ گئی۔ اچانک زکوٹا کو خیال آیا کہ وہ تو بھول گیا ہے کہ

عمرو عیار اور یاماگ سانپ واپس آئے تو وہ پرانے قلعے میں ہی واپس آئیں گے۔ اس نے کامنی ناگن کو یہ بات بتائی اور کہا۔

"میں پرانے قلعے میں جاتا ہوں کیونکہ عمرو اور یاماگ میں سے جو بھی واپس آیا وہ پرانے قلعے میں ہی آئے گا۔ تم یہاں نسطور کی لاش کے پاس رہو۔ اگر میرے دوست آگئے تو میں کل تمہارے پاس آجاؤں گا۔"

یہ کہہ کر زکوٹا زہی نوف کا نعرہ لگا کر غائب ہوگیا۔

یاماگ سانپ ابھی تک گٹر والے کنوئیں میں دیوار کے سوراخ میں چھپ کر بیٹھا ہوا تھا کیونکہ کنوئیں کے باہر بدروحیں چیختی پھر رہی تھیں، عمرو عیار نے زنبیل سے نکل کر نسطور کا سر لے کر سامری کے محل سے بھاگنے کا فیصلہ کرلیا تھا، مگر مصیبت یہ تھی کہ جب تک وہ زنبیل کے اندر تھا محفوظ تھا اور زنبیل بھی غائب تھی۔ باہر آتے ہی وہ غیبی حالت میں بھی سامری کے طلسم کی زد میں آجاتا تھا۔ مگر عمرو عیار نے یہ خطرہ مول لینے کا فیصلہ کرلیا۔ وہ آہستہ سے زنبیل کا منہ کھول کر زنبیل سے باہر آگیا۔ باہر آتے ہی وہ وہیں درخت کی شاخوں میں سمٹا بیٹھا رہا۔ وہ بڑا حیران ہوا کہ فضا بالکل خاموش تھی۔ کسی طرف سے کسی بدروح کی کوئی چیخ وغیرہ سنائی نہیں دے رہی تھی۔ عمرو عیار نے یہ موقع غنیمت جانا اور زنبیل گلے میں ڈال کر درخت کی شاخ سے اچھلا۔ فضا میں بلند ہوا اور جتنی تیز اڑ سکتا تھا اڑنے لگا۔ اس نے اوپر کی طرف تیر کی طرح اٹھ کر اپنے آپ کو بلند سے بلند کرلیا۔ وہ فضا میں اتنی اوپر اٹھ گیا کہ اسے نیچے سامری کے محل کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

روشنی بڑی دھندلی دھندلی نظر آنے لگی۔ عمرو عیار اندھا دھند پوری رفتار کے ساتھ اڑتا جارہا تھا۔ حیرانگی کی بات ہے کہ اس کے فرار ہوجانے کی کسی بدروح یا اژدھا کو خبر نہ ہوسکی۔ عمرو عیار کو جب محسوس ہوا کہ وہ کافی دور نکل گیا ہے تو وہ آہستہ آہستہ نیچے آنے لگا۔ پھر اس کو نیچے پرانے قلعے کا کھنڈر دکھائی دیا۔ وہ ٹوٹے ہوئے ستارے کے جلتے ٹکڑے کی طرح بجلی کی تیزی کے ساتھ پرانے قلعے کے کھنڈر کے اوپر آگیا اور اوپر آتے ہی اپنی رفتار کو قابو میں کیا اور قلعے کے دروازے پر اتر آیا۔ زکوٹا نے اسے دیکھ لیا تھا۔ وہ جلدی سے باہر آگیا۔

"خدا کا شکر ہے عمرو کہ تم آگئے؟ یاماگ کا کچھ پتہ چلا؟ سلیمانی لاکٹ ملا۔ نسطور کا سر دروازے سے اتار لائے ہو کہ نہیں؟"

عمرو عیار نے کہا۔ "خدا کے لئے مجھے دم تو لینے دو۔ تم نے ایک ہی وقت میں کتنے ہی سوال کرڈالے ہیں۔"

عمرو عیار نے زنبیل کھولی اور نسطور کا سر باہر نکال کر کہا۔

"میں صرف یہی ایک کام کرسکا ہوں، اگر میں پانی میں نہ گر پڑتا اور کھوپڑی کا اثر ختم نہ ہوجاتا تو شاید میں آگے یاماگ کا بھی پتہ چلا لیتا اور سلیمانی لاکٹ بھی لے آتا، مگر پانی میں گرنے کے بعد میرے لئے اپنی جان بچانی مشکل ہوگئی۔"

زکوٹا بڑی اداس نظروں سے اپنے دوست نسطور کا سر دیکھ رہا تھا۔ اس نے نسطور کا سر بڑے احترام سے اپنی گود میں رکھا اور عمرو عیار کو

کامئی ناگن سے ملاقات اور نسطور کی سرکٹی لاش مل جانے کے بارے میں بتایا۔ عمرو بولا۔

"تو پھر کامئی ناگن کے پاس چلو تاکہ ہم اپنے دوست نسطور کی لاش کو دفن کردیں۔"

دونوں پرانے قلعے سے نکل کر کامئی ناگن کے پاس تالاب والے درخت کی کھوہ میں آگئے۔ یہاں عمرو عیار نے نسطور کی سرکٹی لاش دیکھی تو اس کا دل اداس ہوگیا۔ زکوٹا نے عمرو عیار کا کامئی ناگن سے تعارف کرایا۔ کامئی ناگن نے کہا کہ ہمیں نسطور کی لاش کو جتنی جلدی ہوسکے دفن کردینا چاہئے تاکہ لاش کی ہمارے بعد بے حرمتی نہ ہوسکے۔ عمرو عیار کہنے لگا۔

"میرا خیال ہے کہ درخت کی یہ کھوہ ہی بڑی اچھی جگہ ہے۔ ہم اسی کھوہ میں لاش کو رکھ کر باہر سے کھوہ کا راستہ بند کردیتے ہیں۔ یہ درخت قبر کی نشانی بھی کرے گا۔ باہر قبر بنائی تو کوئی نہ کوئی بدروح اسے توڑ ڈالے گی اور لاش لے جائے گی۔"

زکوٹا اور کامئی ناگن کو عمرو عیار کی تجویز اچھی لگی۔ انہوں نے نسطور کا سر لاش کی گردن کے ساتھ لگادیا۔ زکوٹا اور عمرو عیار نے ہاتھ اٹھاکر نسطور کی مغفرت کے لئے دعا کی۔ تب زکوٹا کہنے لگا۔

"عمرو! اب ہمیں یاماگ کو ڈھونڈنے چلنا چاہئے۔ وہ ضرور کسی مصیبت میں پھنس گیا ہوگا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عمرو عیار فوراً تیار ہوگیا۔ کہنے لگا۔

"زکوٹا! تمہارے جسم پر ابھی پانی نہیں پڑا۔ تم پر لڑکی سانچی کی کھو کا اثر باقی ہے۔ مجھ پر اثر ختم ہوگیا ہے۔ لیکن میں تمہارے ساتھ ن جاؤں گا۔"

زکوٹا نے کہا۔ "اگر بدروحوں نے تم پر حملہ کردیا تو تم اپنا بچاؤ کرسکو گے۔"

عمرو بولا۔ میں ایسا کرتا ہوں کہ اپنی زنبیل میں بیٹھ جاتا ہوں۔ ت زنبیل اپنے گلے میں ڈال لینا۔

اس طرح تمہارے ساتھ میں بھی سامری کے طلسم سے بچا رہوں گا"

زکوٹا نے کامنی سے کہا۔

"کامنی بہن! تم اسی جگہ درخت کے اندر رہنا، ہم یاماگ سانپ ک لے کر بڑی جلدی واپس آجائیں گے۔ گھبرانا مت۔"

عمرو عیار فوراً اپنی زنبیل کھول کر اس میں داخل ہوکر اندر ایک درخت کے نیچے آرام سے بیٹھ گیا۔ زکوٹا نے زنبیل بند کرکے اسے گلے میں لٹکایا۔ اپنے سینے پر دونوں ہاتھ مار کر زور سے نعرہ لگایا۔

"زبیی نوف!"

اور غائب ہوگیا۔

ان کے جانے کے بعد کامنی ناگن درخت کی کھوہ کے اندر نسطور کی لاش کے پاس اکیلی رہ گئی۔ اسے اب عمرو عیار اور زکوٹا کے واپس آنے کا

انتظار کرنا تھا۔ جب زکوٹا اور عمرو عیار کو گئے کافی دیر ہوگئی اور رات بھی ڈھلنے لگی تو کامنی کو ایسی بو محسوس ہوئی جیسے درختوں کے پتے جل رہے ہوں۔ وہ جلدی سے اٹھ کر کھوہ سے باہر آگئی۔ باہر آکر اس نے دیکھا کہ تالاب کے دوسرے کنارے کے درختوں میں آگ لگی ہوئی ہے۔ یہ آگ تالاب کے چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی اور تالاب کی طرف بڑھ رہی تھی۔ دیکھتے دیکھتے تالاب کو بھی آگ لگ گئی۔ یہ طلسمی آگ ہی ہوسکتی تھی۔ ورنہ تالاب کے پانی کو آگ نہیں لگ سکتی۔ کامنی ناگن فوراً سمجھ گئی کہ سامری کو ان لوگوں کا پتہ چل گیا ہے اور یہ آگ انہیں جلاکر راکھ کردینے کے لیے لگائی گئی ہے۔ آگ کے شعلے بڑی تیزی کے ساتھ چاروں طرف سے اس درخت کی طرف بڑھ رہے تھے جہاں کامنی ناگن نے نسطور کی لاش کے ساتھ پناہ لے رکھی تھی۔

کامنی ناگن گھبرا کر کھوہ کے اندر گئی۔ نسطور کی لاش کو ایک نظر دیکھا۔ پھر باہر آگئی۔ طلسمی آگ کے شعلے درخت والی چٹان کو چھونے لگے تھے۔ ان کی تپش اتنی ہوگئی تھی کہ کامنی ناگن جو کہ سانپ کے روپ میں تھی اس کی کھال جلنے لگی۔ وہ رینگتی ہوئی کھوہ میں چلی گئی۔ کھوہ میں جاتے ہی اس نے پھنکار ماری اور راجکماری لڑکی کی شکل میں ظاہر ہوگئی۔ طلسمی آگ کے شعلے تالاب سے نکل کر درخت کی کھوہ میں داخل ہورہے تھے۔ شعلوں کی زبانیں جب کامنی ناگن اور نسطور کی لاش کو بھسم کرنے کے لئے کامنی کے بالکل قریب آگئیں تو کامنی ناگن کے سامنے بچنے کا صرف

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک ہی راستہ رہ گیا تھا کہ وہ مدد کے لئے خوبصورت خلائی لڑکی شرمین ک
لے پکارے۔ خلائی لڑکی شرمین نے کامئی ناگن کو خلائی انگوٹھی دے کر
تھا کہ جب کبھی تمہاری جان پر بن جائے اور تمہاری زندگی اور موت ک
سوال پیدا ہوجائے تو اس انگوٹھی پر جڑے ہوئے کرسٹل کو اپنے ہاتھ پ
رگڑنا۔ میں یا میرا کوئی خلائی ساتھی تمہاری مدد کو پہنچ جائے گا۔

کامئی ناگن نے خلائی انگوٹھی اپنے منہ کے اندر منکے والی تھیلی م
سنبھال کر رکھی ہوئی تھی۔ اس نے جلدی سے خلائی انگوٹھی منہ سے نکا
اور اسے اپنے ہاتھ پر زور سے رگڑا۔ خلائی انگوٹھی کے رگڑتے ہی درخ
کی کھوہ میں ایک دم نیلی روشنی پھیل گئی۔ کامئی ناگن کے سامنے خلا
لڑکی شرمین کھڑی تھی۔ کامئی ناگن نے کہا۔

"شرمین بہن! میں نے مجبور ہوکر تمہیں آواز دی ہے۔ دیکھو ل
سامری کی طلسمی آگ مجھے اور نسطور کی لاش کو بھسم کرنے والی ہے۔"

خلائی لڑکی نے نسطور کو پہچان لیا تھا۔ کہنے لگی۔

"نسطور کو کس نے قتل کردیا؟"

کامئی بولی۔ "صبح سامری جادوگر نے۔ میں اس لاش کو بھی جلنے
بچانا چاہتی ہوں۔"

شرمین نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ ایک ہاتھ نسطور کی لاش پر رکھو۔ دوسرا ہاتھ میر
ہاتھ میں دے دو۔"

کامئی ناگن نے جو لڑکی کے روپ میں تھی جلدی سے ایک ہاتھ نسطور کی لاش پر رکھ دیا اور دوسرا ہاتھ شرمین کے ہاتھ میں دے دیا۔ طلسمی آگ کے شعلے اب اس کے جسم کو چھونے لگے تھے۔ خلائی لڑکی شرمین نے اپنا ایک ہاتھ سینے پر رکھا اور وہ تینوں غائب ہوگئے۔ کھوہ خالی پڑی تھی۔ نہ وہاں نسطور کی لاش تھی' نہ کامئی ناگن تھی اور نہ خلائی لڑکی شرمین وہاں تھی۔ طلسمی آگ کے شعلے درخت کو جلا رہے تھے مگر کامئی ناگن جان بچاکر وہاں سے جاچکی تھی۔

اب ہم زکوتا کی طرف چلتے ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ یاماگ سانپ گنبد والے کنوئیں میں چھپا ہوا تھا۔ وہ ابھی تک کنوئیں کے اندر ہی دیوار میں چھپ کر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سانپ کے روپ میں تھا۔ کنوئیں کے باہر ابھی تک چڑیلوں اور بدروحوں کے پھڑپھڑانے کی آوازیں آرہی تھیں۔ یاماگ سانپ باہر نہیں نکل سکتا تھا' جبکہ زکوتا عمروعیار کی زنبیل گلے میں ڈالے غیبی حالت میں یاماگ سانپ کو سامری کی جادوگری کی فضاؤں میں ڈھونڈھتا پھر رہا تھا۔ وہ ہوا میں کافی بلندی پر اڑ رہا تھا۔ عمروعیار زنبیل میں بند تھا۔ اچانک زبردست آندھی چلنے لگی۔ ہوا کے تھپیڑے زکوتا کو ادھر ادھر اچھالنے لگے۔ اس نے سنبھلنے کی بڑی کوشش کی مگر آندھی کا طوفان اس قدر خوفناک اور تیز تھا کہ زکوتا طوفان میں تنکے کی طرح اڑنے لگا۔ بادل گرج رہے تھے۔ بجلیاں کڑک رہی تھیں۔ اچانک بارش شروع ہوگئی۔ جیسے ہی بارش کا پانی زکوتا کے جسم پر پڑا اس کے جسم پر سے جادوگر کی بیٹی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سانچی کی کھوپڑی کا طلسم ختم ہوگیا۔ زکوٹا اپنی طاقت سے غائب بھی رہا اور ہوا میں اڑتا بھی رہا مگر اب بدروحیں اور اژدھا اسے دیکھ سکتے تھے۔ سامری کا جادو اس پر چل سکتا تھا۔ اس نے زنبیل میں منہ ڈال کر کہا۔

"عمرو! بارش ہونے لگی ہے۔ میں بھیگ گیا ہوں سانچی کی کھوپڑی کا طلسم ختم ہوگیا ہے۔ اب کیا کروں؟"

عمرو نے زنبیل کے اندر سے پکار کر کہا۔

"زکوٹا! سامری کی جادونگری سے جتنا دور نکل سکتے ہو نکل جاؤ۔ نہیں تو ہم دونوں مارے جائیں گے۔"

زکوٹا نے چلا کر کہا۔ "میں کیا کروں۔ یہ طوفان مجھے سنبھلنے نہیں دے رہا۔ پھر بھی کوشش کرتا ہوں" زکوٹا ہوا میں ہاتھ پاؤں مارنے لگا مگر طوفان زیادہ بڑھتا گیا۔ پھر ایک طرف سے تیز ہوا کا بگولا آیا اور اس نے اپنے گھومتے ہوئے چکر میں زکوٹا کو پھنسایا اور اسے لے کر پہلے آسمان کی طرف اٹھتا گیا پھر ایک دم نیچے اتنی تیزی سے آیا کہ زکوٹا جن خدا سے دعائیں مانگنے لگا کہ یا خدا مجھے اس بلا سے بچانا۔ بگولا شور مچاتا تیزی سے نیچے ایک سمندر میں اتر گیا۔ سمندر کے نیچے وہ اتنی تیزی سے اترا تھا کہ جب زکوٹا کو ہوش آیا تو وہ سمندر کے نیچے کئی میل کی گہرائی میں پڑا تھا۔ اس کے چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ زکوٹا کو بڑی مشکل سے سمندر کی تہہ میں پڑے پتھر اور پہاڑیاں نظر آرہی تھیں۔ عمرو عیار بھی زنبیل باہر نکل آیا۔ ان کے پاس اتنی طاقت تھی کہ وہ سمندر کی گہرائی میں پانی کے

اندر بھی زندہ رہ سکتے تھے۔ عمرو بولا۔"

اوپر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر سمندر کے لاکھوں بلکہ اربوں ٹن پانی کا دباؤ اس قدر تھا کہ وہ اوپر نہیں جاسکتے تھے۔ وہ سمندر کی تہہ کے ساتھ ساتھ ایک طرف تیرنے لگے۔ تیرتے تیرتے انہیں سمندر میں ڈوبے ہوئے سیاہ کالے پہاڑ کا ایک غار دکھائی دیا۔ عمرو نے اس طرف اشارہ کیا۔ زکوٹا اور عمرو دونوں تیرتے تیرتے غار کے اندر چلے گئے۔ غار سمندر کے پانی سے بھرا ہوا تھا۔ وہ غار میں دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئے۔ زکوٹا نے کہا۔

"عمرو! یہ ہم کہاں پھنس گئے ہیں۔ سمندر کے پانی کا دباؤ اتنا زیادہ ہے کہ خدا کی مدد کے بغیر ہم ساری زندگی یہاں سے باہر نہیں نکل سکتے۔"

"عمرو بولا خدا پر بھروسہ رکھو۔ وہ ضرور ہماری مدد کرے گا۔"

اتنے میں انہیں پانی میں کسی کے تیرنے کی آواز آئی۔ دونوں نے غار میں غور سے دیکھا۔

اچانک غار کے اندھیرے میں سے ایک خوبصورت جل پری نکل کر ان کے سامنے آگئی۔ جل پری کا اوپر والا جسم عورت کا اور نیچے کا دھڑ مچھلی کا تھا۔ اس کے بال سنہری تھے اور آنکھیں نیلی تھیں۔

زکوٹا نے کہا۔ "اے جل پری بہن! ہماری مدد کرو۔"

- - - - - - - - - -

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیا جل پری نے زکوٹا اور عمرو عیار کی مدد کی؟

کامنی ناگن نسطور کی لاش لے کر خلائی لڑکی کے ساتھ کون سے خلائی سیارے پر پہنچی؟

یاماگ سانپ کے ساتھ کیا گزری؟

بل بتوڑی اور حاموں جادوگر انسانوں کی دنیا میں کیا کیا تباہ کاریاں کر رہے تھے؟

کیا نسطور زندہ ہو سکا؟ یہ آپ اگلی کتاب "عمرو عیار اور زکوٹا لاہور میں" پڑھیں گے۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk